SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, December 1st, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty one minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واللہ خلق کل دآبۃ من ماء فمنھم من یمشی علی بطنہ و منھم من یمشی علی رجلین منھم من یمشی علی اربع یخلق اللہ ما یشاء ان اللہ علی کل شیٍ قدیر۔

ترجمہ : اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لیڈر آف دی اپوزیشن

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین کیا آپ وزیر قانون سے پوچھیں گے کہ آیا انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آپ کی رولنگ پر عملدرآمد کریں گے یا نہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی لا منسٹر صاحب:

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, December 1st, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty one minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمٰن الرحیم

والله خلق کل دآبة من ماء فمنهم من یمشی علی بطنه و منهم
من یمشی.علی رجلین منهم من یمشی علی اربع یخلق الله ما
یشاء ان الله علی کل شیٍ قدیر-

ترجمہ : اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بیشک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لیڈر آف دی اپوزیشن

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین کیا آپ وزیر قانون سے پوچھیں گے کہ آیا انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آپ کی رولنگ پر عملدرآمد کریں گے یا نہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی لا منسٹر صاحب:

سید اقبال حیدر۔ یہ تو روز کا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ جب تک نہیں ہو گا اس وقت تک چلتا رہے گا۔

سید اقبال حیدر ۔ عملدرآمد تو ہو چکا ہے۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب بنفس نفیس تشریف فرما ہیں۔ اگر چوہدری صاحب کو روکا ہو کسی نے۔۔۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ چوہدری صاحب آپ کے عملدرآمد کی وجہ سے تو ہاؤس میں نہیں۔

سید اقبال حیدر۔ ہمارے عملدرآمد اور قانون کے ضابطوں کے مطابق وہ موجود ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں آپ نے کوئی فیصلہ کیا ہے کہ آپ چیئرمین کی رولنگ پر عملدرآمد کریں گے یا نہیں؟ آپ اگر کہہ دیں تو مسئلہ ٹھیک ہو جاتا ہے، مسئلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ عملدرآمد نہیں کریں گے تو یہ مسئلہ جاری رہے گا۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! بصد احترام میں کہوں گا کہ جو چیز ہم نے عملی طور پر ثابت کر دی ہے۔

جناب چیئرمین۔ عملاً کیا ثابت کر دی ہے وہ تو bail order ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ وہ bail order ہے۔

سید اقبال حیدر۔ bail order میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ---------

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں وہ تو bail order ہے، وہاں تو آپ پیش ہی نہیں تھے، وہاں تو آپ موجود ہی نہیں تھے ۔

جناب چیئرمین۔ بس اس میں اب زیادہ لمبا جھگڑا کیا کرنا، ابھی تک حکومت نے یہ statement نہیں دی کہ they will accept the powers of the Speaker and Chairman under Rule 72(a) and 90 یہ تو بات clear ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, we do recognize powers of the Speaker and the Chairman......

(interruption)

جناب چیئرمین۔ جی جناب، حاجی گل خان صاحب۔

حاجی گل خان آفریدی۔ ہمارے فاٹا والے بولتے نہیں ہیں، سنتے ہیں، لیکن ابھی ہم راجہ صاحب سے request کرتے ہیں کہ پانچ منٹ کا واک آؤٹ ختم کردیں اور دو آدمی، اقبال حیدر صاحب اور آپ، اجلاس کے بعد آپس میں فیصلہ کر کے اس بات کو ختم کریں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، یہ بات نہیں ہوتی کہ دو آدمی، دو آدمی یہ تو فیصلے کی implementation کی بات ہے، یہ نہیں ہوتا کہ ایک فیصلہ ہو جائے اور اس کے بعد کہوں کہ جی اچھا جی اس پر negotiate کرتے ہیں۔ یہ جرگہ فاٹا میں ہو سکتا ہے، یہاں نہیں ہو سکتا۔

حاجی گل خان آفریدی۔ تو ہمیں حیثیت دلوائی جائے کہ ہم جرگہ کریں، فیصلہ کریں، تاکہ ان کا واک آؤٹ ختم ہو جائے۔

جناب چیئرمین۔ آپ مجید صاحب کو منائیں، آپ جنرل بابر صاحب کو منائیں، آپ کی بات مانیں گے، پشتو میں منانے کی کوشش کریں، جرگہ کریں آپ۔ جی جنرل بابر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Baber: The point is they went to the other court and I told them clearly that it should not be opposed. His presence in the Senate is the proof and this is the reason we said......

جناب چیئرمین۔ بہرحال جی اس کو میں جھگڑا نہیں بنانا چاہتا۔ Let us see now proceed to the work جی جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

Yahya Bakhtiar: I requested Treasury Benches before. I request them again. Even if the Chairman's ruling is wrong, I repeat, if they think it is wrong, they should respect it. Bring the man in the House and then say that Sir, your ruling was wrong for this reason and I am sure that you would have withdrawn that. But under no circumstances they can say we respect you, we respect you but we will not follow." So, I request them again that every ruling must be respected otherwise this House cannot function. If the ruling is wrong

one cannot disrespect but point out to you after obeying the orders. So, this is my request and I request them again, do not be stubborn about it. They should say," yes, we respect the ruling, we follow it." and if it is wrong they will show you that it is wrong and I am sure that you will withdraw from your ruling if it is wrong. Thank you.

Mr. Chairman: Ruling is in accordance with the rules unless the rule is declared to be wrong how can the ruling be wrong?

یا تو مجھے بتائیں کہ rules کے مطابق-----

Mr. Yahya Bakhtiar: It could be Sir because...

جناب چیئرمین۔ آپ رول پڑھ کر دیکھیں اگر کوئی آپ کو نظر آئے تو مجھے چیمبر میں بتا دیں کہ رولز کے مطابق ہے کہ نہیں؛

Mr. Yahya Bakhtiar: If it is misinterpreted. If they think that it is not properly interpreted they can always explain it. Everything can be interpreted one way or the other.

جناب چیئرمین۔ بہر حال اس جھگڑے میں اب کیا پڑوں۔ جی لاءمنسٹر صاحب آج کیا کیا کرنا ہے؛ ایک تو Questions ہیں' اس کے بعد Motions ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ جی جناب۔

جناب چیئرمین۔ اچھا ٹھیک ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اب ہم نے میرانی صاحب کو بھیجا' ان سے درخواست کرنے کہ وہ آ جائیں۔

Mr. Chairman: Today, again we will start with the discussion of the Law and Order Situation.

کرا دیں؛ then the two Call Attention Notices

Syed Iqbal Haider: That we will have to perhaps I don't know

whether the....

جناب چیئرمین - نہیں یہ تو دس منٹ کی بات ہوتی ہے ' وہ تو اس میں statementہوتی ہے ' جواب ہو جاتا ہے -

سید اقبال حیدر - ایک دو بل بھی نکل جائیں تو-

جناب چیئرمین - نہیں وہ تو منائیں ' I would like کہ کام نکلے ' منائیں ان کو کہ کوئی بات آگے چلے - یہ تو ٹوٹل واک آؤٹ ہے ' میرا خیال ہے واپس آرہے ہیں - میرانی صاحب کے جانے سے واک آؤٹ کوئی لمبا ہو گیا ہے ' نہیں تو ابھی تک آ جاتے تھے-

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question No. 125.

جناب چیئرمین : ایک منٹ ' منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں -

Mr. Aftab Shaban Mirani: In the next meeting " Insha Allah" we will give a comprehensive answer.

وہ اس وقت تک اس لیے نہیں دے سکے ہیں -

There are 24,000 employees in PIA and the question is, how many people have got out of turn promotion? So that will take a little bit of time. This question may kindly be deferred to next rota day.

Mr. Chairman: This question is postponed to the next rota day. Nex question No.128.

128. ***Chaudhry Shujat Hussain:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the names of Chairman and Managing Directors of the defunct cooperative finance societies of Punjab and Islamabad whose names have been removed from the Exit Control List by the Government?

Reply not received.

چوہدری شجاعت حسین ، نہیں ہے جناب ۔

جناب چیئرمین ، نہیں ہے ۔ جی جی ' بابر صاحب ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I have sent for the information because I just saw it over here. I-had not seen the question. It will be here before the end of the session, if not at the end of the Question Hour. I don't accept these answers that ' reply not received'. I have sent the man outside to get the information.

Mr. Chairman: Alright. Next question. 274.

274. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that since October 1993, the FIA has issued exit to a number of people from various airports on the basis of documents issued by Government Shipping Office Karachi, and

(b) Whether it is a fact that the powers of Government Shipping Office are effective for ships which are anchored in the territorial waters of Pakistan and that they are not authorised to prepare the said documents?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: (a) Yes, only from Karachi,

(b) Yes and these are authorised to prepare the documents.

یہ نارکوٹکس کے بارے میں ہے

Mr. Chairman: No supplementry. Next question No.275.

275. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Interior and

Narcotics Control be pleased to state wherher it is a fact that under the Emigration Ordinance, 1979, a seaman is not entitled to go abroad by air, if so, the names and place of domicile of those seamen who proceeded abroad by air since October, 1993?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes, they are allowed.

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کچھ پوچھنا چاہ رہے ہیں ؟ چلیں فضل آغا صاحب پوچھ لیں پھر آپ پوچھ لیں ۔

سید محمد فضل آغا : شکریہ جی ۔ اس میں ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب نے یہ معلومات چاہی تھیں کہ جو لوگ باہر گئے تھے ان کا ڈومیسائل کیا ہے ؟ اور ان کے نام کیا ہیں جنہوں نے اکتوبر ۱۹۸۲ء سے بیرون ملک ہوائی جہاز سے سفر کیا ہے ؟ ان کی کوئی لسٹ نہیں ہے اور جواب میں بالکل خاموشی ہے ۔ پہلے پورشن کو انہوں نے ہاں کر دیا ہے لیکن دوسرے پورشن پر بالکل خاموش ہیں ۔ جناب چیئرمین ۔ اس میں جو معلومات چاہیئے تھیں وہ نہیں دی گئیں ۔ انہوں نے ڈومیسائل کا بھی پوچھا اور پھر لوگوں کے اور نام اور دوسرے کوائف بھی مانگے ہیں کہ کون کون گئے ہیں اور کہاں کہاں گئے ہیں ۔ ہم بابر صاحب کی بہت قدر کرتے ہیں لیکن ایک تو ہماری شیٹ پر کچھ نہیں دوسرا اس سے متعلق اور بھی بہت سے سوالات پیدا ہو گئے ۔ تو اگر یہ جواب مکمل آ جاتا تو ----

Mr. Chairman: What is this General Sahib, that Seaman is not allowed to go abroad by air.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Though they are, yet it seems that they are not allowed. But the fact was that they asked for the law under which they were allowed to go. So, we have provided the section and the number of people who have gone. Now, they are getting into further hair-splitting and asking for each individual and his domicile.

جناب چیئرمین: Seaman کس کو کہتے ہیں ؛ نیوی کا آدمی ہوتا ہے یا مرچنٹ نیوی کی بات ہے؟What is Seaman -

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: These are the on commercial side.

جناب چیئرمین: Why do you say کہ کمرشل آدمی جو ہے وہ جہاز میں نہیں جا سکتا؟

سید محمد فضل آغا- میں نے تو معلومات کی تھیں کہ وہ جا سکتا ہے کہ نہیں جا سکتا ؛ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ جا سکتا ہے۔ دوسری اطلاع یہ درکار ہے کہ کون کون گئے ہیں اور کیا ان کے ڈومیسائل ہیں اور ان کے نام کیا ہیں ؛ وہ انفارمیشن اس میں نہیں ہے - آپ دیکھیں question کے دو حصے ہیں -

جناب چیئرمین - تو یہ کب تک جنرل صاحب مل جائیں گے ؛

Maj Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, I will get this information and give complete answer.

Mr. Chairman: O.K No.282, Syed Jawad Hadi Sahib.

282. *Syed Muhammad Javad Hadi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government to control smuggling of food grains and other essential commodities to Afghanistan through Kurram Agency, and

(b) whether it is a fact that the local administration is also involved in smuggling, if so, the action taken by the Government in this regard?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) Appropriate steps have been taken and necessary arrangements have been made to check smuggling.

(b) Did not come to our notice

سید محمد جواد ہادی۔ جناب وزیر محترم نے فرمایا ہے کہ سمگلنگ کو روکنے کے لئے مناسب اقدامات اٹھانے گئے ہیں۔ لیکن ہم خود شاہد ہیں کہ اس علاقے میں مسلسل اشیائے خوردنی کی افغانستان میں سمگلنگ ہوتی ہے اور یہ اقدامات جو اٹھانے گئے ہیں یہ مناسب نہیں ناقص ہیں۔ اور اس کے ذریعے سے روک تھام نہیں ہوتی ہے بلکہ مقامی انتظامیہ کے بھی کچھ لوگ اس میں ملوث ہیں۔ جو باقاعدہ اپنا حصہ وصول کرتے ہیں۔ لہذا میری گزارش یہ ہے کہ سمگلنگ کو روکنے کے لئے سنجیدہ کوششیں کی جائیں۔ کیونکہ وہاں کے مقامی لوگوں پر اس کا بڑا اثر پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین۔جی سوال کیا ہے آپ کا؟

سید محمد جواد ہادی۔ سوال میرا یہ ہے کہ یہ جو جواب دیا گیا ہے کہ جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں یہ اقدامات ناقص ہیں۔ ان اقدامات سے وہاں سمگلنگ نہیں روکی جا سکتی۔

جناب چیئرمین۔یہ سوال تو نہ ہوا۔یہ تو ایک قسم کا بیان ہو گیا نا۔ سوال پوچھیں نا۔ آپ اس طرح پوچھ لیں آپ کے اقدامات ناقص ہیں کیا یہ درست ہے؟

سید محمد جواد ہادی۔ جناب' یہ جو جواب ہے اس جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ کیونکہ میں وہاں دیکھ رہا ہوں کہ ۔۔۔

جناب چیئرمین۔آپ سوال یہ کریں کہ آپ کے اقدامات ناقص ہیں کیا یہ درست ہے

سید محمد جواد ہادی ۔تو میں وزیر محترم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت ان پر غور کر رہی ہے کہ وہ مزید اقدامات کرے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی' جناب منسٹر صاحب۔

ملک عبدالقیوم خان ۔ گورنمنٹ برابر یہ کوشش کر رہی ہے کہ قبائلی علاقہ جات سے سمگلنگ کی روک تھام کی جائے ۔بلکہ اس وقت بھی کافی حد تک سمگلنگ کم ہو گئی ہے زیادہ نہیں ہوئی ہے ۔ کیونکہ موجودہ گورنمنٹ نے جیسا کہ کرم ایجنسی کی یہ بات کر رہے ہیں' وہاں پر لیوی اور فرنٹیئر کور کی پٹرولنگ زیادہ کر دی گئی ہے ۔لیکن پھر بھی پہاڑی علاقے ہیں اور کافی وسیع ہیں اور یہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ بالکل سو فیصد وہاں سمگلنگ نہیں ہو رہی ہے ۔ضرور کچھ نہ کچھ سمگلنگ بھی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ پولیٹیکل اتھارٹیز قبائلوں کے نام پر پرمٹ بھی

دیتے ہیں تو اس میں سے بھی کچھ حصہ پار ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جی جناب، ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔جناب، مارکیٹ میں افواہ گردش کر رہی ہے کہ کچھ اپنے favourites کو فیڈرل گورنمنٹ پرمٹ issue کرتی ہے افغانستان کے غلے کے سلسلے میں ۔ وہ پرمٹ کروڑوں روپے میں بک رہے ہیں ۔اور چند اشخاص اس سے مال بنا رہے ہیں ۔ اور حکومت ان اشخاص کو اپنی سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے ۔ کیا یہ سچ ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب ۔یہ پرمٹ کس چیز کے ہیں ۔اچھا food grain کے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ پچھلے گیارہ مہینے میں چیف کمشنریٹ Afghan Refugees کے ذریعے اٹھارہ ہزار ٹن سے بھی کچھ کم پرمٹ کا اجراء ہوا ہے ۔جب کہ اس سے پہلے پچھلی حکومت نے ایک لاکھ تیرہ ہزار ٹن کے پرمٹ issue کئے تھے گیارہ مہینوں میں ، تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ پچھلے سال سے ہم نے 1/6 حصہ کیا ہے اور پھر جو پرمٹ اٹھارہ ہزار ٹن کے میں نے issue کئے ہوئے ہیں وہ وزارت خارجہ کی recommendation پر NGO کو دئیے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وزارت خارجہ کس طرح کہے گی کہ فلاں کو دے دو ، فلاں کو دے دو؟

ملک عبدالقیوم خان۔Government to Government.

جناب چیئرمین۔ جی جناب جنرل صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Three days ago

تین دن ہوئے ہماری میٹنگ ہوئی تھی گورنر صاحب کو بھی یہاں بلایا تھا ۔سب ایجنسیز کو بلا کر میٹنگ ہوئی تا کہ formalise کر دیں۔ اس میں بھی

I took the figures from all the Afghan agencies as to what their total requirments for the year are? What they produce indigenously? What they get from the United Nation? And what they expect us to provide which is in the nature of about two hundred and seventy five thousand (2,75,000) tons for various areas. Now, we have asked them that it will come to about 63,000 tons per month. So,

that will be given to them on the points that they asked for. So, we are trying to formalize the entire issue so as to cut out this curse of having permits and people making money because we suffer. We don't know how much is at 15 hundred rupees in Jallalabad. So we have tried to bring them around that. Please let us sit down, work this out very formally and then provide to the routes on which you desire, where your population centres are. So, that is what we are doing.

جناب چیئرمین۔ جی جناب ابراہیم صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب عالی' ہماری فیڈرل حکومت ان اداروں کو غلہ کیوں نہیں دیتی جو افغانستان کے عوام کو' غریب لوگوں کو effective طور پر غلہ تقسیم کر سکتی ہے۔ ان اداروں کو' اشخاص کو چاہے وہ گورنمنٹ کے ہوں' چاہے کوئی اور ادارے ہوں' انسانی ہمدردی کی بنیاد پر۔ یہ پرمٹ کیوں دیئے جاتے ہیں؛ ان کو کیوں نہیں دیئے جاتے جس سے صحیح مستحق لوگوں کو یہ غلہ پہنچے؛ اس سے یہ بلیک مارکیٹنگ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب یہی کر رہے ہیں کہ Government to Government deal ہو جیسے انہوں نے mention کیا۔

We have tried to do and get the main people like the Prime Minister, the President, the Area Commanders and ask them and the Shoora because they will virtually go to the Shoora who control the areas. It will be at their disposal so that they can give it to the public, but we are trying to formalise it and not leave it as the way it was in the past.

سید محمد فضل آغا۔ سپلیمنٹری جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اجمل خٹک صاحب کچھ پوچھنا چاہ رہے ہیں۔ جی فرمائیے جی۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ شکریہ جی۔ جناب چیئرمین صاحب، آج -----

جناب چیئرمین۔ یہ اس طرح کریں ناں اجمل خٹک صاحب اگر کوئی اور اس question کے علاوہ ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ نہیں، نہیں، اسی کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا، اسی کے بارے میں ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ ایک خبر چھپی ہے، میں جناب وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ وہ جواب دے دیں کہ کیا یہ خبر صحیح ہے اور اگر صحیح ہے تو جو بحث چل رہی ہے اس سے اس کا تعلق ہے، تو اس کا وہ اب کیا جواب دیتے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے، وہ کیا ہے؟

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ سوال یہ ہے کہ خیبر ایجنسی میں یہ خبر ہے۔ میران شاہ میں پولیٹیکل حکام اور مقامی باشندوں میں تصادم، آٹھ افراد ہلاک۔ وقوعہ یہ ہے کہ ان کی طرف سے میران شاہ میں سیدگئی کے علاقے میں پولیٹیکل کے نام سے مخصوص کام کرنے والوں کا ایک ٹولہ ہے جو وہاں سے پاکستان کو غلہ سمگل کرتا ہے اس پر مقامی لوگوں نے آواز اٹھائی کہ یہ اگر پولیٹیکل حکام ہیں تو یہ سمگلنگ کیوں کرتے ہیں اور وہ ان کو برا لگا ہو گا۔ اس پر انہوں نے ان پر مسلح اقدام کیا ہے اور اس میں ۸ افراد ہلاک ہوئے ہیں تو وزیر موصوف فرمائیں کہ افغانستان کو اشیائے خوردنی سمگل کرنے پر تنازعہ میں پولیٹیکل اہلکار باز نہ آنے تو مقامی لوگوں نے انہیں یرغمال بنا لیا، ساتھیوں کو رہا کروانے کے لیے سرکاری فورس کا سیدگئی پر دھاوا۔ بھاری اسلحہ کا استعمال اور اس میں ۸ افراد کی ہلاکت۔ کیا وزیر صاحب اس پر روشنی ڈال سکیں گے؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, it is quite possible because this is the curse that we are trying to remove because this is what is happening that the Political Agents using their discretion are allowing the Agency food stuff and food grains to go out illegally and unlawfully. We have been in touch with the Governor, we have been telling him that these routes

are being used and that is why we want to formalise the whole issue to eradicate all this.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ آپ کو بھی یاد ہو گا اور جناب محترم بابر صاحب کو بھی یاد ہو گا کہ اس Floor of the House پر یہی issue آج سے کوئی آٹھ دس مہینے پہلے آیا تھا اور اس وقت Interior کی Standing Committee of the House نے اس پر غور کیا تھا اور ایک sub-committe بنی تھی اور اس وقت بابر صاحب نے جو ہمیں documents provide کئے تھے اس میں یہی تھا کہ بابر صاحب نے اور ان کی administration نے Provincial Government سے یہ تمام اختیارات واپس لے لئے تھے صابر شاہ کی حکومت تھی وہاں فرنٹیر میں اور یہ dispute between the Province and the Federal چل پڑا۔ اس میں بابر صاحب کا یہ statement on floor of the House ہے کہ تمام D.Cs, Commissioners, Provincial Authority اور Federal Authority کو منع کر دیا گیا۔ صرف ان NGOs کو جو افغانستان میں rehabilitation کے لیے کام کر رہے ہیں ان کو ہم ان کی requirement پر اتنا food stuff وغیرہ provide کرتے ہیں اس کے بعد آج تک بابر صاحب --- یہ House میں بتا دیں کیونکہ میری شنید میں بھی آیا ہے اور میں نے کل ان کو personal capacity میں بھی گزارش کی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ جناب یہ لوٹ مار لگی ہوئی ہے' ایک ایک آدمی کو دس دس ہزار بوریوں کے پرمٹ issue ہو رہے ہیں اور یہاں صرف کاغذ پر بوری کا نمبر سو روپے میں بک رہا ہے۔ دس ہزار کا مطلب یہ ہے کہ ۱۰ لاکھ روپے۔ اگر ایک آدمی وہاں کے دس ہزار کا پرمٹ لے آئے دوسرے آدمی کو پکڑا دے ۱۰ لاکھ روپے جیب میں ڈال کے چلے جائے۔ تو جناب گزارش یہ ہے کہ بابر صاحب House کو یہ بتانا آج یا کل یا اسی سیشن میں پسند کریں گے اپنی معلومات اور تمام detail collect کر کے کہ اس statement کے بعد یا اس agreement کے بعد جو Floor of the House پر ہوئی تھی آج تک ان اقدامات اور proposals سے ہٹ کر جو بابر صاحب نے فرمائے تھے کہ NGOs کو ہی دیں گے تو پرائیویٹ لوگوں کو یا کسی ایجنسی کو یا وہ لوگ جو افغان گورنمنٹ کے نمائندے نہیں تھے ان کو کتنے پرمٹ اور کس کس

item کے لئے دیئے گئے ہیں۔ بابر صاحب یہ ہمیں یقین دلائیں گے کہ ہاؤس کو inform کردیں گے اور آیا یہ درست ہے کہ اس طرح ہوا یا کہ نہیں ہوا؛ کیونکہ اس وقت ایشو کو کافی کنفیوز کردیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین - آپ سوال کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب سید محمد فضل آغا - سوال یہ ہے جناب، کہ میں نے گزارش کی تھی۔ کہ اس فلور پر انہوں نے commitment دی تھی کہ افغانستان میں اس وقت تک کوئی food stuff نہیں جانے گا جب تک وزارت داخلہ کی ہدایات نہیں ہوں گی اور وہ specific ان لوگوں کے لئے جو NGOs افغانوں کی rehabilitation کے لئے کام کر رہے ہیں وہاں پر لیکن ہماری شنید میں یہ آیا ہے کہ ان کے بعد یہ پرمٹوں کا سلسلہ چل پڑا ہے، چاہے صوبائی لیول پر ہے، چاہے فیڈرل لیول پر ہے، اس کی تفصیل ہمیں مہیا کردیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The point is that that is why I got out it because previously also the Ministry of Interior was only dealing with that portion which was on the request of the Afghan Government throught the Foreign Office and then a Committee of the Commerce, the Interior, the Foreign Office, they all sit together to look at the stocks in Pakistan and issued the permit. As far as my ministry is conerned, I have not issued a single permit since the day I made that statement on the floor of the House. The matter then went to SAFRON. I think it is indicated that a total amount that they allowed is about 18 thousand tonnes.

جناب چیئرمین - جی منسٹر صاحب، آپ کچھ فرمائیں گے؟

ملک عبدالقیوم خان - جناب والا! یہ پرمٹ NGOs کو ہم نہیں دیتے۔ NGOs کے ساتھ ہم ٹرانسپورٹرز کو بھی پرمٹ دیتے ہیں۔ کیونکہ NGOs بذات خود وہاں پر نہیں پہنچا سکتے ہیں اگر ان کو بھی دیں تو پھر بھی وہ ٹرانسپورٹرز کا لکھ دیتے ہیں کہ اس ٹرانسپورٹر کے ذریعے ہمیں مال دیا جائے۔

جناب چیئرمین ۔ جی اب بہت ہو گئے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ جی منسٹر صاحب نے بہت مہربانی کی' فرما دیا کہ ہم ٹرانسپورٹرز کو پرمٹ دیتے ہیں ٹرانسپورٹرز کے ذمے صرف ٹرانسپورٹ کرنا ہوتا ہے میں کسی NGO کا نمائندہ ہوں مجھے جب یہ پرمٹ دیں گے تو میں کسی بھی بازار سے' کسی ٹرانسپورٹر کو لے کر اپنا مال وہاں پہنچا دوں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے NGOs کو discourage اور ٹرانسپورٹروں کو encourage کیا ہے اور میری بات ثابت ہو رہی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ جن ٹرانسپورٹروں کو یا جن پرائیویٹ سیکٹروں کو پرمٹ ایشو ہوئے ہیں وہ انفارمیشن ہاؤس کو مہیا کی جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی کردیں گے مہیا؟

ملک عبدالقیوم خان ۔ وہ سارے کا سارا میرے پاس ہے اور اس سے متعلق دوسرا سوال آ رہا ہے جس میں ---

سید محمد فضل آغا ۔ جناب چیئرمین ۔ کیا اس میں وہ تمام تفصیل دیں گے؟

جناب چیئرمین ۔ جی دیں گے۔وہ کہہ رہے ہیں ۔

ملک عبدالقیوم خان ۔ جناب والا' یہ آپ ۱۰۲ پر آپ دیکھ لیں اس میں پوری تفصیل ہے۔

سید محمد فضل آغا ۔ شکریہ جی ۔

Mr. Chairman: Next qeustion No. 284, Mr. Ilyas Ahmad Bilour Sahib.

284 . *Mr Ilyas Ahmed Bilor: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of cases of arms smuggling registered in N.W.F.P during the last two years indicating also number of cases disposed of with the number of smugglers convicted?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In the last two years 52 cases of smuggling of Arms were registered in N.W.F.P. During the same period 21 cases of smuggling were disposed off and 19 smugglers were

convicted.

Mr. Khalil-ur- Rehman: Yes. Sir, there is. Sir, question is that why are we beating about the bush in this thing? This is a total hog wash. We know exactly from where the arms are coming from. We do these little things, registering case, mobing of operation for the arms all over the country. Sir, unless the Minister exerts himself to get to the bottom of it, where it coming from ..... You see what happened in Swat

آپ نے ہنگامی حالات وہاں action کیا۔

Why can not we. have this emergency in places where these things are manufactured. Not only this, Sir. these are norcotics which are also emerging from the same area. I think, it is a serious problem and they should tackle it by now, otherwise, we are going into pieces, as far as, this thing is concerned.

Mr. Chairman: So, what is the precise question?

Mr. Khalil-ur- Rehman: The question is that he is going to take action to get to the bottom of it? Where is it coming from?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The answer is very obvious. They are coming from Afghanistan in the wake of the Afghan Jehad. Because the fact is that they are out of money. They find it through weapons and they send it. This is a very clear cut question and this is one of the inheritence that we have from the Afghan Jehad which we so amply supported.

جناب چیئرمین ۔ ایک منٹ ۔ جواب آ گیا؛ جی جناب فرمائیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں سے خریج آ رہا۔ اسلحہ سب یہاں سے جارہا ہے۔ یہاں ہے۔ ہمارے کنڈی سے لیکر چترال تک یہاں اڈے ہیں اور ہمارے وزیر داخلہ صاحب ان کو اسلحہ پہنچا رہے ہیں اور باقی دوسری بات کر

رہے ہیں کہ وہاں سے آ رہا ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین - جی جناب؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: If he can identify, I am more than willing to go with him.

جناب چیئرمین۔ آپ ان کو انفارمیشن دیں ۔ جی جناب، آفتاب احمد صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب، وزیر داخلہ صاحب کے علم میں یہ بات ہے کہ نہیں؟ The arms are displayed for sale within the country of Pakistan. آپ سوات چلے جائیے۔ آپ باجوڑ چلے جائیے۔ آپ باڑا چلے جائیے، جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ پاکستان کی حدود کے اندر بناتے ہیں ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The Arms Act and the instructions do not apply to the Tribal Areas.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں صرف لسٹ کا پوچھ رہا ہوں ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں نے آپ کو صاف بتا دیا ہے کہ علاقہ غیر میں یہ قانون لاگو نہیں ہے ۔

They are allowed a free carriage of arms and they are manufactured in Dara Adam Khel. It is nothing new. I think this has been going for a hundred year.

جناب چیئرمین۔ جناب! اس کو لوئی regulate کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ I did try last time when we were in government and even when I was Governor I wrote to the Federal Government that what you should do is set up a small arms factory within the national perspective in the area between Dara Adam Khel and Bara with the greater incentives that the government can provide. You will attract all

the labour that is presently working in Dara Adam Khel and now when they get the security and everything else they will come here and you can make the weapons that are of authorised licence like 7 mm. So, these things have been put up but no government has taken the interest about it.

جناب چیئر مین۔ اب آپ حکومت میں ہیں۔ اب آپ کوشش کر سکتے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب، میں دوبارہ کوشش کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین۔ جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں آپ کے ذریعے سے وزیر داخلہ صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ یہ جو ہتھیاروں کا بہت بڑا انبار لگا ہوا ہے کوئی صوبہ، کوئی شہر، کوئی گاؤں پاکستان کا، اس سے خالی نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں سینکڑوں بے گناہ انسانوں کا قتل ہو چکا ہے۔ کیا حکومت اس بارے میں مجموعی طور پر کوئی ایسی پالیسی بنانے کے لئے تیار ہے کہ اس مسئلے کی اصل وجوہات جو ہیں ان کا کوئی سدباب کریں اور اپنے تمام ملک کے ۱۶ کروڑ شہریوں کو اس بات کی تسلی دلوائیں کہ گاؤں والے یا بغیر ہتھیار والے، وہ بھی اس ملک میں زندگی کو باعزت طور پر گزارنے کا حق رکھتے ہیں۔ یہ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

جناب چیئر مین۔ جی وزیر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, the subject is provincial. As far as Islamabad is concerned we have taken measures and I think we are enforcing them. As far as Punjab Government is concerned, I think, they have issued order today. Let us see how far they succeed. We are bent upon that but then look at us all the MNAs and Senators they ask and I have not asked for any arm licence. Everyone will ask for arms licence then go to that very Tribal Area and get a gift of a clashnikov and bring it back. We are all contributing to it. It is all very well to get up with gospel speeches and talk about morality and anything else but then we are all a party to that entire

system.

جناب چیئر مین۔جی گجکی صاحب ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا ۔ جس طرح کہ drugs کے بارے میں ایک لسٹ بن چکی ہے کہ فلاں ، فلاں اشخاص اس میں ملوث ہیں۔ کیا اس اسلحہ کے سمگلنگ کی کوئی اس طرح کی لسٹ بنی ہے کہ کتنے لوگ آپ کے اس ملک میں ہیں؛ جو اس طرح کا دھندہ کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر داخلہ صاحب ۔

Maj. Gen. (Retd.) Nasseerullah Khan Babar: No. I don't think so. There is no list at the moment

جناب چیئر مین۔ جی حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب کیا وزیر داخلہ صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ وہ پاکستان کے وزیر داخلہ ہیں یا اسلام آباد کے ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب آپ صوبے کی بات نہ کریں ۔ مجھے hand over کرنے دیں ۔ میں کرتا ہوں لیکن ..... law and order essentially ۔

حافظ حسین احمد ۔ میں اسلام آباد کی حد تک پابند ہوں ۔ آپ پاکستان کے وزیر داخلہ ہیں اور ہم آپ سے پورے ملک کے متعلق سوالات پوچھتے ہیں ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ اگر میں نے کوئی قدم اٹھایا تو پھر آپ نے اٹھ کر کہنا ہے کہ آپ مداخلت کر رہے ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ آپ نے خود فرمایا کہ جناب میں اسلام آباد کی حد تک ہوں۔

جناب چیئر مین۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئر مین ! میں وزیر داخلہ صاحب سے پوچھوں گا کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ بجائے اس کے کہ اس کو خانوں میں تقسیم کیا جائے کہ یہ سرحد ،

پنجاب، بلوچستان اور سندھ کا معاملہ ' یہ سارے پاکستان میں ہے ۔ اسلحہ کا اور اس کے استعمال کا۔ ہزاروں جانوں کے سالانہ ضائع ہونے کا جو معاملہ ہے ۔ اس کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا یہ ممکن نہیں کہ صوبوں کی حکومتیں اور مرکزی حکومت بیٹھ کر اس معاملے پر ایک پالیسی بنانے اور اس کو صحیح طریقے سے enforce کر سکیں۔ یہ خانوں اور ٹکڑوں میں تقسیم کر کے کوئی بھی اس کی ذمےداری لینے کو تیار نہیں اور لوگوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں ۔

جناب چیئر مین۔ جی جناب، وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I totally agree with him. The fact is that we have been holding meetings. We are covering certain routes. We made arrangements to stop it from Baluchistan into Sindh and into Karachi and all that. We have covered those routes. The fact is that it is such a widespread phenomenon. It cannot end overnight. We will make our endeavour and we are in touch with the Provincial Governments that is why when we discuss this issue we ask the Provincial Governments also to follow the Federal pattern and ban the distribution of weapons. Punjab has taken the courage. NWFP has cancelled all permits which are issued to overcome the 144, they have cancelled all those. So it will take a little more time to enforce the laws.

جناب چیئر مین۔ جی گل آفریدی صاحب ۔

حاجی گل خان آفریدی۔ جناب چیئر مین صاحب ! بات فاٹا اور قبائلی علاقہ پر ہو رہی ہے ۔باجوڑ سے لے کر میران شاہ ' وزیرستان تک یہ لوگ انگریزوں کے وقت سے اسلحہ کا کام کرتے چلے آ رہے ہیں ۔وہ قبائلی لوگ انگریزوں کے وقت سے اسلحہ بناتے ہیں ۔ وہ لوگ تعلیم یافتہ نہیں ہیں ۔ ان لوگوں کی نوکریاں نہیں ہیں ۔ ان کی اتنی زمین نہیں ہے کہ اس زمین پر بوائی کی جائے۔ ہمارے قبائلی لوگوں کا یہی روزگار ہے ۔ آج اگر یہ حضرات یہ بات کرتے ہیں تو پھر قبائلی لوگوں کو اگر تکلیف ہو جائے تو پھر یہ کہتے ہیں کہ بھئی فاٹا والوں کے ساتھ

ظلم کرتے ہیں ۔ وہ اسلحہ کا کاروبار کرتے ہیں، اسلحہ بناتے ہیں اور آپ لوگ ان سے یہ حق چھیننا چاہتے ہیں تو جناب والا، قبائلی لوگ انگریزوں کے وقت سے یہ اسلحہ کا کام کر رہے ہیں اور وہ لوگ کر رہے ہیں جو ان پڑھ ہیں ان کا اور کوئی روزگار نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

حاجی گل خان آفریدی۔ میرا سوال یہی ہے کہ یہی قبائلی لوگوں کا روزگار ہے ۔ اگر یہ روزگار ان سے چھین لیا جائے تو پھر یہی لوگ پھر حکومت کو کہیں گے کہ آپ نے قبائلی لوگوں کے ساتھ ظلم کیوں کیا؟ ان کا حق کیوں چھین لیا؟ دوسری بات یہ ہے کہ قبائلیوں میں ابھی تک اتنے بڑے اسلحے کے باوجود ڈاکے نہیں پڑے ہیں ۔ کراچی میں جو اسلحہ اکٹھا ہوا ہے، لوگوں سے اسلحہ لے لیا گیا ہے ڈاکوؤں کو پتہ ہے کہ حکومت نے لوگوں سے اسلحہ لے لیا ہے اس لیے وہ ہر جگہ جا کر ڈاکہ ڈالتے ہیں ۔ اگر ان لوگوں کو لائسنس دیا جائے جیسا کہ فاٹا میں اسلحہ ہے، صوبہ سرحد میں اسلحہ ہے اور ان کو کوئی تکلیف نہیں ہے لیکن سندھ میں تکلیف ہوتی ہے، لہذا قبائلیوں کا یہ اسلحہ کا کاروبار انگریزوں کے وقت سے ہے اس لیے ان کا حق نہیں چھیننا چاہیئے۔

Mr Khalil-ur- Rehman: Sir, MNAs and MPAs and Senators are asking for lincences. Why are they asking for it, because Sir, this government or no successive government has been able to provide security to an individual and that is why they are asking for it. Sir, what Senator Haji Gul, has said, he is absolutely right. This is their trade and they are uneducated, but Sir, the idea is to regularise it . Get it under Wah Factory, or some other factory and it should be done officially. There should be control over it. Now they make it. It goes everywhere. There is no record. This is a source Sir. And I think this source has to be tapped. It has to be controlled.

Mr. Chairman: Thank you. Next question 296.

296 . ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) the value of smuggled goods seized since November, 1993 in Taftan, Naukundi and Noushki, District Chagai, and

(b) the number of smugglers against whom cases have been registered, and action taked against them?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Details of the smuggled goods seized and the number of smugglers against whom cases have been registered are given in the Annexure.

Annexure

(a) Total value of smuggled goods seized since 1 November, 93 to 16 November 94 work out to Rs. 42.225 Million.

(b) (1) No.of cases registered with Deputy Collector Customs Frontier Corps Balochistan from November 93 to 17 November, 94. 485

(2) Action taken

(a) No. of cases decided in favour of State by confiscating the seized goods. 221

(b) No. of cases in which seized goods were released to the owners after imposing duties/taxes and fine. 92

(c) No. of cases in which seized goods were released to owner by the adjudicating authority without imposing any duty/tax. 3

(d) No. of cases pending with adjudicating authority. 169

(e) No. of smugglers apprehended 2

حافظ حسین احمد۔ جناب والا ! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ۴۸۵ مقدمات بلوچستان میں

قائم کئے گئے ہیں۔ ان ۴۸۵ مقدمات میں بارڈر سے کتنے فاصلے پر انہوں نے سامان پکڑا ہے؟ اور کیا صوبائی حکومت سے انہوں نے پوچھا ہے؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The point is Sir, that all along the road from the border, there are check posts and they are checked all along. Because the point is that smuggling, anywhere, it can be done from unfrequented routes in the Shilli and then they come on to the main road. When they come on the main road, they are apprehended.

حافظ حسین احمد۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ طے پا چکا ہے کہ ۲۰ میل بارڈر کے علاقہ تک چیک کر سکتے ہیں جبکہ میرے علم کے مطابق اور میرے پاس شواہد بھی ہیں کہ ان میں سے بہت ڈیڑھ سو میل دور اور انہوں نے لوگوں کے گھروں سے جا کر سامان نکالے ہیں جبکہ انہیں یہ اختیار نہیں ہے اور صرف دو سمگلر پکڑے گئے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے سڑکوں پر چھاپے نہیں مارے بلکہ گوداموں میں ۔ نوشکی میں جو بارڈر تفتان سے ڈھائی ۔ تین سو میل کے فاصلے پر ہے وہاں انہوں نے گھروں سے سامان اٹھایا ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, there are two things . The ban that he is talking about is outward, in this sense that food grains should not be taken out of the country. Even that Mr. Akbar Bugti, has resisted and he said that the limit should be only 10 miles and not 20 miles because he wanted to allow people to benefit by smuggling. The other factor is that the stolen commodity, stolen everywhere, where-ever it is in the country.... so. we could do that at Noshki, which may be 50 or 60 miles away, stolen goods not stolen goods. He is aware that since this government has come into being, they have issued very clear instructions to assist these people that one water cooler and one blanket per head is allowed. At the end in Quetta, it becomes 50 or 55 blankets and coolers. But we have given clear cut instructions that one

water cooler will not to be taken away from the individuals.

Similary, POL coming from Iran because we don't have pumps. It costs us much more to take it from Karachi. So, I have allowed them that for their local use within Baluchistan , they can bring upto 45 gallon barrals. They can bring patrol, diesel and other lubricants.

حافظ حسین احمد۔ میری گزارش یہ ہے کہ چاغی میں گوداموں سے لوگوں کے گھروں سے یہ سامان اٹھا رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس وقت آپ کی ایف سی کی جتنی بھی گاڑیاں ہیں اگر ان کا پٹرول نوشکی یا کوئٹے سے جا رہا ہو تو آپ مجھے بتائیں۔ آپ کے تمام FC والے پٹرول وہاں سے لاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے کہ وہ اجازت دے دی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ یہ ان کی اپنی مجبوری ہے۔ وہاں پر اگر ایک مقامی باشندہ کی جامہ تلاشی لی جاتی ہے۔ مستورات کو نیچے اتارا جاتا ہے اور لائن میں کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس میں دو سمگلر پکڑے گئے۔ میں گزارش کروں گا کہ وہاں پر عام آدمیوں کو تنگ نہ کریں۔ بڑے بڑے سمگلر ہیں اس میں ایک بھی منشیات کا انھوں نے نہیں دکھایا ہے۔ جبکہ صورتحال یہ ہے کہ ہر ۱۰ میل پر یہ لگے ہوئے ہیں اور عام لوگوں کو تنگ کیا جا رہا ہے اور نوشکی میں، چاغی میں، نوکنڈی میں جبکہ وہاں سے دو اڑھائی سو میل کا فاصلہ ہے بارڈر سے تفتان سے، نوشکی میں جا کر گھروں میں چھاپے مار کر سامان نکالا ہے۔ آپ وہاں پکڑ سکتے ہیں۔ وہاں کیلئے الگ کسٹم کا عملہ ہے۔ وہاں کی انتظامیہ ہے۔ وہاں کی صوبائی انتظامیہ ہے۔ ابھی تو آپ نے بات کی کہ میں اسلام آباد کا وزیر داخلہ ہوں اور وہاں FC جو ہے وہ گھروں میں جا کر تلاشی لیتی ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس پر ہم نے گزارش بھی کی تھی ان سے لیکن وہاں پر بلوچستان میں لوگ بڑے تنگ ہیں۔ تربت میں بھی یہی حال ہے۔ گوادر میں بھی۔ تمام علاقوں میں جی۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, I have visited those areas, they had difficulty with the change. I removed it immediately, after my visit that change had been removed but in Noshki..... I think, in Quetta that

was removed. The other factor is that this is on going project. It is going on. Now, there was one big raid, I think there were Jerseys worth lakhs of rupees jurseys coming in and they were caught at Tuftan. They came up and said why we people have been apprehended and that I can bring out the quantity and the amount valued at ...... but the fact is that smuggling has become---- actually, I can not in the manner also blame them because they have no other job opportunity and that is why when I went and visited them last time, I allowed one water cooler and blanket per head because they have no other means of livelihood. He has himself admitted that they have allowed the POL because we have no petrol pumps, we can not supply -----

جناب چیئرمین۔ اگر اس چیز کی ضرورت ہے

let us say it is required and can come cheaper, then why can not the governments sit together.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Now we have gone farther, we are allowing even vegetables because that is cheaper, poultry. I have allowed , it is cheaper from Iran and it is from here. So we are going progressively into it whatever can economically benefit them, we do allow it , with an open mind I think he can come to me ..

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب: میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا ۔ میں دو تین باتیں کرنے کے بعد question کروں گا تا کہ میرا نکتہ نظر آپ کے سامنے آ جائے ۔FC کا ایک اپنا لاء ہے اور FC کو انھوں نے بارڈر ایریاز میں preventive اختیارات بھی دیئے ہیں لیکن اس کے حدود جو ہیں وہ ۲۰ میل تک ہیں اور FC والے مجسٹریٹ کے بغیر patrolling بھی نہیں کر سکتے یہ لاء کے مطابق ہے۔ جناب والا! جس طریقے سے FC نے بلوچستان میں ایک طریقہ کار اختیار کیا ہوا ہے کہ سو میل کے فاصلے پر جا کر وہ چیک پوسٹ لگاتے ہیں اور لوگوں کو جس

طریقے سے بے عزت اور ذلیل کیا جاتا ہے اس طرح سے دنیا میں قابض فوج بھی نہیں کرتی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ جہاں جہاں پر ۲۰ میل کے ایریا کے بعد ان کی جو چیک پوسٹ ہیں کیا وزیر موصوف ان check posts کو ختم کریں گے یا نہیں؟

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I am prepared to look at it, they can come and sit with me and we can talk it over and we will issue the necessary instructions. I have no objection.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! Custom's Act کا اصول یہ ہے کہ بارڈر سے ۱۰ میل یا ۲۰ میل according to the Notification اس کے آگے پھر کسٹم کا یا FC والوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ مثلاً اب لاہور ہے۔ لاہور بارڈر سے کتنے میل دور ہے؟ اب اگر آپ یہ طریقہ جو ہم پر apply ہے مثلاً ---- ژوب------ آپ سمجھیں تقریباً ڈیڑھ سو میل دور ہے۔ ڈیڑھ سو میل آ کر یہاں یہ آپریشن کرتے ہیں۔ اسی طرح کوئٹہ شہر، کوئٹہ شہر بارڈر سے تقریباً ۸۰ میل دور ہے اسی طرح جیسے مسلم باغ اور دوسرے علاقے، وہاں انہوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ جہاں بھی سو میل، ڈیڑھ سو میل میں وہاں فرنٹیئر کور کے لوگ ہیں۔ اسی طرح مکران تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ actually انہوں نے جو فرمایا ہے جناب وزیر داخلہ صاحب نے کہ اکبر خان بگٹی نے ۱۰ میل کیا، ۱۰ میل یہی ہے لاہور کتنے میل پر ہے؟ وہاں ۱۰ میل میں جناب والا! مثلاً ۱۰ میل میں چمن ہے۔ چمن کے لوگوں کے لئے پوری ایک Municipal Committee ہے اور وہاں کے لئے آپ کو معمولی کام کے لئے آپ کو باقاعدہ پرمٹ لینا پڑتا ہے۔ اور پھر وہاں کے لوگوں کو جب وہ بسوں میں آتے ہیں لوگ پریشان کرتے ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ بے عزت کرتے ہیں۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ۱۰ میل ہے یا ۲۰ میل ہے اس ایریا میں آپ کی ایف سی ہے یا کسٹمز ہیں وہ اپنا آپریشن کریں، سرحدات سیل کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ طریقہ جو آپ نے نکالا ہے یہ قابل اعتراض ہے اور ایک سوال یہاں اس میں ہے جناب والا! "بی" سیکشن میں آپ دیکھیں جواب میں انہوں نے فرمایا ہے Custom Collector of the FC ۔فرنٹیئر کور کا کسٹم کلکٹر۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ فرنٹیئر کور کس قانون کے تحت کسٹم کلکٹر ہے؟ یہاں کسٹم کلکٹر فرنٹیئر کور کا کیا تعلق ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر داخلہ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, it has been wrongly printed, it is the Custom Collector who looks after the Frontier Corps seizures because they have to have a separate authority. They are the Customs people not from within the Frontier Corps individuals. No. 2, there are shops in Peshawar, people do the shopping in Peshawar, in Bara, when they come to Attock they are caught. It is is the same thing.

کوئٹہ میں۔

How many markets are flourishing in Quetta? It was not of the smuggled goods, how could the markets be flourishing? But the fact is that it is a way of life with us that we just close our eyes to things that we do not want to see.

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال۔ کافی ہو گیا ہے جی۔ ۲۹۸ الیاس احمد بلور صاحب۔

(interruption)

Mr. Chairman: No sorry. Question No. 298

(interruption)

جناب چیئرمین۔ Sorry تین سے زیادہ اجازت نہیں ہے میں نے تو پتہ نہیں سات allow کر دیئے ہیں۔ let us have some discipline

298. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of references of the Ombudsman Secretariat pending in the interior Division since January, 1993 with their details, date of receipt in the Division and the action taken in each case?

Maj. Gen. (Retd.) Nasir Ullah Khan Babar: A statement indicating number of references of the Ombudsman Secretariat pending in the Interior Division with date of receipt is at Annexure 'A'.

ANNEXURE-A

ICT

S.NO:	BRIEF SUBJECT:	DATE OF RECEIPT:	ACTION TAKEN:
1.	Delay in De-requisition of Hired Building since 19.03.1991 and non enhancement of Rent since 1.6.1991.	31.07.1993	Necessary assessment for increase of rent has been carried out by the Wroks Division. Financial implications is being worked out.
	Non Increase in rent of building No.14-G, F-8 Markaz, Islamabad. F.No.4/5/92-ICT.	-do-	
2.	Worst condition of Hawalat attatched to Katchehry, Islamabad. F.No.14/25/94-ICT.	06.10.1994	The matter has been taken up with the ICT Administration for improvement of Hawalat.
3.	Failure to process to promotion case despite vacant vacancies. (Appeal submitted by Mr. M. Iqbal Qazi, D.D. ICT against Islamabad Admn for not processing his promotion case to Director (BPS-19). The report is to be submitted to Wafaqi Mohtasib before 7.10.1994. F.No.2/37/89-ICT.	30.08.1994	The matter was referred to Chief Commissioner, ICT who is of the view that the same relates to the services matter which does not fall under the purview of Wafaqi Mohtasib. The matter is under consideration in consultation with the Islamabad Administration.
4.	Failure to refund amount deposited by Sub Maj(R) Shahabuddin of Vehari with the Veterans Housing Society. F.No.14/34/94-ICT.	07.11.1994	The Chief Commissioner, ICT has been requested to furnish report direct to the Wafaqi Mohtasib (Ombudsman)'s Sectt. within the stipulated period i.e. by 3.12.94.

5.	Haji Syed Wali Mirza of R.Pindi has requested for payment of compensation for damages done to furniture/fixture of his shop on account of orders of the D.C. Islamabad to close his business for setting up of Courts on the same place. F.No.14/33/94-ICT.	10.10.1994	The matter has been referred to ICT Administration for a report. The report is still awaited.
6.	Allocation of Rs.6.259 Million for Computerisation of record of the Excise & Taxation Deptt. Islamabad. F.No.13/60/93-ICT.	26.09.1994	The matter is under active consideration in consultation with Finance Division for financial allocation.

CITIZENSHIP

1.	Complaint submitted by Manzoor Hussain and others to Wafaqi Mohtasib regarding delay in issuance of Domicile Certificate to Mr. Manzoor Hussan and others of Sibi Baluchistan. F.4/5/92-Citz.		Home Secretary, Govt. of Baln. has been requested to furnish the comments of the D.C. concerned, complete history of the case alongwith entire record. Reminders have been issued to the Home Secretary regularly.
2.	Complaint of Mst. Saeeda of Multan Cantt. regarding finalisation of grant of PCC to her husband. Wafaqi Mohtasib asked for report by 27-4-1994. F.No.5/105/91-Citz.		Wafaqi Mohtasib was informed of the position of the case on 16.4.94 and he advised the complainant to approach the High Court as the matter was under consideration in the court of law.

3.	Grant of PCC to Mr. S.M. Mehtab, an Indian national. F.No.5/55/83-Citz.		Ministry of Interior has gone into appeal to the President through Law & Jus ice Division against the order of the Wafaqi Mohtasib to grant PCC to Mr. S.M. Mehtab. The reply is still awaited.
4.	Grant of PCC to Mirza Akhtar-ul-Islam Baig an Indian National. F.No.5/69/90-Citz.		The case is under consideration in the Wafaqi Mohtasib Regional Office, Lahore. The status of the husband of the applicant is yet to be determined. Law and Justice Division have been requested to furnish their views on the subject case.

REGISTRATION

1.	Mr. Muhammad Sabir S/O Niaz Khan of R.Pindi complained to Wafaqi Mohtasib that he is facing difficulty in obtaining four I/Cards of his family and officials of DRO, R.Pindi is not cooperating with him. Regn.1/5040/94	13.11.1994	Sent to DRO, Rawalpindi on 20.11.1994.
2.	Raja Mustafa Khan of Rawalpindi lodged a complaint to Wafaqi Mohtasib, that he is facing difficulty in obtaining his I/Card from DRO, Rawalpindi for the last 8 months. Regn-I/6412/94.	15.11.1994	Sent to DRO, Rawalpindi on 22.11.1994.
3.	Mr. Tahir Mehmood of Sargodha has lodged a complaint to Wafaqi Mohtasib that he submitted his forms in DRO, Sargodha which were lost by the DRO, Sargodha and the dealing clerk is demanding money for issuance of I/Cards. Regn.I/12121/94.	01.11.1994	Sent to DTO, Sargodha on 15.11.94.

4.	Mr. Muhammad Iqbal of Rawalpindi lodged a complaint to the Wafaqi Mohtasib that he submitted forms of his family on 19.3.94 with date of delivery as 19.5.94. Uptill now he has not received his I/Cards. Regn.I/12049/94.	30.10.1994	Sent to DRO, Rawalpindi on 15.11.1994.
5.	Mr. Aftab Ahmed of Rawalpindi ledged a complaint to Wafaqi Mohtasib that he submitted his forms for issuance of computerised I/Cards on 16.5.1994 with the date of delivery on 28.5.94. Uptill now he has not received his I/Cards inspite of his repeated visits. Regn.I/11988/94.	30.10.1994	Sent to DRO, Rawalpindi on 20.11.1994.
6.	Mr. Muhammad Tufail of Faisalabad ledged a complaint to Wafaqi Mohtasib that he submitted RG-9 in DRO, Faisalabad with the request to change his address. His I/Card was prepared and due to negligency of DRO, Faisalabad his address was not changed and he is facing great difficulties. Regn.I/12242/94.	03.11.1994	Sent to DRO, Faisalabad on 20.11.1994.
7.	Mr. Zia ur Rehman of Rawalpindi ledged a complaint to Wafaqi Mohtasib that he submitted his forms at DRO, Rawalpindi alongwith birth Certificate and educational certificate for change of his date of birth as 15.8.75. But I/Card and his age was not changed in record. Regn.I/12301/94.	03.11.1994	Sent to DRO, Rawalpindi on 20.11.1994.

8.	Mr. Mehmood Hussain S/O Lal Hussain of Rawalpindi lodged a complaint to Wafaqi Mohtasib that he submitted an application of registration of his children but registration certificate was not issued by DRO, Rawalpindi. Regn.I/12287/94.	03.11.1994	Sent to DRO, Rawalpindi on 20.11.1994.
9.	Mr. Niamat Khan of Mansehra Distt. lodged a complaint to Wafaqi Mohtasib that he submitted his form in 1991 for issuance of I/Card which was objected with direction to submit Domicile Certificate as he was un-registered and was a fresh case. He again resubmitted his forms but I/Card has not been issued so far. Regn.I/10185/94.	03.[illegible]	Sent to DRO, Mansehra on 20.11.1994.

(a) whether it is a fact that family pension is admissible to the heirs of deceased Army Officers w.e.f. 1-7-1983; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to allow this benefit to the families of those deceased Army Officers who died before 1-7-1983, if not its reasons?

Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari: (a) Yes.

(b) No, there is no such proposal as the families, of those army officers who died before 1-7-1983, were already drawing the family pension as per rules existed at that time.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔ اگلا سوال نمبر 51

51 . *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the steps taken by the Govenment to provide jobs to the unemployed doctors, engineers and Master degree holders belonging to Balochistan?

Mian Khurshid Mahmood Kasuri: The subject of provision of jobs to the unemployed doctors, engineers and Master degree holders does not relate to the Prime Minister's Secretariat.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Mir Abdul Jabbar : Yes, I have, Sir.

Sir, my question was very much clear. Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the steps taken by the Government to provide jobs to the unemployed doctors, engineers and Master degree holders belonging to Balochistan?

Sir, the answer which has been given is the subject of provision of jobs

Sir, the answer which has been given is the subject of provision of jobs to the unemployed doctors, engineers and Master degree holders does not relate to the Prime Minister's Secretariat.

جناب سوال گندم جواب چنا تو ہم کہاں جائیں ؛ کس نے اس سوال کا جواب دینا ہے ---

جناب چیئرمین۔ پوچھ لیتے ہیں جی ۔

میاں خورشید محمود قصوری ۔جناب یہ پرائم منسٹر سیکریٹریٹ میں گیا تھا ، صحیح فرما رہے ہیں ، وہاں یہی انداز تھا کہ پرائم منسٹر سیکریٹریٹ کے معاملے میں نہیں ہے ۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو بھیجا گیا ۔ انہوں نے اس کو مین پاور ڈویژن کو بھیجا ۔ پرائم منسٹر سیکریٹریٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جیسے ایسے معاملوں میں ہوتا ہے کہ کیبنٹ ڈویژن سے کنسلٹ کرکے اس کو appropriateمنسٹری میں بھیج دیا جائے ۔ کیونکہ مختلف قسم کے ہیں ۔ ہیلتھ کے بھی ہیں ، واٹر اینڈ پاور کے بھی ہیں ۔ بہرصورت کیبنٹ ڈویژن سے کنسلٹیشن کرکے appropriate محکموں میں بھیج دیئے جائیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال ایک بات سمجھ میں آگئی ہے کہ نوکریوں کا معاملہ کوئی نہیں ہے ۔ نوکری نہیں ملے گی ، فائل گھومتی رہے گی ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ادھر ادھر فائل گھومتی رہے گی۔ پرائم منسٹر سیکریٹریٹ کا کام ایمپلائیمنٹ پالیسی کا ہے۔ جو کہ بیسک ایشو ہے۔ پرائم منسٹر خود جواب دے سکتا تھا یا وہ ----

میاں خورشید محمود قصوری۔معاف کرنا ، آپ کی آواز نہیں آرہی ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ بیورو کریٹک انداز میں معاملات کو الجھانے کی ایک بڑی خوبصورت مثال ہے۔ پرائم منسٹر سیکریٹرٹ کا فرض یہ تھا کہ جو ایمپلائیمنٹ پالیسی ملک کے لئے انہوں نے بنائی ہے اس کے جواب میں اس کو بیان کرتے۔ اس سے avoid کیا گیا۔ اسٹیبلشمنٹ میں بھیج دیا ، وہاں سے لیبر ڈویژن میں چلا گیا۔ تو یہ دراصل avoid کرنے کا طریقہ ہے جیسے کم ازکم آپ کی حکومت کو نہیں کرنا چاہیے تھا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب منسٹر صاحب وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایمپلائیمنٹ پالیسی بنی

چاہیے ۔ whenever has to make it اور پھر سنیٹ کرنی چاہیے کہ یہ پالیسیاں ہیں ۔

میاں خورشید محمود قصوری ۔ جناب کرنی چاہیے ۔ لیکن اس میں ایک بات ہے کہ شاید محرک کے ذہن میں یہ بات ہو کہ پرائم منسٹر نے جو سیلف امپلائمنٹ سکیم بنائی تھی اس میں ڈاکٹرز اور انجینئرز کے لئے قرضے تین لاکھ کے تھے ۔ اگر وہ ہے تو وہ تو فنانس منسٹری کا معاملہ ہے ۔ لیکن یہ جو فرما رہے ہیں یہ بات صحیح ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ پھر اس کا کچھ کریں ناں ۔ کوئی پالیسی بنائیں اور ہاؤس کو بتائیں ۔ حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ میرا سوال یہ ہے کہ جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ملازمت دلانا وزیر اعظم سیکرٹریٹ کا کام نہیں ہے ۔ کیا وزیر موصوف اتفاق کریں گے کہ اگر وزیر اعظم سیکرٹریٹ کا کام نہیں ہے تو کیا پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ کا کام ہے ؟

جناب چیئرمین ۔ جی فرمائیں یہ کس کا کام ہے ۔

میاں خورشید محمود قصوری ۔ یہ مختلف قسم کے انہوں نے فرمائے ہیں ۔ اس میں ہیلتھ کے بھی معاملات ہیں دوسرے بھی ہیں ۔ ہم نے یہ avoid نہیں کیا ہے ۔ ہم نے تو یہ کہا ہے کہ مختلف جو محکمے ہیں کیبنٹ ڈویژن سے consult کر کے وہاں ان کو یہ بھیجے جائیں گے اور ان کا جواب دیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ اگلا سوال نمبر 52 جناب میر عبدالجبار صاحب ۔

52. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that construction of boundry wall around the old graveyard situated near Cat. I and II Houses in Sector I/8, Islamabad, has not been completed, if so, the time by which it will be completed?

Mian Khurshid Mahmood Kasuri: The graveyards near Category-I and II houses in this sector are already properly fenced with barbed wire and boundry wall respectively.

جناب چیئرمین- کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ نمبر 53 فصیح اقبال صاحب۔

53. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise some units of the WAPDA, if so, its details?

Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari: The policy of privatisation is under review of the present Government. No decision has so far been taken on privatisation of WAPDA units. Experts have, however, recommended privatisation of thermal power units of WAPDA in order to stimulate expansion and to meet the rapidly growing demand in the power sector.

جناب چیئرمین- پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد- دراصل میں وزیر صاحب کے سامنے ایک مشورہ چاہتا ہوں اس کے جواب میں کہ پرائیویٹائیزیشن کا مسئلہ ایسا ہے کہ جس نے فی الحقیقت ملک میں بھی اور ملک سے باہر بھی خاصا confusion پیدا کیا ہے۔ اور پرائیویٹائیزیشن کی بنیاد کی حد تک پیپلز پارٹی کے منشور میں بھی تھا، آئی جے آئی کے منشور میں بھی تھا اور آپ کی حکومت نے بھی آنے کے بعد پرائیویٹائیزیشن کے بارے میں یہ کہا ہے کہ ہم جاری رکھیں گے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ موقع اچھا ہے کہ آپ اس پر پالیسی سٹیٹمنٹ لائیں جس میں clearly وہ خطوط واضح ہو جائیں تاکہ جو confusion پیدا ہوا ہے وہ دور ہو سکے۔ اس سے ملک کی معیشت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ انویسٹرز، سٹاک ایکسچینجز یہ سب اس سے پریشان ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جو بات آپنے یہاں کہی ہے کہ the policy of privatisation is under review of the present government اس معاملے کو زیادہ delay نہ کریں۔ جو کہیں violation ہوا ہے، transparency نہیں ہے، کرپشن ہے تو ضرور پکڑیئے۔ لیکن پالیسی لے آئیے تاکہ ملک کو نقصان نہ ہو۔

Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari: Sir, I am willing to make a statement right now on this. I think, there is no need for any confusion. Our Government has already made it very clear that the policy of privatisation generally

will be continued and I would like to add here that it was my party's manifesto in 1988 that introduced the word ' privatisation' in the political jargon of Pakistan. We have been pursuing that policy in the period 1988 to 1990. We prepared all the ground, we brought foreign consultants and we prepared strategy for that.

Now the privatisation that took place in the previous regime was a totally different thing. This privatisation was not just privatisation. It was disivestment to certain people, many of them who were friends and cronies and there was very little transparency in that. There was a lot of odium attached to that privatisation and that was what we were talking agianst all along even when we were in the opposition. As far as privatisation of WAPDA units are concerned that is what we said is under review and the reason is that the previous government also never took a final decision that they were going to privatise those units. They had set up procedure and a machinery for looking into it. This involved certain international orgnisations and consultants that were advising the previous government on privatisation of WAPDA. The main features of that were that WAPDA was to be broken up into different corporate entities. For instance, if there was thermal power station at Guddu or at Kot Addu or at Jamshoro, these would form separate corporate entities. Similarly, Area Electricity Boards would form separate corporate entities. So, that is what they had suggested and this privatisation that they have suggested was to take place in a phased manner staggered over a long period. Now, it was still under consideration by the previous government. Their coanbinet meeting on privatisation had had a look at it. They had found some difficulties in that and they had wanted certain modifications. Now, a final decision has not been taken and a final decision on how to privatise WAPDA still has not been taken but the main thrust of our policy is

that we would like foreign private investment to come into thermal power generation and small hydle generation where the gestation of this project is not very large and where it is feasible and practicable for foreign private sector companies to come in and where there is a lot of attraction for them and we would like WAPDA to concentrate on large hydle projets in the public sector. This way we would get an additionality but what was happening and envisaged in the previous government was that the additionality portion was ignored and was put into the background because if WAPDA's existing thermal stations were put out for disinvestment and sale most of the foreign private investors would prefer to come and only take up those. Now, there are two types of investors, Sir. One are investors per say who may not have any expertise in running power stations etc., who are not in the business of manufacturing and selling or who do not have conglomerates that are doing this kind of work. So, those foreign investors who have surplus funds they would like to come and buy the existing units. Now, we would like to encourage that, but we would also like to stipulate that alongwith that they also give us plans for additionality, for adding more power to the system. Similarly, there is another group of investors who are connected to machinery manufacturers etc., and we would also like to tap that source and we would like to induct them into additionality, into adding new units. So, we are trying to review the whole set of recommendations in such a way that we encourage both sides and both parties.

The other aspect is that most of WAPDA's losses are on the distribution side and there is enormous theft that goes on and it is that area that needs to be privatized. Now, that again has a number of complications. For instance, it is the desire of government, at least our government, that we extend rural electrification

as fast as possible. And we would like in the contracts, in case we award certain areas to the privatized sector; we would like that the interest of the government and of the public be kept in view and we have in-built into the privatization this aspect also. So, the policy is clear, I have made the statement right here on the floor, but we would certainly be elaborating on this. But , these are the general broad stands of the policy that I have indicated. As far as the investors, generally, are concerned, I think there is no confusion. I think, some people have tried to spread confusion that with the departure of Mian Nawaz Sharif from Prime Ministership there will now be a reversal of the policies. There is no such thing . We would certainly like free market-oriented policies to be pursued. We would like de-regulation to go further . We would like de-controls to go further and we would like the private sector to come in a big way. But we would certainly like greater transparency and lesser kickbacks and corruption. Thank your, Sir.

Mr. Sartaj Aziz: Supplementary, Sir. First of all,I would like to know whether ten units which have been sold but not yet transferred, what is going to be the policy on those , whether that process of projects in the pipeline of privatization will continue?

Secondly, Mr.Chairman, I would also suggest , under Rule 58, that you allocate half-an hour after three days to this subject so that these allegations of lack of trasparency and all that are analysed. Let them bring all the evidence on each unit so that everything will be clear. I wiil give you a notice today, I hope, the Minister would be ready to have a discussion-half-an-hour discussion on this subject.

Mr. Chairman: Right. So , the question regarding the ten units,

which have been sold, but not transferred------

Sardar Farooq Ahmed Khan Leghari: Sir, that pertains to a different question altogether from what we are discussing. This is WAPDA's privatization plan that we are discussing and that is a separate matter but, in any case, I would like to say that even those ten units we are going to first have a look, we are going to see because if there has been no transparency, if it has been done in such a way that there is odium attached to that, we would like to have a look and I assure the former Finance Minister that this review would take very little time, we would not like to keep people or parties in suspense, we would like to do this very quickly and then if there is no problem we will go ahead with it.

Mr. Chairman: Thank your. Next question No. 54. Mian Alam Ali Laleka Sahib.

54. *Mian Alam Ali Laleka (on his behalf) : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that persons in BPS-17 who were drawing more pay than those in BPS-15 and 16, are now drawing less pay after fixation under scales revised in 1991, if so, the steps taken by the Government in this regard?

Sardar Farooq -Ahmed Khan Leghari: No such cases have been brought to the notice of Finance Division.

Dr. Muhammad Rehan: Supplementary, Sir. I would just like to ask the honourable Minister that I know a few cases, he has replied that no such cases have been brought to the notice of the Finance Division, I know of a few eases and I would just like that whether if I do that, bring it to his kind notice will they receive as sympathetic consideration?

جناب چیئرمین۔ کچھ اندازہ ہے جی۔ اندازہ تو اندازہ ہی ہو گا۔ جی جناب۔

Maj. Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: No. Sir. We are trying to take the measures. The first problem that we have is with the census and their registration. So, that is what we are trying to do. The other factor depends on international situation, because there is war going on, they are reluctant to go there. But where possible, we are trying to send them back and that is why formalising the rations and things, because they say that if they have no food grains across the border, they cannot possibly go there. So, when we provide the food grain, that should attract them. We are going to start the repair of this road from Chaman to Kushka. Now, we are going to ask Afghan's Contractor, they will employ Afghan labour, so the people who are on that border those people go back to work.

Mr. Khalil-ur-Rehman:- Sir, the steps taken by the Government to prevent Child's abuse and exploitation of restitudes, Sir, human rights Committee of the Senate ....

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جواب دے رہا ہوں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Actually, the written reply has not been received because it is a joint question but we have asked the Labour. Now. the western coutries are also insisting that we should do away with child labour but on the other hand you have to look at the economic realities of training here. At one point of time when they were starting their industrialization, they also allowed child labour because it suited them. Today, it does not suit them, that we should be producing things and the other argument is that it is a training, it is a workshop because these children, since they do not

have the education , otherwise, what is happening today. All our graduates are unemployed. Now at least those people who are trained on some crafts, they can go and work and they can be useful earners. But the biggest problem is our economic situation because the families can not possibly because of inflation, unemployment and other factors which are social and economic, stop these children to do work. It is the necessity for the families.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, we have taken this thing on the agenda in Human Rights Committee of the Senate and we have really thrashed it out. We have come out with the recommendations and we have sent all these recommendations to each and every Department to the Secretaries concerned, to the Minister concerned. So, my question is, there is no *modus operandi* at the moment. We have said and we have asked the Secretaries to come on with it and in the next meeting, come and give the report as to what they have done? My request to the honourable Minister is that, I hope that all these Ministers will tell their Secretaries that when this report comes, they should comply upon it and also give a progress report. Thank you Sir.

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر ۱۰۳، جناب محمد ابراہیم خان۔

103. *Mr. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the number of permits issued by the Government for exporting the food grains to Afghanistan during the period of present Government, and

(b) the names of the persons/parties, to whom the permits were issued indicating also the name of item, quantity allowed to be exported with other relevant details?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) Total number of permits issued for transportation of food grains to Afghanistan is 3099 (Three thousand and ninty-nine) upto 31-10-1994.

(b) As at Annexures "A" to "E".

Annex "A"

DETAILS OF FOOD ITEMS

S. No.	Title		Flour	Sugar	Rice	Ghee	Gur	Date of Issue	Permit No.	Total	
1.	German Afghanistan Foundation, Peshawar.	(a)	990 MT	300 MT	—	—	—	1-1-94	026 to 058 &	43	55
		(b)	—	—	—	—	—	29-6-94	059 to 068.		
		(c)	56 MT	—	40 MT	—	—	3-10-94	5346 to 5357	12	
2.	Welfare & Relief Committee, Peshawar.	(a)	990 MT	90 MT	—	10 MT	60 MT	1-1-94	069 to 071 & 072 to 073	5	168
		(b)	1500 MT	—	500 MT	100 MT	300 MT	13-7-94	2931 to 2980 &	100	
		(c)	—	1500 MT	—	—	—	12-10-94	3319 to 3343 3044 to 3053 & 3104 to 3118 2981 to 3043	63	
3.	International Rescue Committee, Peshawar.			—	—		—	5-7-94	—	—	
4.	Islamic Relief Agency, Peshawar.		—	—	—	—	—	10-5-94	—	—	
5.	DACCAR, Peshawar.	(a)	—	—	—	—	—	10-7-94	—	—	
		(b)		—	—	—	—	16-10-94			
6.	Muslim World-League, Peshawar.		1500 MT	—	1000 MT	—	300 MT	7-9-94	4401-4450 & 4451-4500 & 4776 to 4790	115	
7.	MADERA, Peshawar.		—	—	—		—	5-7-94	—	—	
8.	Human Concern International, Peshawar.		21 MT	2.5 MT	5.5 MT	2.5 MT	—	18-10-94	5701 to 5707	7	
9.	Shelter Now International, Peshawar.		—	—	—	—	—	18-10-94		—	
	Total		5057 MT	1892.5 MT	1545.5 MT	112.5 MT	660 MT			345	

Annex "B"

TRANSPORTERS

Title	Flour	Sugar	Rice	Ghee	Gur	Date of Issue	Permit No.	Total
M/s. Jan Ahmad Zai Transporter.	500 MT.	96 MT.	100 MT.	10 MT.	150 MT.	14-5-94	1479-1495, 1501-1504, 1496-1500, 15[illegible] & 1515 to 152[illegible]	35
Pak Ali Khugiani Transporters.	500 MT.	96 MT.	100MT	10 MT.	150 MT.	15-5-94	1434-1450, 1456-1459, 1451-1455, 14[illegible]8 & 1470 to 1477	35
Afghan Ahmad Zai Transporters.	500 MT.	96 MT.	100 MT.	10 MT.	150 MT.	15-5-94	1376-1392, 1398-1401, 1393-1397, 1420 & 140[illegible] to 141[illegible]	35
Durrani Transporters.	1000 MT	--	1000 MT			21-7-94	3515-3548 & 3549 to 3598	84
Total	2500 MT	288 MT.	1300 MT.	30 MT.	450 MT.			189

Annex "C"

AFGHAN GOVERNMENT NOMINEES

Title		Flour	Sugar	Rice	Ghee	Gur	Date of Issue	Permit No.	Total	
Allahyar & Company.		990 MT.	—	—		—	6-2-94	1001 to 1033	33	
Haji Muhammad Umar.	(a)	970 MT.	—	—		—	6-2-94	1034 to 1066	33	
	(b)	970 MT.	—	—		—	18-8-94	4159 to 4191	33	167
	(c)	970 MT.	—	—	—	—	1-9-94	4345 to 4377	33	
	(d)	970 MT.	—	—		—	5-10-94	5465 to 5497	33	
	(e)	270 MT.	—	—		—	17-10-94	5648 to 5680	33	
	[illegible]	[illegible]29 MT.	—	—		—	31-10-94	5978 to 6012	35	
Haji Mangal Hussain.	(a)	990 MT.	—	—	—	—	10-2-94	1068 to 1069 &	33	
	(b)	—		250 MT.	500 MT.	—	3-4-94	1071 to 1101		
								882 to 944	63	
	Total:	7859 MT.	—	250 MT.	500 MT.	—			329	

Annex "D"

OTHERS

Title		Flour	Sugar	Rice	Ghee	Gur	Date of Issue	Permit No.	Total
Eng. Qutab-ud-Din Hilal.		—	—	—	—	—	9-6-94	2213 to 2238	26
Haji Abdul Qadeer, Governor Jalalabad	(a)	990 MT.	—	—	200 MT	—	30-8-94	4271 – 4323,	55
	(b)						26-7-94	3665, 3715, 3719, 3720, 3722, [illegible] 3790 to 3794	[illegible]
Nazar Mohammad. Saudi Consulate, Jalalabad.							30-5-94	1984 to 2000	17
							24-8-94	4217 to 4218 & 4219	3
Hammatzade Tajik Leader, Commandar Said Mohammad Baseer		1500 MT	144 MT 100 MT	600 MT	200 MT		3-10-94 19-10-94	5708, 5757, 5758, 5787, 5788, 5791 & 5792 to 5811	104
Total		2490 MT	244 MT	600 MT	400 MT				335

Annexure 'E'.

DETAILS OF FOOD ITEMS/U.N SYSTEM & ICRC.

TILE.	WHEAT.	WHEAT FLOUR.	RICE.	SUGAR.	TEA.	GHEE.	Permit No.	Total.
W.F.P.	33276.843 MT	29834.645 MT	2584.80MT	117.30 MT	NIL	101.58 MT.	703-803,828-849	123.
							956-1027.	72.
							1050-1090.	41.
							1232-1237.	6
							1282-1291.	10
							1568-1701.	134
							1702-1704, 1706-1736.	34
							2152-2211.	59
							2341-2357.	17
							2406-2460.	55
							2506-2512,2519-2541.	27
							2562-201.	40
							2778-2787.	10
							2818,2921-2930.	11
							3363-3370.	8
							3371-3498.	128
							3630-3664.	35
							3836-3937.	102
							3829-3833.	5
							4007-4021 & 4023.	16
							4238-4240.	3
							4230-4237.	8
							4241-4248.	8
							4388-4396.	9
							4823-4834.	15
							4858.	1
							4864-4869.	6
							4885-4896.	10

							4946-4987.	42
							4988-5050.	63
							5051-5100	[illegible]
							5188-5224.	37
							5431-5446, 5448-5459 & 5463.	29
							5537-5554.	18
							5601-5613.	13
							P.....2/-	1245
W.F.P.							5526-5531.	6
							5558-5589.	32
							5532-5536.	5
							5688-5694.	7
							5859-5860.	2
							5856-5858,) 5874-5891.)	21
							5861-5873 & 5892-5913.	35
							6198-6202.	5
							6134 & 6138-6146 & 6178-6197.	30
							6028-6039	12
							6105-6133 & 6135-6137 & 6147-6177.	63
							6204 & 6230-6276.	48
							6205-6229, 6277.	26
I.C.R.C.	Nil.	56009 Bags.	47865 Bags.	23388 Bags.	Nil	46276 Units.	1751, 1753-1759, 1764, 1777-1796 & 1860.	30
							2461-2489.	29
							2602-2675.	74
							2789-2817.	29
							3808-3827.	20
							3942-3993	52
							5817-5836.	20

TILE.	WHEAT.	WHEAT FLOUR.	RICE	SUGAR.	TEA.	GHEE.	PERMIT NO.	TOTAL.
U.N.O.C.E.A.	Nil.	Nil	Nil.	Nil.	140 MT	Nil.	---	
U.N.B.P.	Nil.	Nil	Nil	1.5 MT	448 MT	Nil.	3499-3500	2
								616
							Grand Total:-	3,099

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔ محمد ابراہیم خان' یہ سوال بھی Food grams کے متعلق ہی ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ میں ایک نکتہ کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزارت نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔ Annexures B, C and D میں جو نام دیئے ہوئے ہیں ' ان کے بارے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ممکن ہے کہ یہ بازار میں کروڑ روپوں میں یہ پرمٹ بیچتے ہوں۔ ان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو traceable نہیں ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو ہمارے ملک کے شہری بھی نہیں ہیں ۔ ان میں کچھ ایسے ہیں جو transporters ہیں ۔

جناب والا! صفحہ ۱۶ پر دیکھیئے تو یہاں بین الاقوامی ادارے U.N.O.C.H.A اور U.N.D.P کے نام درج ہیں۔ ان کے بارے میں کالم 'Wheat' میں Nil ' کالم Wheat floor میں 'Nil' کالم Rice میں Nil ' درج ہے ۔ Sugar کے کالم میں U.N.D.P کے بارے میں 1.5MT لکھا ہوا ہے۔ اس سے یہ بات اخذ کی جاتی ہے کہ یہ جو مستند بین الاقوامی فلاحی ادارے ہیں ' ان کو تو کوئی پرمٹ نہیں دیا کہ وہ ان غریب ' نادار اور مفلس لوگوں کو ' جن کے پاس غلہ نہیں ہے ' کو غلہ پہنچائیں تاکہ وہ بھوکے نہ مریں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو یہ بین الاقوامی ادارے ہیں' ان کو غلہ پہنچانے کے لئے پرمٹ دیئے جائیں تاکہ یہ غلہ وہاں پہنچائیں ۔کیونکہ ان کی agencies بھی وہاں موجود ہیں۔لیکن ہوتا یہ ہے کہ ان کے برعکس پرائیوٹ اداروں کو یہ پرمٹ دیئے جاتے ہیں جو اس کاغذ کے پرزہ کو دو دو' پانچ پانچ لاکھ میں فروخت کر دیتے ہیں۔ یہ ایسے کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ وزیر صاحب۔

ملک عبدالقیوم خان۔ ان کو باقاعدہ اجازت ہے۔ یہ جو بین الاقوامی ادارے ہیں اور ان کو باقاعدہ پرمٹ دیئے گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ پچھلی حکومت نے پرمٹ دینے کا ایک سسٹم بنا رکھا تھا کہ کوئی پرمٹ بھی متعلقہ صوبائی حکومتوں اور ایک حساس ادارے کی منظوری کے بغیر جاری نہیں کیا جائے گا تو اس کے بارے میں وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس طریقہ کار میں کیا خرابی تھی؟ یہ سسٹم جو انہوں نے ایجاد کیا ہے ' یہ اپنے لوگوں کو نوازنے کے لئے کیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلے سسٹم میں برائی کیا تھی کہ اسے تبدیل کیا گیا ہے ؟

ملک عبدالقیوم خان۔ جناب والا ۔ پچھلی حکومت نے جیسے پہلے کہا گیا ہے کہ انہوں نے گیارہ مہینوں میں ایک لاکھ تیرہ ہزار آٹے اور چاول کے پرمٹ جاری کئے اور اس حکومت نے ابھی تک صرف اٹھارہ ہزار پرمٹ issue کئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ وہ صرف طریقہ کار تبدیل کرنے کی وجہ پوچھ رہے ہیں کہ اس سسٹم میں کیاخرابی تھی کہ اسے تبدیل کر دیا گیا ہے اور اس میں کیا بہتری ہے ؟

ملک عبدالقیوم خان۔اس طریقہ کار میں یہ تھا کہ اس میں پرمٹ زیادہ بکتے تھے تاہم میں عرض کر دوں کہ پرمٹ خواہ ہم issue کریں یا وہ یہ بکتے ہیں ۔ ایسی بات نہیں ہے کہ بکتے نہیں ہیں یہ ضرور بکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔اچھے پیسے بن جاتے ہیں۔

ملک عبدالقیوم خان۔ اصل یہی ہے کہ ٹرانسپورٹر کے ذریعے وہاں لے جانا پڑتا ہے۔ خواہ وہ افغانستان میں ہوں خواہ وہ پاکستان میں ہوں۔ جس کے بھی نام ایک دفعہ پرمٹ ہو۔وہ بکتا ہے لیکن کوشش یہ کی گئی ہے کہ ہم کم سے کم دیں تاکہ ہمارے اوپر بوجھ نہ پڑے۔

جناب چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ صفحہ ۱۲ پر سعودی کونسلیٹ جلال آباد کو کیا ضرورت تھی۔ اور فگرز کیا ہیں؟ پہلی بات یہ ہے ان کے تین پرمٹ ہیں۔ ان کے فگرز ذرا بتا دیں۔ کتنا آٹا کتنا گڑ کتنا گھی اور پھر سعودی کونسلیٹ کو کیا ضرورت تھی؟ یہ ذرا بتائیں۔

ملک عبدالقیوم خان۔ اس وقت تفصیل میرے پاس نہیں ہے ۔ میں آپ کو بتا دوں گا ۔ یہ تھوڑی سی quantity ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے ابھی ہمارے مالاکنڈ میں جو مسئلہ ہے ۔ اور وزیر داخلہ صاحب بھی فرماتے ہیں کہ وہاں جلال آباد سے وہاں کوئی مذہبی لوگ داخل ہو رہے ہیں۔ کیا یہی لوگ آپ خود نہیں پال رہے ہیں۔

ملک عبدالقیوم خان۔ نہیں اتنا زیادہ تو نہیں۔ میں نے تو یہی عرض کیا کہ اتنا کم ہے کہ وہ کسی کے لیے اتنا استعمال ہی نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں ہو لیکن اگر

کونسیٹ والے تھوڑی سی quantity کے لیے کہیں۔ تو ان کو دینا پڑے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا quantity بتائی جائے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس نہیں ہے۔ میں دے سکتا ہوں۔ ویسے عبدالقیوم صاحب آپ کو یہ details رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ یہی تو چیزیں ہوتی ہیں جو ممبرز مانگتے ہیں۔

ملک عبدالقیوم خان۔ اس میں کافی ہیں لیکن ہو سکتا ہے وہ سارا دیکھنا پڑے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ ضروری ہے۔ یہ رکھنی چاہئیں۔ جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین صاحب! اگر آپ نے یہ لسٹ دیکھ لی ہو۔ تو جیسی میری پچھلی گزارش تھی۔ اب وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ ٹرانسپورٹرز کو یہ ایشو کر رہے ہیں۔ اور اس میں سے ۷۰ فیصد ٹرانسپورٹر کے ذریعے گندم، چینی، گھی وغیرہ افغانستان گئی ہے۔ اور ۳۰ فیصد کے لگ بھگ این جی اوز اور جس میں سعودی کونسلٹ وغیرہ آتے ہیں۔ تو ان ٹرانسپورٹر کو پرمٹ ایشو کرنے کا criterion کیا ہے اور اگر یہ نہیں یہ open نیلام لگی ہوئی ہے تو ہم بھی دو چار ٹرانسپورٹر ان کو recommend کریں گے۔ کیا آپ ان کو بھی افغانستان گندم وغیرہ لے جانے کے لیے پرمٹ دیں گے؟

جناب چیئرمین۔ کیوں جی ان کے ٹرانسپورٹر کو بھی دیں گے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ باقاعدہ پچھلے ریکارڈ کو دیکھا گیا ہے کہ سابقہ ریکارڈ میں ۹۲ء میں وہاں پر کام کر چکے تھے ان لوگوں کو زیادہ تر دیا گیا ہے۔ اور وہ بھی بہت ہی کم quantity ہے اور اس میں وہی لوگ پاکستان سے لے جانے میں بھی اور وہاں بھی انہوں پہلے سے کام کیا ہوا تھا۔

جناب چیئرمین۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آخر ٹرک میں رکھ کر لے جانا ہے تو پہلے سے کام کا کیا ہوتا ہے؟

ملک عبدالقیوم خان۔ اس میں باقاعدہ یہ دیکھا ہے کہ ان کا سابقہ ریکارڈ کیا ہے۔ نئے کو تو ہم نے نہیں دیا۔

جناب چیئرمین۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں --

سید محمد فضل آغا۔ اس میں کوئی qualification نہیں ہے۔ جس ڈرائیور کو گاڑی چلانی آتی ہو۔سو بوری آپ نے ڈال دی ہے۔ سو بوری آپ جلال آباد میں اس سے لے لیں۔ اس میں کیا qualification ہے۔ اور یہ جو من پسند کی بات ہے۔ میری گزارش ہے کہ یا تو یہ practice بند کی جائے۔ یا پھر ہمیں بھی اجازت دیں کہ ہم بھی اپنے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچا سکیں۔ کچھ دو چار ٹرانسپورٹر ہم بھی recommend کریں۔اس طرح تو نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی ان کے ٹرانسپورٹروں کو آپ دیں گے؟

ملک عبدالقیوم خان۔ ان کو دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ کیا دیکھیں گے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ اس کا criterian دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین۔ کیا criterian دیکھیں گے۔ وہ تو آپ کہہ رہے ہیں کہ کوئی criterian نہیں ہے۔ گاڑی چلانی اس کو آتی ہو۔

ملک عبدالقیوم خان۔ اس کا سابقہ ریکارڈ کیسا رہ چکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگر سزا یافتہ نہ ہو۔ وہ ٹرک چلا سکتا ہو۔ تو آپ دے دیں گے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ اگر پہلا ریکارڈ صحیح ہے۔ تو ہم ان کو دے دیں گے۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ قانونی طور پر آپ لوگوں کو راتوں رات ان پرمٹوں کے ذریعے لاکھ پتی اور کروڑ پتی بنا رہے ہیں۔ ایک طرف سے یہ ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف سے عوام کو جو ان کی اشیائے خوردنی کی ضروری چیزیں ہیں۔ ان کا ہمیشہ ملک کے اندر کمی ہو جاتا ہے۔ کیا آپ اس پالیسی کو revise نہیں کریں گے۔ کیا آپ ملک کو اس نقصان سے نہیں بچائیں گے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ جناب والا! اس سلسلے میں باقاعدہ meetings ہوئی تھیں۔ جس میں منسٹری آف کامرس، منسٹری آف انٹیریر، گورنر سرحد اور سیکریٹری وغیرہ اس میں موجود

تھے۔ اور اس کو review کیا جا رہا ہے۔ لیکن افغانستان کے ساتھ ہماری کافی بڑی boundary line ہے۔ اور اگر وہاں پر بہت زیادہ مہنگا ہو جائے۔ تو دوسری صورت میں مہاجرین کے بجائے جو پاوندہ ہیں وہ پھر پہنچ جاتے ہیں۔ تو اس وجہ سے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ بالکل اتنا سخت restriction بھی نہ رکھیں کہ لوگ بظاہر -----

جناب چیئرمین۔ نہیں اعتراض اس پہ نہیں ہو رہا ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ ---- بہرحال پوائنٹ تو آپ سمجھ ہی گئے ہیں ---- جی ایک قبائلی علاقے کے ممبر ہیں۔ جی عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب جو ادھر دونوں طرف جھگڑا ہو رہا ہے۔ ہم قبائلیوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ ہماری گاڑیاں بے کار ہیں اور لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ پہلے تو یہ پرمٹ ہمیں ہمارے پولیٹیکل ایجنٹ کے ذریعے ملتے تھے۔ ہمارے قبائلیوں کا روزگار ہوتا تھا۔ اب یہ ہمیں کچھ نہیں ملتا۔ اور ہمارے لوگ بے روزگار ہوگئے۔ ہمارے لئے بھی کچھ حصہ رکھا جائے۔ اگر یہ دونوں جھگڑا کرتے ہیں۔ تو ہمیں بھی کچھ دیا جائے؟

ملک عبدالقیوم خان ۔ جناب قبائلی علاقے کا ہر ایجنسی کا ابھی بھی کوٹہ مقرر ہے۔ اور پولیٹیکل ایجنٹ باقاعدہ اس کا پرمٹ دیتے ہیں۔ جتنا بھی وہاں پر ضرورت ہوتی ہے وہ دے رہے ہیں۔ اس کے اوپر تو کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہاں پہ قبائلی علاقے کا نام نہیں ہے اس لسٹ میں؟

ملک عبدالقیوم خان ۔ لیکن وہ تو پولیٹیکل ایجنٹ دیتے ہیں۔ یعنی پولیٹیکل ایجنٹ قبائلی علاقے کا یہ مطلب نہیں کہ ٹرانسپورٹ وہاں پر دیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب میرا سوال ہے کہ یہ صفحہ نمبر 10 پر details of food items دیئے گئے ہیں اور یہ کمپنیوں کے نام اور titles ہیں۔ یہ ۹ ہیں۔ ہم نے ان میں سے کسی ایک کا بھی پشاور میں دفتر نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی اس کی existance ہے۔ اس کی تشکیل میں کون لوگ شامل ہیں۔ یہی کمیٹیز جو ہیں اس میں جو یعنی Welfare and Relief Committee Peshawar کا دفتر تو پشاور میں ظاہر کیا جارہا ہے لیکن پشاور میں تو نہیں ہے۔

یہ کون لوگ ہیں اور ان جیالوں کے نام تو بتاؤ ناں کون ہیں؟

ملک عبدالقیوم خان - اس میں باقاعدہ رجسٹرڈ N.G.O's ہیں - اور کئی سال سے یہ وہاں پر کام کررہی ہیں۔ افغانستان کے اندر کام کیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین- اس کا نام ہے آپ کے پاس اور کون لوگ ہیں؟

ملک عبدالقیوم خان - یہاں پر ... سے پاس نام نہیں ہیں۔

جناب شہزاد گل -جناب دفتر تو پشاور میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

ملک عبدالقیوم خان- اس کے جو افراد جو ہیں ان کے نام میرے پاس نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین- آپ کی منسٹری کا کوئی آدمی یہاں موجود ہے؟

ملک عبدالقیوم خان -ہاں موجود ہے۔

جناب چیئرمین- کہاں پر ہوتا ہے؟

ملک عبدالقیوم خان - میرا خیال ہے ادھر ہی ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین- نہیں - آپ کی منسٹری کا کوئی سینئر آدمی ادھر موجود ہونا چاہئے۔

ملک عبدالقیوم خان -بہرحال ہم نے بھیجا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین -براہ مہربانی اس کو آئندہ یقینی بنائیں کہ سینئر آدمی، کوئی مناسب سینئر آدمی یہاں موجود ہو تاکہ یہ چیزیں نوٹ کریں اور آپ کو بتائیں کہ بن یہ یہ اطلاعات ہیں - اس طرح کام نہیں چلے گا۔

جناب شہزاد گل -جناب والا! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جو گندم کی مقدار گئی ہے وہ میں نے جمع کی تو ایک لاکھ سینتیس ہزار، ستائیس میٹرک ٹن گندم افغانستان گئی ہے۔ یہ پاکستان کی پیدا کردہ، یعنی یہاں کی پیدا کردہ گندم گئی ہے یا باہر سے انہوں نے امپورٹ کی ہے اور وہاں پر بھیجی ہے، اگر پاکستان کی گئی ہے تو پھر اندروں ملک غلے کی قلت کا ان کے پاس کیا انتظامات ہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب ۔

ملک عبدالقیوم خان۔ ہماری لوکل پیداوار سے صرف اٹھارہ ہزار ٹن گئی ہے اور باقی جو ہے donated ہے باقی جو U.N agencies ہیں انہوں نے تو خود امپورٹ کی ہے۔

Mr. Chairman: That brings us to the end of the Question Hour. All the other questions answers are taken as read.

جناب محمد ابراہیم خان ۔ ایک سوال کی اجازت دے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی بس جی وقت ختم ہوگیا ہے لیکن ایک سوال کریں -----

جناب محمد ابراہیم خان ۔جناب' میں یہ وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کو پاکستان میں آٹے کی بوری کا نرخ اور افغانستان میں آٹے کی بوری کا نرخ معلوم ہے ۔ میرے خیال میں پانچ سو روپے پاکستان میں جو آٹے کی بوری ہے وہ افغانستان میں ایک ہزار روپے میں ----

جناب چیئرمین۔وہ کہتے ہیں پندرہ سو روپے ہے ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ پندرہ سو۔ تو اب یہ جو لاکھوں ٹن کے پرمٹ جو گمنام فرموں کو' untraceable لوگوں کو' جن کا ڈومیسائل بھی معلوم نہیں ہے۔ کیا ان لوگوں کو انہوں نے موقع نہیں دیا کہ وہ ارب پتی اور کروڑ پتی بن جائیں ؟

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

ملک عبدالقیوم خان، میں عرض کروں گا کہ جناب ہم کم از کم پرمٹ دیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی ' پرمٹ کم نہ دیں' وہ طریقہ کار کی بات کر رہے ہیں کہ یہ تو پیسے بنانے کا ذریعہ ہے اس کو کوئی institutionalize کریں۔ بے شک وہاں بھیجیں لیکن طریقے سے بھیجیں۔ یہاں جو آدمی ۱۰۰ روپے یہاں خرچ کرتا ہے وہ ۳۰۰ کما لیتا ہے۔

ملک عبدالقیوم خان، اس میں demand and supply کا factor ہے۔اس میں اگر پورا غلہ ہم وہاں پر دیں پھر تو پونے دو کروڑ کی آبادی افغانستان کی ہے اور پھر تو ہمیں سالانہ

لاکھوں ٹن غلہ دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین - ۲۷۵ ہزار ٹن that is the requirement? That is the requirement

Maj Gen. (Retd.). Naseerullah Khan Babar: That was total 25 lac. Then there is donation by the World Food Programme by the international agencies. The back log to us is purely to 275 ....

جناب چیئرمین - جی that is the requirement تو جو اعتراضات ہو رہے ہیں، وہ یہ نہیں ہو رہے ہیں، وہ یہ نہیں ہو رہے ہیں کہ نہ بھیجیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جی یہ پیسے بنانے کا ذریعہ ہے اس کو ٹھیک کریں۔ جس کو مرضی ہے دے دیا، جس کو مرضی ہے نہ دیا، فضل آغا صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرے آدمیوں کو بھی دے دیں۔ جی جناب، پوائنٹ آف آرڈر چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب چیئرمین! میں صرف حجت پوری کرنے کے لئے گزارش کر رہا ہوں کیونکہ شرم تو انہیں آتی نہیں۔ جناب والا، چونکہ قومی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے۔ شیخ رشید احمد جو ایم این اے ہیں اور ہرنیا کی تکلیف بھی ہے ان کو، انہیں ایک جھوٹے مقدمے کے سلسلے میں یہاں لایا گیا۔ لیکن کل رات جس وقت ہرنیا کی تکلیف ہو رہی تھی انہیں یہاں سے ۱۲ بجے رات کو اٹھایا گیا اور اس کے بعد انہیں ایک ٹرک میں ڈالا گیا اور انہیں بہاولپور لے جایا گیا۔ جناب والا! اس طرح کے ہتھکنڈے اگر پارلیمنٹ کے اراکین کے ساتھ ہونے شروع ہو جائیں، جس طریقے سے یہ کر رہے ہیں، تو میرا خیال ہے کہ اس ملک کا پھر خدا ہی حافظ ہے۔ تو انہیں ہرنیا کی تکلیف بھی ہے اور اس سلسلے میں کہا گیا تھا کہ ان کا اچھا علاج کروایا جائے، اچھے ڈاکٹر کو یہاں راولپنڈی میں دکھایا جائے۔ ۱۴ دن کی ان کی تاریخ پڑی ہے لیکن اچانک انہیں رات ۱۲ بجے اٹھا کر لے جایا گیا ہے اس سلسلے میں میرا خیال ہے کہ حکومت کو کوئی کسی قسم کی شرم نہیں آ رہی۔

دوسرا جناب والا، میرا یہ پوائنٹ ہے کہ انہوں نے جب مجھے جھوٹے مقدمے میں گرفتار کیا اس کے بعد جسٹس قربان علی صاحب نے میری ضمانت لی، جو انہیں پسند نہ آئی۔ اس کے متعلق انہوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی اور وہاں پر دو ججوں کا ایک ڈویژنل بنچ بنایا گیا۔ ان دو ججوں کے بنچ میں سے ایک جج پھر پسند نہیں آیا اور آج انہوں نے اس جج کو بھی تبدیل کر دیا ہے اور ایک نیا جج لانے کی کوشش کر رہے ہیں،

اسی ڈویژنل بنچ کے اندر تا کہ ان کا اپنا ایک اور آدمی آ جائے اور یہ اپیل کسی طریقے سے reject ہو جائے۔ جناب والا! اس چیز کی مجھے پروا نہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کو شرم آنی چاہیئے۔ شرم اگر نہیں آتی تو ان کو حیا ضرور آنی چاہیئے۔ لیکن دونوں چیزیں نہیں آئیں گی یہ اتنے ڈھیٹ ہو چکے ہیں جناب والا۔ کہ ہم جو مرضی کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں جو مرضی کہتے رہیں انہیں کسی قسم کا کوئی خیال نہیں آتا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو مرضی کرتے رہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو اقتدار سے فارغ کریں گے اور اس کے بعد پھر ان سے پائی پائی کا حساب لیا جائے گا جو انہوں نے اس ملک کے ساتھ سلوک روا رکھا ہوا ہے۔۔۔۔

Mr. Chairman : Yes, Minister Sahib, you want to say something in response of that.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I read this in the newspaper in the morning that Sheikh Rashid Ahmed has been taken back. I did not have time to ascertain the reason.

جناب چیئرمین۔ نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رات کو ۱۲ بجے انہیں ٹرک میں ڈال کر لے۔۔۔۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: But it came out in the press only this morning because till yesterday he was here and the lawyers I think did not go into the Jail to persue the case and they did not go inside the Jail. And that is why I think the next date was set for 18th of December or something. But beside that point, I will check-up and find out the reason and as far as the treatment is concerned that is only a human angle. And I think the government should look into it and provide him the best treatment that is available.

Mr. Chairman : Thank you.

چوہدری شجاعت حسین : جناب چیئرمین! میرے دوسرے پوائنٹ کا صرف جواب دے دیں۔ مجھے اس کی تبدیل کرنے کی فکر نہیں۔ چاہے جتنے مرضی یہ اپنے جج لگا لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں وہاں پہ جاؤں گا اور اگر گرفتار کرنا ہے تو کر لیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن

جواب تو کم از کم آ کر دے دیں وہ بھی یہاں پر ہی بیٹھا ہوا ہو گا۔

+104. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the steps taken by the Government to prevent smuggling of kids to Persian Gulf used in camel race?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: To curb this menace, the following preventive measures have been taken by the Government:-

(a) Passports are not being issued to children below 12 years of age unless their applications for passports have been attested by parents/ guardians.

(b) The antecedents of every applicant for passports are verified through the local police to ensure that passports are not issued to undesirable persons.

(c) The Immigration checkposts have been instructed to be constantly on the look out so as to deter unscrupulouse elements from indulging in this inhuman business.

(d) The matter has also been taken-up with the Ministry of Foreign Affairs to approach the gulf countries at diplomatic level for eliciting cooperation of these countries.

(e) The Government of UAE have banned child jockeys from camel races and according to UAE's new policy, camel jockeys have to meet international standard with weight not less than 45k.g. This has been achieved through intervention of Ministry of Interior.

+ The question hour is over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

105. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state wether it is a fact that applications to fill eleven posts of Assistant Directors (Immigration) were invited by the FPSC in 1992, if so, the steps taken by the Government to hold the test and interview for these posts?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: (a) Yes.

(b) Interviews were not held because requisition was withdrawn due to reasons given as under :-

(i) Adjusted five officers of defunct CCI & E.

(ii) Regularised 4 ad-hoc officers working already in the department recruited through Placement Bureau.

(iii) Service of one more officer placed by the Establishment Division.

(iv) One post was deleted due to economy cut.

Total No. 11.

106. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government to prevent loss of life and property due to incidents of air crash over residential areas in the country; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to undertake flights of jets and passenger planes over non-residential areas?

Mr. Aftab Shaban Mirani: (a) Standard Aviation practices being followed have an inherent element of safety specifically built in, for the aircraft

as well as for the civil population on ground, whereby following is ensured

(1) Aircraft to always avoid flying over populated and built up areas wherever possible.

(2) Training flying is always undertaken in designated un-populated and safe areas.

(3) Most of the operational flying is undertaken over the sea where the maximum safety is available, wherever applicable.

(4) while taking off and landing from an airfield, aircraft clear the populated areas as soon as possible.

(5) Pilots are also trained to recover the aircraft to a safe place for unforeseen emergency landings avoiding populated area.

(b) No

107. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Railways be pleased to state the steps taken by the Government to attract more goods traffic by the Railway?

Minister for Railways: Railways has a Marketing Department which undertakes marketing intelligence for determining the potential. Contact is made with the customers to divert traffic to rail. Sometimes reduced rates are offered for traffic moving in the down direction. Sometimes a regular provision of wagons is guaranteed. Sometimes transit time is assured according to desire. Marketing efforts are confined to the extent of spare capacity available. In case of traffic moving from port Railway practically has no spare capacity while in the down direction for traffic moving to Karachi various incentives are offered as stated above.

108. Disallowed on re-consideration.

109. Disallowed on re-consideration.

110. * Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Defence be pleased to state the amount of fine paid by PIA in rupees or in foreign exchange on the charge of carrying illegal immigrants having incomplete documents in America, Europe, Africa, Middle East and Far-East from July, 1993 to December, 1993 and from January, 1994 to August, 1994, indicating also the action taken against the concerned staff of PIA and Immigration involved therein?

Mr. Aftab Shaban Mirani: Details of fine imposed on PIA for inadmissible passengers during the periods in question are at Annexure-I African authorities do not impose such fines. For travelling of illegal passengers forged passports/visas are expertly managed by travel agents/racketeers. PIA has already coordinated with Immigration Authorities for action against the racketeers and even ticket stock has also been withdrawn from a few travel agents involved in these rackets.

ANNEXURE-I

INADMISSIBLE CASES PAKISTAN/USA

YEAR	PERIOD	NO.OF CASES	FINE CASES	FINES PAID OR TO BE PAID
1993	JULY-DEC.	[illegible]	[illegible]	USD 66,000
1994	JAN-AUG	31	18	USD 54,000

INADMISSIBLE CASES PAKISTAN/U.K.

YEAR	PERIOD	NO.OF CASES	FINE CASES	FINES PAID OR TO BE PAID
1993	JUL-DEC	34	32	GBP 64,000
1994	JAN-AUG	26	16	GBP 32,000

INADMISSIBLE CASES PAKISTAN/CPH (DENMARK)

YEAR	PERIOD	NO.OF CASES	FINE CASES	FINES PAID OR TO BE PAID
1993	JUL-DEC	09	07	DKK 56,000
1994	JAN-AUG	05	NIL	NIL

INADMISSIBLE CASES PAKISTAN/PAR (FRANCE)

YEAR	PERIOD	NO.OF CASES	FINE CASES	FINES PAID OR TO BE PAID
1993	JUL-DEC	17	07	FRF 70,000
1994	JAN-AUG	04	03	FRF 30,000

111. * Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a PIA flight, alowed by UN. took 240 passengers for visiting holy place in Iraq;

(b) whether it is also a fact that 168 passengers were the revenue passengers having paid 15,000 per passenger; and

(c) whether it is further a fact that remaining 72 passengers travelled free of charges, if so, its reasons with their names?

Mr. Aftab Shaban Mirani: Yes, PIA special flight took 238 passengers to Baghdad. Out of these, 168 were revenue passengers of 1st, Business and Economy Class. In addition, 70 passengers comprised of *dignitaries*, *journalists* and PIA personnels.

Names of guests and officials are at Annexures A, B and C. PIA, customarily invites guests on its inaugural/special flights.

Annexure-"A"

GUESTS

1. Syed Abdullah Shah.
2. Mrs. Abdullah Shah.
3. Mr. Mahmood Haroon.
4. Mr. Zahid Saeed.
5. Makhdoom Amin Fahim.
6. Mr. Wahid Bux Bhutto.
7. Mr. Zulfiqar Mirza.
8. Rai Sikandar.

9. Mr. Arshad Najad.
10. Ms. Najida Rashid.
11. Chohan Sadiq.
12. Mr. Aijaz Mazhar.
13. Mr. Riaz Bashir.
14. Mr. Abdul Fateh Jamali.
15. Mr. Abdullah Hussain Haroon.
16. Mrs. Begum Parveen Haroon.
17. Mrs. Sultana Arjumand.
18. Mr. Pir Mahfooz.
19. Mr. Tariq Nishat.
20. Miss Adra Tariq Ali.
21. Mrs. Fatima Hasan.
22. Mr. Hadi Hasan.
23. Miss Aileena Tariq Ali
24. Syed Mohammad Hasan.
25. Mrs. Abida Begum.
26. Agha Saadat Ali.
27. Ms. Quratul Ain Abid.
28. Mr. Fayyaz Dossa.
29. Mrs. Fayyaz Dossa.
30. General Zaidi.
31. Ms. Zubaida Bibi.

Annexure-"B"

JOURNALISTS

1. Mr. Abdul Majeed Abbasi
2. Mr. Javed Siddique.
3. Mr. Samiullah.
4. Mr. Izhar Bhatti.
5. Mr. Aurangzed.
6. Mr. Ezma Kamal.
7. Mr. Shafiq Quereshi.
8. Mr. Nasim Ahmed.
9. Mr. Akbar Sial.
10. Mr. Sikandar Lodkhi.
11. Mr. Zafar Iqbal.
12. Mr. Hamid Mir.
13. Mr. Javed.

Annexure-"C"

PIA PERSONNEL

1. Syed Saleem Abbas Jillani.
2. Mrs. Aziza Saleem Jillani.
3. AVM Farooq Umer.
4. Mr. Tariq Bajwa.
5. Capt. Zaman.
6. Mr. Agha Rafiq Ahmed.
7. Mr. K..ani.

8. Mr. Ali Zaheer.

9. Mr. Hamid Rizvi.

10. Mr. S. M. Abidi.

11. Mr. Abbas Jafri.

12. Mr. Ghulam Haider.

13. Mr. S. Yousuf.

14. Mr. Ashraf Zaidi.

15. Mr. Zulfiqar.

16. Mr. Sardar Imtiaz.

17. Mr. Ghulam Farooq.

18. Mr. Khalid But.

19. Mr. Khurshid Mirza.

20. Ms. Farhat Jamal.

21. Mr. Sabir Hussain.

22. Mr. Azam Ali.

23. Mr. Sarfraz Hussain.

24. Mr. Akbar Hussain.

25. Mr.Abidi.

26. Dr. Abdul Qadir.

112. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the PIA will start Haj flights from Multan from next Haj Season, if so whether there is any proposal under consideration of the Government to start Haj flights from Hyderababd; and

(b) whether there is any plan to renovate and extend the runway of

Hyderabad airport for Boeing Jet flights if so, when?

Mr. Aftab Shaban Mirani: (a) Yes. Haj Flights for Haj 1995 will commence from Multan. There is no proposal to start Haj flights from Hyderabad.

(b) No.

113. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Defence be pleased to state the steps taken by the government to provide suitable diet to diabetic passengers in PIA flights?

Mr. Aftab Shaban Mirani: PIA provide special meals to passengers who place specific request for such meals at the time of reservation.

114. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Defence be pleased to state the names father's name and designations alongwith qualification/experience, grades and domiciles of the persons who have been employed or re-employed in the PIA since October, 1993?

Mr. Aftab Shaban Mirani: The requisite information is being collected and will be submitted on next rota day.

115. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be please to state whether the FIA has submitted the final challan of kaloodis case an Karachi in Habib Bank fraud case if not, its reasons and the time be which it will be submitted?

Maj. Gen (Retd.) Nasirullah Khan Babar: Interim charge sheet in case FIR No. 198/94 dated 17-6-1994 registered against M/s Kaloodi International (on the complaint of Habib Bank Limited) has already been

submitted in the competent court of jurisdiction on 30-6-1994. On the completion of the investigation of this case, final challan is being submitted shortly.

116. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Incharge of Establishment Division be pleased to state the names of the trainees of Civil Service of Pakistan selected in 1992 and 1993 who have been allowed the change of their groups alongwith their original group, changed group, date of order of change of group and the authority which allowed the change of group alongwith the reasons thereof?

Syed Iqbal Haider: Two officers of the Federal Public Service Commission (FPSC) Examination 1992 were allowed reallocation of Service/ Group.

The requisite information is attached as Annex.A.

Annex. A

OFFICERS/CANDIDATES (BS 17) OF THE FPSC COMPETITIVE EXAMINATION 1992 WHOSE SERVICE GROUPS WERE CHANGED

S. No.	Name	Original Group	Changed Group	Date of Orders	Authority which allowed the change	Reasons
1	Syed Asif Hyder Shah	OMG	DMG	12-7-1994	The Prime Minister	The PM is the competent authority
2	Mr. Farhat Ali Junejo	ITG	PSP	[illegible]	The Prime Minister	do

117. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether Pakistan has entered into agreement with France to purchase 3 Agoste-90b-Submarines, if so then price and the time by which these

would be supplied to Pakistan.

(b) whether it is a fact that Spain and England were also willing to supply such submarines at cheaper rates and those submarines were better equipped and more efficient, indicating also the offer price of each country;

(c) the brief details of the sale offer of France, England and Spain; and

(d) the name of the person who had negotiated the purchase of these submarines with the above countries and whether the chief of the Navel staff taken into confidence?

Mr. Aftab Shaban Mirani: (a) Yes. The basic price of 3 Agosta-90-B submarines is FF 5415 Million (US$ 946.68 Million @ US$1+5.72FF) and these will be supplied within 7-1/2 years.

(b) Spain did not make any offer of submarines. UK offered used Upholder Class of submarines. It is not correct to state that the British submarines were cheaper than that of French as the two offers are incomparable because th British offered second-hand submarines and no meaningful transfer of technology, whereas the French submarines will be built new and include a complete transfer of technology package. British submarines were not better equipped and efficient.

The cost of British submarines offered was equivalent to US$ 128.40 Million.

(c) The details of the offer of France and UK are as follows:-

		UK	France
(i)	Basic Cost (in US $)	1283.40M	946.68 M
(ii)	Number of Submarines	5 (4 used submarines and one to be built in Pakistan)	3 (Two to be built in Pakistan)
(iii)	Delivery	First and second will be delivered in 2 years time whereas third and fourth will be delivered at the end of 3 years. Fifth will be constructed in 6-7 years time	First - 4 years; Second - 6 years; Third - 7-1/2 years
(iv)	Credit	Not assured	42% of the Basic Contract Price.
(v)	Transfer of Technology	Minimal	Complete

(d) The purchase and sale was on Government to Government basis and no individual was involved. A high powered Committee negotiated the purchase of the submarines. The Chief of Naval Staff was constantly informed by the representatives of Naval Headquarters, who were fully involved in all the discussions.

118. Disallowed on re-consideration.

119. ***Dr. Abdul Hayee Balouch:** Will the Minister for Defence be pleased to state the number of employees in B-1 to B-22 working in PIA with grade-wise and province-wise break-up?

Mr. Aftab Shaban Mirani: There are 19379 employees working in PIAC. Grade-wise and Province-wise break-up is annexed.

Annexure-I

PROVINCE-WISE NUMBER OF EMPLOYEES AS ON 1-10-1994

S. No.	Pay Scale BPS	PIA Grade	Punjab	Sindh (U)	Sindh (R)	NWFP	Balochistan	Azad Kashmir	N. Area	Total
1.	22	Chairman MD	2	0	0	0	0	0	0	2
2.	21	Directors DMD's	9	6	[illegible]	2	1	0	0	23
3.	20	X	32	40	4	2	2	1		81
4.	19	IX/VIII	443	396	54	58	6	6	3	965
5.	18	VII	397	420	64	73	28	8	2	991
6.	17	VI	741	604	107	111	26	16	6	1611
7.	16	V	1911	1282	304	263	96	46	24	3926
8.	11-15	IV	2195	1629	490	608	189	94	66	5269
9.	5-10	III	1818	1339	462	698	200	119	66	4701
10.	1-4	VII	343	390	127	127	65	32	15	1099
	TOTAL		7891	6106	1614	1840	615	322	183	18671

Excluding:

708 Cockpit Crew being highly technical and specialized category, its equivalence to National Basic Pay Scales cannot be worked out
11 positions of employees working on stipends

120. *Dr. Abdul Hayee Balouch: Will the Minister for Railways be pleased to state the number of employees in B-1 to B-22 working in Pakistan Railways with grade-wise and province-wise break-up?

Minister for Railways:

NUMBER OF EMPLOYEES ON ROLL GRADE-WISE ON PAKISTAN RAILWAYS ON 7-11-1994

Grade/BPS		*No. of Employees*
01	=	30020
02	=	16066
03	=	10163
04	=	10274
05	=	16273
06	=	7798
07	=	16622
08	=	1912
09	=	2805
10	=	290
11	=	5479
12	=	3267
13	=	40
14	=	1320
15	=	186
16	=	1138
17	=	540

18	=	212
19	=	107
20	=	40
21	=	03
22	=	--
	Total	124555

NUMBER OF RAILWAYS EMPLOYEES -- PROVINCE-WISE

Punjab	=	81398
Sindh	=	29148
N.W.F.P.	=	7040
Balochistan	=	5874
FATA	=	159
Azad Kashmir	=	936
Total	=	124555

121. ***Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to improve the present condition of the trains running between Quetta and Karachi?

Minister for Railways: Presently 3= Up/4 Down Bolan Mail and 45= Up/46=Dawn Sindh Express are operating between Quetta and Karachi. In order to provide better facilities to the travelling public of Quetta, all rakes of Bolan Mail have recently been refurbished

122. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister Incharge of the

Establishment Division be pleased to state whether the government has decided to reduce the tiers of bureaucracy from five to three, if so, its details and reasons?

Syed Iqbal Haider: The question of reduction in tiers in the Ministries/Divisions/Attached Departments as well as FDIs and Autonomous Bodies of the Federal Government is included in the Terms of Reference of the (Hamid Nasir Chatta) Commission being constituted shortly. Further action will be taken in light of the Commission's recommendations and the Cabinet decision thereon.

123. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the governmnet to operate PIA flights on Pasni-Dubai route, if so, its details?

Mr. Aftab Shaban Mirani: There is no plan to commence PIA International Operation on Pasni-Dubai route.

124. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) The qualifications and other experience required for appointment against the post of the D.G.Civil Aviation Authority; and

(b) the name, academic and Technical qualification, experience, place of domicile and period of Contract of the present incumbent?

Mr. Aftab Shaban Mirani: (a) DGCAA is generally appointed from amongst the senior serving/ retired officers of PAF in view of their knowledge and experience of technical matters involved in aviation and management expertise. No specific qualifications are prescribed for this

appointment.

(b) The requisite information is placed at Annexure.

Annexure

BIO-DATA

Name		Air Marshal (Retd.) Syed Masood Hatif
Educational qualification	(i)	High School (Punjab) and Senior Cambridge from PAF Public School Sargodha.1957.
Technical(ii) qualification		B.Sc (Honours)-Karachi University.
		Basic Pilot training Course at PAF Academy.
		Survival Course at PAF Survival School.
		Long Fighter Transition Course (Jet)
		Basic Fighter Weapon's Course (Jet)
		Survival Course at PAF Survival School.
		Flying Instructors Course at PAF Flying Instructors School.
		Physiologial Indoctrination Course at PAF Aero Medical Institute.
		Fighter Leaders Course at PAF Fighter Leaders School.
		Qualified Staff Studies with PAF Staff College
		Advance Staff Planning and Management Course at PAF Staff College.
		(a) Air War Course (USA)
		(b) Base Commanders Management Course

(USA). Air University, Maxwell AFB, USAF Montgomery, Alabama, USA. Senior Defence Resource Management Course (USA) Naval Staff School, Monterry, California. USA.

4.	Experience	35 Years Service in PAF including Air Officer Commanding Central/Southern Air Command, Vice Chief of Air Staff also haying experience as a member of CAA Board.
5.	Place of Domicile	Sindh (Urban)
6.	Period of contract	3rd July, 1994 to 2nd July, 1997.

125. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Defence be pleased to state the number of ASF personnel Working at Various Airports in Makran Division with grade wise and Province wise break-up?

Mr. Aftab Shaban Mirani: The details of number of ASF personnel working at various Airports in Makran Division with grade-wise and domicile-wise break-up is as under:-

Name of Airport	Grade	Sind	Punjab	N.W.F.P	Baluchistan	Total
a. Turbat Airport	BPS-18	1	-	-	-	1
	BPS-16	1	-	-	-	1
	BPS-14	-	1	-	-	1
	BPS-09	1	1	-	-	2
	BPS-07	1	3	-	5	9
	BPS-05	5	10	1	2	18
	BPS-01	-	-	-	1	1
	Total:	9	15	1	8	33
b. Gawader Airport	BPS-18	-	1	-	-	1
	BPS-16	1	-	-	-	1
	BPS-14	-	1	-	-	1
	BPS-9	-	1	2	-	3
	BPS-7	1	7	1	-	9
	BPS-5	3	4	1	2	10
	BPS-3	-	-	-	1	1
	BPS-1	1	-	-	-	1
	Total:	6	14	4	3	27
c. Panjgur Airport	BPS-18	-	1	-	-	1
	BPS-16	-	1	-	-	1
	BPS-14	-	1	-	-	1
	BPS-9	-	2	-	1	3
	BPS-7	6	4	-	4	14
	BPS-5	1	4	1	1	7
	BPS-3	-	-	-	1	1
	BPS-1	-	-	-	1	1
	Total:-	7	13	1	8	29

d. Pasni Airport						
	BPS-17	-	-	1	-	1
	BPS-16	-	1	-	-	1
	BPS-14	-	1	-	-	1
	BPS-9	-	3	-	-	3
	BPS-7	1	6	4	-	11
	BPS-5	2	6	-	1	9
	BPS-3	-	-	-	1	1
	BPS-1	-	1	-	-	1
Total:-		3	18	5	2	28
e. Jiwani Airport						
	BPS-17	-	1	-	-	1
	BPS-16	1	-	-	-	1
	BPS-14	-	1	-	-	1
	BPS-9	-	1	-	1	2
	BPS-7	1	3	-	5	9
	BPS-5	3	3	1	7	14
	BPS-1	-	-	-	[illegible]	1
Total:-		5	9	1	14	29
f. Ormara Airport	BPS-17	-	1	-	-	1
	BPS-16	-	1	-	-	1
	BPS-14	-	-	1	-	1
	BPS-9	1	2	-	-	3
	BPS-7	1	4	4	-	9
	BPS-5	2	5	-	2	9
	BPS-3	-	1	-	-	1
Total:-		4	14	5	2	25
Grand Total:-		34	83	17	37	171

126 *Mr. Sartaj Aziz: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether any second hand frigates have recently been purchased from the UK if so, its details with their prices, indicating also the age of those frigates;

(b) the total amount that has been or will be spent on modernizing and equipping these frigates with systems such as radar and communication, anti-aircraft, tracking and anti-submarines, and

(c) whehter there is any proposal under consideration of the government to ask the companies supplying these frigates and other equipment to furnish an affidavit to confirm that they have not paid any unlawful commissions on these sales?

Mr. Aftab Shaban Mirani: (a) Yes; Six second hand type 21 Frigates Ex Royal Navy have been purchased from UK at cost of Pounds Sterling 9.389 Million per Frigate. Total cost is Pounds Sterling 56.334 Million. All these frigates were built in 1970. This deal was contracted vide contract No. 1347/116/DGDP/PC-4 dated 26, July 93.

(b) A sum of Pounds Sterling 7.33 Million has been spent to carry out essential repairs of the Ships. In addition Six different Contracts worth about US$ 94.00 Million have been concluded for equipping these Frigates with modern equipment like Radars, Torpedoes, Command & Control System and Anti Submarine Rackets etc.

(c) As per Government Policy all major Defence deals like the Frigates and Radars etc. are done on Government to Government basis without the involvement of any intermediaries or agents. A certificate to this effect is

also obtained from Company concerned. Since the deal for purchase of frigates was finalised at Government to Government level, no intermediaries or agents was involved on either side. As such no commission "legal" or "illegal" was paid to any body.

127. * **Syed Muhammad Jawad Hadi:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total amount of penalties imposed and actually realized by the political authorities on the people in Kuram Agency during the last ten years;

(b) the details of crimes on the basis of which these penalties were imposed; and

(c) the legal justification of these penalties?

Malik Abdul Qayyum Khan: The information has been requested from Government of NWFP which is still awaited. The same will be furnished as soon as received.

128. * **Syed Muhammad Jawad Hadi:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the number of persons convicted under 40 FCR in Kuram Agency during the last ten Years; and

(b) the nature of the crimes with details of convictions?

Malik Abdul Qayyum Khan: The information has been requested from Government of NWFP which is still awaited. The same will be furnished as soon as received.

129. * **Syed Muhammad Jawad Hadi:** Will the Minister for Interior

and Narcotics Control be pleased to state the total number of persons appointed in FIA during the last two years with their province-wise break-up?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Total number of persons appointed in FIA during the last two years is 101. Their Province-Wise break-up is as under:-

(i)	Punjab	43
(ii)	Sindh	37
(iii)	NWFP	10
(iv)	Balochistan	07
(v)	NA/FATA	04
		101

130. * Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister Incharge of the Establishment Division pleased to state:

(a) whether it is a fact that FPSC invited applications in 1991 for the posts of Assistant Director, Immigration and Passports, and the written test was held on 25-2-1992.

(b) whether it is also a fact that no successful candidate was appointed against these posts; and

(c) whether it is further a fact that since 1993 many persons have been appointed against the said posts, if so, their names, date of appointment and criteria adopted?

Maj. Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: (a) Yes.

(b & c) Requisition was withdrawn from FPSC to adjust five surplus officers of defunct CCI & E and to regularise four persons appointed through

Placement Bureau and one officer was adjusted from Establishment Division Names and date of appointment/ ajustment of these officers are given as under:-

Name		date of adjust
1.	Mr. Mohammad Nawaz Sani	22-09-93
2.	Mr. Ashfaq Ahmad Niazi	22-09-93
3.	Mr. Naeem Azid	02-10-93
4.	Mr. Sher Zaman	03-10-93
5.	Mr. Shahzad Hussain Rana	26-03-94
6.	Mr. Muhammad Rafiq	14-09-93
	(Services of the officer at S.No. 6 was placed by the Estab. Division)	

Name		date of Appt
7.	Mr. Aurangzedb	27-07-89
8.	Mr. Hamidullah Durrani	09-07-89
9.	Mrs.Saeeda Bano	28-09-89
10.	Mr. Shabbir Ahmad	22-11-89
11.	One post was deleted due to economy cut.	
	Total No. 11.	

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

1. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the wafaqi Mohtasib has taken sou motu notice of report of 12 000 Pakistani children kidnapped or sold to gulf states for becoming camel jockeys, and

(b) whether the Ministry has submitted a report on the subject to the Wafaqi Mohtasib, if so, its details?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: (a) No such reference from the Wafaqi Mohtasib has been received by the Ministry of Interior.

(b) No.

2. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that police Officers are serving with United Nations in several countries, including Mozambique, Bosnia, Haiti, etc., if so, the names, ranks, place of domicile and the periods of tenure with UN alongwith the expected dates of return to Pakistan of each such officer?

Reply not received.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Next is the Leave Applications.

جناب علی حیدر صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب حسین شاہ راشدی صاحب ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ ۲۰ تا ۲۴ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے، انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب حافظ حسین احمد صاحب ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ ۲۶ اور ۲۸ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے

بنے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا اپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جی۔ آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ : اگر آپ اجازت دیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ کوئی بھی نکتہ اعتراض ہو تو ......

جناب چیئرمین۔ جی! اگر ہے کوئی چھوٹی موٹی بات تو سن لیں جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب چیئرمین! عرض ہے کہ میں نے ایک کال اٹینشن نوٹس دیا ہوا ہے جو آج لسٹ پر ہے۔ اور مجھے نظر نہیں آ رہا کہ اس کا نمبر آئے گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کا یہ کریں گے کہ

Call Attention takes only ten minutes.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب ایک منٹ۔

Mr. Chairman: What we will do is at 1.20 p.m. we will take the first Call Attention Notice and at 1.30 we will take up the second Call Attention Notice.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر اس کا نمبر ہی نہیں آئے گا۔ مجھے پتہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ آئے گا۔ میں نے کہا کہ

at 1.20 p.m. we will take up the first Call Attention Notice and 1.30 p.m. we will take up the second Call Attention Notice.

کیوں نہیں آئے گا۔ پورے ایک بجکر بیس منٹ پہ باقی کام ختم کر کے we will take up those. جی جناب عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میری اس معزز ایوان سے یہ گزارش ہے کہ میں نے ایک اہم کال اٹینشن نوٹس بلوچستان کے ساحلی علاقے کے بارے میں دی ہے۔ اخبارات میں بہت خبریں آ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ آج ایجنڈے میں نہیں ہے۔ وہ مجھے بتائیں میں لے آؤں گا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ آپ کو معلوم ہے آپ کے بھی علم میں ہے کہ آج سے پانچ چھ دن پہلے یہی گوادر کے فروخت کرنے کے سلسلے میں ----

جناب چیئرمین۔ وہی کال اٹنشن نوٹس ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جی وہ بہت اہم کال اٹنشن نوٹس ہے کہ آپ کا ملک بیچا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ مجھے اجلاس کے بعد مل لیں۔ میں بلا کر اس کو دیکھتا ہوں۔ آپ بھی مل لیں مجھے اجلاس کے بعد۔ جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ ایک میرا کال اٹنشن نوٹس اسی پر ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس مسئلے پر۔

جناب منظور احمد گچکی۔ دوسری بات میری یہ ہے کہ میں نے ایک پریولیج موشن موو کیا تھا کافی دن ہوگئے جو constitutional ہے۔ میں سمجھتا ہوں ----

جناب چیئرمین۔ وہ بھی مجھے مل لیں۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔ وہ کیوں نہیں آیا کیا بات ہے؟ ہوسکتا ہے کہ کوئی آفس کا objection ہو کوئی بات ہو۔ مجھے چیمبر میں مل لیں اس کے بارے میں۔ اگلا ہے جی ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۵ جی جناب میرانی صاحب۔

Mr. Aftab Shaban Mirani: In respect of Gawader there is not such thing to hand over Gawader or any other port to Oman or to any other country.

جناب چیئرمین۔ بہرحال وہ ہے وہ باقاعدہ آجائے تو آپ باقاعدہ سٹیٹمنٹ دے دیں تو there is lot of concern on that issue. As you know, there are lot of peopletalking about it and there are some you might say some apprehensions تو اچھا ہے یا اس طرح

کریں why not make a proper statement on it as the Minister for Defence کہ جی یہ

باتیں ہیں تو اس پر سٹیٹمنٹ دے دیں۔ تو وہ بھی ہیں سے آفس کا ل سے آتے ہیں پرسوں لے آتے ہیں۔ سٹیمنٹ دے دیں۔ اچھا جی ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۵ فضل آغا صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION

(i) RE: THE SENDING OF PEOPLE ABROAD ILLEGALLY WITH THE CONNIVANCE OF PIA, FIA AND POLITICIANS

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ تحریک التوا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس قومی اور اہم مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ خبریں مورخہ ۴۔۸۔۹۴ کی خبر کے مطابق پی آئی اے اور بڑے سیاست دانوں اور ایف آئی اے کے تعاون سے جعلی دستاویزات کے ذریعے لوگوں کو غیر قانونی طور پر بیرونی ممالک بھجوانے کا انکشاف ہوا ہے۔ خبر کے مطابق پی آئی اے کو صرف ایک سال میں دس کروڑ روپے جرمانہ ادا کرنا پڑا ہے لیکن اس کے باوجود یہ کاروبار بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اوسطاً سو افراد کو روزانہ جعلی دستاویزات پر بیرونی ممالک بھجوایا جا رہا ہے۔ جس کے لئے ان کو ایک لاکھ بیس ہزار روپے ادا کرنا پڑتے ہیں۔ اس واقعہ سے عوام میں شدید ردعمل پایا جاتا ہے۔ لہذا اس تحریک کو پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس پر موثر بحث کی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس کو ڈیل کریں گے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar. FIA is also involved and as far as PIA is concerned. I mean both of us can make part of our statement.

جناب چیئرمین۔ تو آپ مزید اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں گے۔ بات تو صاف ہو گئی ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جی ہاں بات صاف ہو گئی لیکن اس میں پی آئی اے اور اس کے

دس کروڑ روپے کے جرمانے کی صرف بات نہیں ہے۔ یہ ہمارے پاس واحد آرگنائزیشن ہے ۔ جو بری طرح بدنام ہو رہی ہے۔ اس سے ملک کی ساکھ تباہ ہو رہی ہے اور جو لوگ قانونی طریقے سے جاتے ہیں بیرونی ممالک میں، اس طرح سے ان کی بھی عزت ختم ہو جاتی ہے۔ غیرقانونی طور پر لوگوں کو باہر بھجوانے کے لئے اور پھر وہ لوگ جو غیر قانونی طور پر باہر بھجواتے ہیں جو ایک لاکھ بیس ہزار جانے کے لئے دیتے ہیں تو وہاں جا کر کاروبار بھی ایسے ہی کرتے ہوں گے۔ جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی ساکھ بہت بری طرح مجروح ہو رہی ہے۔ اور اتنی جو organization یہاں موجود ہیں ان ساری باتوں کو چیک کرنے کے لئے تو بڑے افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ ہم خود ہی ملک کی بنیادوں کو اور اداروں کو کھوکھلا کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ تو میری گزارش ہے کہ جو متعلقہ اتھارٹی ہے اس ہاؤس میں خواہ وہ انٹیریئر منسٹری سے تعلق رکھتی ہو، ڈیفنس منسٹری سے اس کا تعلق ہو، یا کسی اور آرگنائزیشن سے تعلق ہو اس کا خاطر خواہ تدارک کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ آغا صاحب، آپ نے اس اخبار کا تراشا ساتھ لگایا ہے جس کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ جی ہاں تراشا تو میں نے لگایا تھا۔

جناب چیئرمین۔ میرے ریکارڈ میں تو نہیں ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ تو ریکارڈ میں نہیں ہوگا جی پھر ڈھونڈ لیں گے۔ کیونکہ اخبار میں تھا اس لئے تراشا لگایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ کون پہلے آپ۔

سید محمد فضل آغا۔ ایک بات اور اگر تراشا نہیں ہوتا تو یہ سیکرٹریٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ یا تو وہ ایڈجرنمنٹ موشن entertain نہ کرے یا ہمیں نوٹس لگا کر بھجوا دے کہ آپ تراشا بھیجیں۔ اس وقت یہ کہنا کہ تراشا نہیں لگا ہوا، تراشا لگا ہوا ہے، یہ غیر مناسب ہے۔

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے۔ جناب میرانی صاحب۔

Mr. Aftab Shaban Mirani: Mr. Chairman, Sir, I am ready to answer. The problem of travelling of illegal passengers is common all over the

world on all airlines which includes PIA. Despite best efforts no airline has been able to totally eliminate travel of illegal passengers on its flights. Essentially, it is the responsibility of emigrants authorities, however, ratio of such passengers of PIA flights is comparatively low. Preventive checks have resulted in great reduction of such cases. As regards imposition of fine of Rs 1.00 million in one year as well as transportation of 100 illegal passengers every day, these complaints are not correct. Mr.Chairman, Sir, I will give you the figures of 1992 where number of cases were 1,053. Again in 1993 the number of cases from 1,053 has come down to 259, again, Sir, in 1994 upto October 1994 you will be glad to know that the number of illegal imigrants who are travelling by false documents has come to only 41. Again, Sir, I would like to point out the fine imposed on us in 1993 is 2,27,000 dollars and in 1994 it is only 60,000 dollars comparatively.....

جناب چیئرمین۔ وہ بتا رہے ہیں تفصیلات کہ یہ پہلے سے کم ہوا ہے اور جرمانہ ہوا ہے۔ دو لاکھ ستائیس ہزار ڈالر۔۔۔

Mr.Aftab Shaban Mirani: In 1992, illegal cases were 1,053, in 1993, 259 and in 1994 upto October only 41.

Mr.Chairman: Only 41 so far in 1994.

Mr.Aftab Shaban Mirani: Comparatively, to tell you that this is not happening in PIA, it is happening in all the other airlines also. Fine imposed on Air France in 1993 is 9,12,000 dollars, on British Airways 4,62,000 dollars, on Lufthansa 2,97,000 dollars which is much higher than the fine imposed on PIA but as I pointed out that there are only 41 cases in 1994. "Inshallah"! there is time to come we will reduce it. All measures are being adopted. The biggest

problem is when these passengers go they go with the legal documents but on the plane they tear the documents and seek assylum in that country. That is why America has come up with another check, because once you have come on the American soil you are covered by human rights and not be deported. Now, they conduct the passenger's documents and see them inside the plane when they are in the plane that is the property of the Government of Pakistan they are not legally in America sobecause of those special checks there will be big results.

Mr.Chairman: Thank you. Minister for Interior

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The FIA undoubtedly was in 1991, 1992, 1993 involved. It was a big scandal but then we came into Government. This is without casting any aspiration Major Aamer had been made incharge of these immigration. Director Imigration at that point of time and that is when all the scandals occurred. The moment we came into Government we removed the entire staff from there and as far as the Americans are concerned the figure is zero. Others we will check out, they have various methods of doing things. Even last year, when we caught the people are changing cards. One was in Damascus, Syria the boarding cards they were to change with each other. So, the gentleman had a visa for America, he would hand over his boarding card to his brother or whoever it was, so that he could carry on the flight and then he would catch a subsequent flight because he has a valid passport. Similarly, one or two incidents were happened in Frankfurt but we have brought it to such a minimum that even the American government have formally recognized this and given a recommendatory card, a sort of a certificate, to the FIA. The factor is that today is the other way round. In the last two

months we have sent back as many as 1600 Bangladeshi Nationals fromPakistan on the same airline and now, we are cautioning airlines if they continue with this practice of bringing illegal immigrants than we will be penalizing them. Secondly, the other factor there is an inquiry going on even in the passport and registration. I have ordered an inquiry against the officers or the office that issue the invalid Pakistani National Passports to unauthorised persons and the indentity card enabling him to travel. So, we are doing all that even in the Passport Office and the registration of an arm what I said they can go on strike, I take disciplinary action but we are bringing down and you can see the figures they are very very low.

ii) Re: THE ALLEGED DELAY IN REFUNDING THE MONEY TO THE AFFECTEES OF TAJ COMPNAY RULED OUT OF ORDER DUE TO THE MATTER BEING SUBJUDICE COURT OF LAW

Mr. Chairman: Good. So in the light of the statement of the Minister it is not pressed any more. No.6 Fazal Agha sahib again alleged delay in the refunding the money to Taj Companies.....

جناب خورشید احمد شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! مسئلہ یہ ہے کہ میرے محترم دوست نے اخباری اطلاع پر اپنے آپ کو تکلیف دے دی۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ ہمیں پچھلی حکومت کا تحفہ ملا ہوا ہے۔ کیونکہ اس وقت ہم اپوزیشن میں تھے اور ہم نے خود اس ایشو کو اس وقت کے حکومت کے خلاف لایا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے اس سے ہم انکار نہیں کرتے۔ مگر یہ جیسے ہماری حکومت آئی تو ہم نے ایک پیکج دیا اس کی وصولی کے لئے کہ ۲۵ ہزار جن کے تاج کمپنی کے ذمے ہیں ان کو ہم نے سو فیصد رقم دے دی جس کا تقریباً ۴۶ ملین بنتا ہے جو ہم نے ادا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ جن کے ۲۵ ہزار اور ۵۰ ہزار کے درمیان تھا ان کو ہم نے اور کمپنی نے مل کر تقریباً ۴۰

فیصلہ دیا ہے۔ جن کا ۵۰ ہزار سے زیادہ ہیں ان کو ابھی تک ہم نے نہیں دیا ہے اور اس کے لئے ہم سے پہلے جتنے بھی کیس ہیں وہ ہائی کورٹ میں گئے ہیں ۔ اب ہائی کورٹ کا جو فیصلہ ہوگا ، جو ان کا پیکج ہوگا، ہم اس پر عمل کریں گے ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی وہ کوشش کر رہے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا: جیساکہ وزیر صاحب نے کہا کہ ہم نے پچھلی حکومت کے خلاف ایک نقطہ بنایا تھا ۔ میں اس لئے یہ موشن نہیں لایا ہوں کہ میں ان کے خلاف کوئی نقطہ بنانا چاہتا ہوں بلکہ گزارش یہ ہے کہ ملک کے بہت دربدر اور غریب عوام جو اپنے پنشن کے پیسے چاہتے ہیں وہ ۲۵ ہزار ہو یا ڈہائی لاکھ تک ہو وہ دربدر عوام کے پیسے تاج کمپنی کے پاس جمع ہوئے تھے ۔ اور جس کی انہوں نے بات کی ہے تو وہ interim حکومت کے زمانے میں شروع ہوا تھا کہ ۲۵ ہزار کے لگ بھگ پیسے ان کو دیئے جائیں ۔ وہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ ان کی حکومت میں بات نہیں ہوئی تھی۔ اب گزارش یہ ہے کہ جب یہ تشریف لائے تو انہوں نے کہاتھا کہ ہم ان سب لوگوں کو ان کے پیسے واپس کر دیں گے۔ اب تو میں نہیں سمجھتا کہ کسی صاحب نے ۲۵.ہزار کسی نے ۵، ہزار جمع کرائے، تو ۵، ہزار والا زیادہ مجرم ہے ؟ کہ اس کے پیسے روکے گئے ہیں۔ حکومت نے ایک commitment کی ہے اور ان کا جو نمائندہ تھا ، جو ان سب کے ساتھ بیٹھے ہیں تو میری گزارش تو یہ ہے کہ نیشنل interest میں، یہ مہربانی کرے کہ جہاں پر اتنے پیسے خرچ ہو رہے ہیں۔ میں اتنی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہوں ، شاہ صاحب کو خود معلوم ہے کہ کہاں کہاں کروڑوں روپے فضول لگ رہے ہیں ۔ دیواریں کھڑی کر رہے ہیں تو بہتر یہی ہوگا ، گزارش یہی ہے کہ تاج کمپنی کے جتنے لوگ ہیں وہاں نہ کوئی کارخانہ دار ہے، نہ کوئی جاگیردار ہے ۔ تمام غریب لوگ ہیں۔ پنشنرز ہیں۔ چھوٹے موٹے دکاندار ہیں۔ تو موشن کو لانے کا مقصد یہی تھا کہ ان کی طرف سے کوئی مثبت ردعمل آئے گا جو ان کی مذاکرات ناکام ہوتے ہیں ۔ مہربانی کرکے اس کو منظور کیا جائے وہ ہمارے ملکی ہیں اور دربدر ہیں تاکہ ان کی مدد کی جائے اور خاص طور پر اس مہنگائی کے دور میں جس میں لوگوں کی کمر ٹوٹ گئی ہے اور ان کے پیسے وہاں پڑیں ۔ اس طرح ساری قوم کو آپ بھیک مانگنے پڑے آئیں گے ۔ میں کم از کم شاہ صاحب کی اس وضاحت پر مطمئن نہیں ہوں ۔

جناب چیئرمین : شاہ صاحب ۔ فضل آغا صاحب مطمئن نہیں ہیں ۔

سید خورشید احمد شاہ : جناب ۔ میں اپنے معزز رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ۲۵ ہزار جو ہیں یہ پچھلی حکومت نے دیا ہے ۔ یہ ہم نے دیا ہے ۔ یہ مسئلہ ہائی کورٹ میں چل رہا ہے ۔ آپ اس کو بہتر سمجھتے ہیں ۔ اس کے باوجود ہم نے تقریباً ۲۷ ملین ادا کر دیا ہے اور اس کے بعد حکومت کی اس پہ بالکل واضح پالیسی ہے کہ ہم نے ان کو پیسہ دینا ہے ۔ یہ کہنا کہ حکومت اور جگہوں پر ناجائز پیسے خرچ کر رہی ہے ۔ PPP کی حکومت کہیں ایسی جگہ پہ پیسہ خرچ نہیں کر رہی ہے جہاں پر آپ کو اعتراض ہونا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین ۔ So not pressed in view of the statement کہ ہم کوشش کر رہے ہیں اور ہائی کورٹ کے فیصلے کا انتظار ہے Let us hope the High Court takes an earlier decision

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I do press it.

Mr. Chairman: Well, then in the light of the statement of the honourable Minister because the Government is taking all steps and the matter is pending in the High Court. This is subjudice, therefore, it is ruled out of order.

جلدی جلدی کریں جی ۔ آج وقت نہیں ہے تو let us go on with the work جی next is جناب حافظ حسین احمد صاحب کا reported increase in PIA Haj fares جناب ۴۰ نمبر ۔ جی جناب حافظ صاحب ۔

iii) RE: THE REPORTED INCREASE IN PIA FARES

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔ روزنامہ "نوائے وقت" کے مطابق پی آئی اے نے حج پروازوں کا کرایہ بیس فیصد سے زیادہ بڑھا دیا ہے ۔ پی آئی اے نے وزارت مذہبی امور کو اس سلسلے میں تحریری طور پر آگاہ کر دیا ہے ۔ حالانکہ پی آئی اے کی یکطرفہ کارروائی سے قبل بھی ایک نجی ایئر لائن نے کرائے کی اس رقم سے کم پر حجاج اکرام کو سعودی عرب پہنچانے کی پیش کش کی تھی یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے جاری کارروائی کو روک کر بحث کی جائے ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب منسٹر صاحب۔ جی فرمائیے جی۔

Why are you opposing and on what ground?

Mr. Aftab Shaban Mirani: Mr Chairman Sir, Haj policy is formulated by the Ministry of Religious Affairs, for preparing policy of 1995 the said Ministry convened a meeting on the 11-8-1994 wherein PIA demanded 25% increase in Haj fares owing to the outstanding losses on Haj operation, the depreciation of Pakistan rupees by 22% against US dollars in the last two years. In the inflationary sense, because of imposition of heavy import duties on PIA, no increase in Haj fairs in 1992. IATA permission for increase the normal fares for Jeddah by 18% in the last two years and probable increase of 5% in the next six months. The Government while appreciating the difficulties of PIA has agreed to give increase of only 10% on Haj fares of 1995. As regards private Airline's offer to lift Hajees for Haj in 1995 as rates less than the rates charged by PIA and Saudi for Haj 1994, no such offer has been received by the Ministry of Religious Affairs. Mr. Chairman I would like to point out that as many as our fares are there very heavily subsidized. I have a chart here showing the per Kilometer in Pakistani rupees the fares that we are charging on our Airlines that is why we are going to recommend this increase

جناب چیئرمین۔ اس میں یہ ہے کہ inflation کی وجہ سے قیمتیں بڑھ گئی ہیں - یہ انٹرنیشنل fare کی بھی بات آپ کر رہے ہیں۔

جناب آفتاب شعبان میرانی۔جی انٹرنیشنل fare کی۔

Sir, I also give the detail of International fares. the fares of Germany and Lufthansa, it works out to Rs. 14.02 per kilometer. United Kingdoms and British Airways Rs.13. 72.

Mr. Chirman: You are talking about International fares.

Mr. Aftab Shaban Mirani: Yes Sir

جناب چیئرمین۔ IATA اس کو نہیں کرتا standardize that you have to all this

Mr. Aftab Shaban Mirani: They do but we are subsidizing all our routes.

Mr. Chairman: All your routes. London. New York everything

Mr. Aftab Shaban Mirani: Internally and externally our routes are much.....

Mr. Chairman: No. for example. is your fare from here to London less than some other Airway carrier.

Mr. Aftab Shaban Mirani: That is according to the IATA rules.

Mr. Chairman: Yes, that covers the IATA rules. Then how is your fare less per kilometer?

Mr. Aftab Shaban Mirani: It is special rate for Haj.

جناب چیئرمین۔ہاں حج کا کچھ ہو گا۔

Mr. Aftab Shaban Mirani: We are less than the other Airlines

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ صاحب وہ فرما رہے ہیں کہ یہ جی ایک انٹرنیشنل phenomena ہے ساری قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور آج کی بات نہیں ہے یہ تو پرانی چل رہی ہے۔ تو adjournment motion نہیں بنتا۔

حافظ حسین احمد ۔جناب چیئرمین۔ گزارش یہ ہے کہ جہاں تک کسی بھی ادارے کے کرایوں کے بڑھانے کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے جو ادارے مقرر کئے گئے ہیں ہمارے ساتھ ہی قومی اسمبلی ہے۔جس کا کام ہے بجٹ بنانا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب بجٹ بنتا

ہے اس وقت جب پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے ساتھ بھی قیمتیں بڑھتی ہیں۔ چند دن کے بعد دوبارہ (MI) صاحب کے اخراجات بڑھتے ہیں۔ پھر کرائے بڑھتے ہیں ۔اس کے بعد جناب سفاری کے لئے جو آپ کے ہاں ایک جہاز چل رہا ہے آج کل ۔ جس میں میری اطلاع کے مطابق جو انہوں نے کرایہ رکھا ہوا ہے ساڑھے سات ہزار روپے ۔جن کو جہاں راولپنڈی سے اڑاتے ہیں اور پونے دو گھنٹے راولپنڈی اور ان علاقوں میں چکر لگا کر دوبارہ اتارتے ہیں روزانہ پچھتر -----

جناب چیئرمین۔ نہیں غلطی ان کی ہے یا جو چکر لگاتے ہیں ان کی ہے؟

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا کہ اس میں کون جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جاتے ہیں لوگ۔

حافظ حسین احمد۔ لوگوں کو کھانا نہیں مل رہا ہے وہ جا کر ساڑھے سات سو روپے خرچ کریں گے۔ جناب ۷۵ ہزار روپے روزانہ نقصان ہو رہا ہے پی آئی اے کو۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ وزیر دفاع صاحب بیٹھے ہیں-----

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ جو سفاری کی آپ نے بات کی ہے اس سے نقصان نہیں ہو رہا فائدہ ہو رہا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ اس سے ہو رہا ہے جی ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا پتہ کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ اس سے ۷۵ ہزار روپیہ روزانہ نقصان ہو رہا ہے۔

جناب آفتاب شعبان میرانی۔ حافظ صاحب میں عرض کروں through you, Mr. Chairman کہ نقصان نہیں ہو رہا ہے وہ flight full جاتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس سے فائدہ ہو رہا ہے full جا رہی ہیں۔

جناب آفتاب شعبان میرانی۔ (foreigners) باہر کے ملکوں کے لوگ زیادہ اس میں جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جاپان کے لوگ۔

حافظ حسین احمد ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ معلومات حاصل کریں۔ مجھے خود پی آئی اے کے عملے نے بتایا ہے کہ روزانہ ۷۵ ہزار روپے نقصان ہوتا ہے۔ وہ بھرا ہوتا ہے لیکن وہ کس طرح بھرا ہوتا ہے جس طرح یہ آج کے سوال میں ہے کہ بغداد میں جو آپ خصوصی پرواز لے گئے تھے وہ تو اپنے جیالے، ادھر ادھر کے لوگوں کو بھرتے ہیں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے حجاج کا، کیا بجٹ میں اس کے لیے بحث ہوئی ہے۔ آپ لاہور کے fare کو دیکھیں جناب کچھ عرصہ پہلے وہ چار سو روپیہ تھا اس کے بعد انہوں نے ساڑھے چار سو کر دیا، ساڑھے چار سو کے بعد ساڑھے چھ سو کیا، آج کل لاہور اور اسلام آباد ۸۲۰ روپے ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ اس قسم کی بات کرتے ہیں تو اب آپ دیکھیں میرے خیال میں حجاج کے لیے جو انہوں نے وقت رکھا ہے وہ ختم ہو رہا ہے لیکن انتہائی کم تعداد میں لوگوں نے درخواستیں دی ہیں۔ جبکہ نجی ایئرلائنز نے پرانے fare سے بھی کم نرخ پر حجاج کو لے جانے کی درخواست دی ہے وہ اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حجاج کے لیے کم از کم جو حج ہے ایک فریضہ ہے اس کو اس انداز سے نہ لیا جائے کہ لوگ حج کے لیے نہ پہنچ سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کمیٹی بنا دیں ہماری وزارت مذہبی امور ہے اس کی کمیٹی یا کوئی بھی سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ اس بات کو لے جائیں اور دیکھیں کہ کیا دوسرے علاقوں میں، ایک جو اخراجات ہیں جو ان کی شاہ خرچیاں ہیں جو ان کی عیاشیاں ہیں، نیویارک میں، فرینکفرٹ میں جو hoteling ہے، جو ایم ڈی صاحب کے اخراجات ہیں اور جو دوسروں کے ہیں ان پر ہم نہیں جانا چاہتے ۔ ہمارے پاس ان کی تفصیلات بھی ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ بہرحال اب Adjournment Motion کا تو یہ ہے ناں کہ چونکہ یہ ایک مہنگائی کا مسئلہ ہے، مہنگائی تو ایک continuing مسئلہ ہوتا ہے تو اس لیے آپ press کریں گے ان کے بیان کے بعد؟

حافظ حسین احمد ۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ بجٹ میں پاس ہو، عوامی نمائندے موجود ہیں۔ اگر ہمیں اس میں رائے زنی کا اختیار نہیں ہے بجٹ میں کم از کم قومی اسمبلی تو موجود ہے، قومی اسمبلی کو by pass کر کے ہر تین ماہ بعد، ہر چھ ماہ بعد------ یعنی وہ یہ جواب دیں کہ انہوں نے جو نمائندے ہیں ہمارے جن کا کام ہی بجٹ کو پاس کرنا ہے کیا ان کو انہوں نے اعتماد

میں لیا ہے؟

جناب چیئرمین - بہرحال اس پہ چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ غور کریں گے تو press کریں گے آپ؟

حافظ حسین احمد۔ نہیں، اگر وہ یقین دہانی کرا دیں۔ وہ دیکھیں حج والے کھڑے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں اس پر غور کرلیں جناب۔

جناب آفتاب شعبان میرانی - examine کریں گے جی۔ میں عرض کروں کہ پی آئی اے نے کہا تھا کہ ۲۰ فیصد کرائے بڑھائے جائیں لیکن گورنمنٹ نے اس کو reduce کر کے صرف ۱۰ فیصد کیا ہے۔ اور جیسے حافظ صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ ۱۰ فیصد یعنی ۲۰ نہیں کیا آپ نے، ۱۰ فیصد کیا ہے۔

جناب آفتاب شعبان میرانی۔ ۱۰ فیصد کیا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب ۲۰ فیصد ہے۔

جناب چیئرمین۔ کہتے ہیں انہوں نے کہا تھا ۲۰ ہم نے ۱۰ کیا ہے۔ بہرحال جی۔

Not pressed in the light of the Ministers' statement.

جناب آفتاب شعبان میرانی - میں حافظ صاحب کو inland flights کے سلسلے میں بتا دوں کہ our fares are the cheapest in the whole world جیسے میں نے آپ کو بتایا Lufthansa Rs. 14 per kilometer, British Airways Rs. 13 per kilometer and PIA rate within the country Rs 1.71 per kilometer, which is the lowest in the world.

جناب چیئرمین - یہ next time سفاری فلائیٹ جائے تو حافظ صاحب کو لے جائیں تاکہ دکھائیں ان کو۔

جناب آفتاب شعبان میرانی۔ بالکل۔

جناب چیئرمین - بالکل حافظ صاحب کو ضرور لے کر جائیں۔ میں آپ کے ساتھ چلوں گا حافظ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب خورشید شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں حافظ صاحب کیلئے عرض کروں' ویسے تو واضح ہو گئی بات
۱۰ فیصد کرانے بڑھے ہیں۔ مگر ہم نے ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے last year کوئی
increase نہیں کیا جی پالیسی میں جو total پیسے تھے اس سال بھی ہم نے کہیں increase
نہیں کیا صرف ۱۲۳۰ روپے جو پی آئی اے میں increase ہوا ہے وہ ہوا ہے۔ باقی جتنی بھی
سبسڈی' ہم دیتے ہیں----

جناب چیئرمین۔ O.K جی' time is over جی' Adjournment Motion کا 'now we
come to the situation of Karachi اس میں next speaker کہاں سے ہے' اس طرف سے یا
اس طرف سے ہے۔ نہیں کیا طے ہوا تھا۔ آفتاب شیخ صاحب۔ او کے جی آفتاب صاحب ten minutes یا
fifteen minutes اچھا۔ fifteen minutes اچھا۔ وہ جو ہیں at 1.20 we will take up the
Call Attention Notices. Call Attention Notice No. 1 at 1.20. Call Attention Notice
No. 2 at 1.30.

FURTHER DISCUSSION ON KARACHI SITUATION

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں ایک عرض کروں جناب چیئرمین' آپ کی بڑی
نوازش کہ آپ نے مجھے اجازت دی بولنے کی لیکن دس منٹ' نہیں---

جناب چیئرمین۔ نہیں کچھ discipline رکھیں جی please' پندرہ منٹ جو فیصلہ ہوا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ لیکن میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ we are
still... میں عرض کروں گا کہ جناب-----

جناب چیئرمین۔ جناب آپ تو وکیل آدمی ہیں۔

آفتاب احمد شیخ ۔ میں عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین - جناب آپ تو وکیل آدمی ہیں پندرہ منٹ میں تو آپ سمندر کو کوزے میں بند کردیں گے -پندرہ منٹ بہت بڑی چیز ہو تی ہے

جناب آفتاب احمد شیخ -جناب چیئرمین! میں کوشش کروں گا کہ بالکل مختصرکروں گا جناب

جناب چیئرمین - جی فرمائیے جی -

جناب آفتاب احمد شیخ - آج آپ کی اجازت سے کراچی کی situation پر اپنی معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ قبل اس کے کہ میں بات کو آگے بڑھاؤں آج کا دن اس لحاظ سے اہم ہے کہ آج کراچی سے فوج کا withdrawal ہو گیا ہے اخبارات کہہ رہے ہیں کراچی سے فوج نے اپنے آپ کو withdraw کر لیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسری خبر بھی اخبار پر سائیڈ بائی سائیڈ لگی ہوئی ہے کہ 8 killed in Karachi firing incident یعنی کراچی کی situation میں کوئی ایک پیسے کا امپروومنٹ نہیں ہے اس کے باوجود فوج نے اور انتظامیہ نے مناسب سمجھا کہ فوج کو بیرک کے اندر واپس بلا لیا جائے - جناب چیئرمین ! کراچی میں یہ صورت حال کیوں پیدا ہوئی اور پورے سندھ میں اکتوبر ۱۹۸۶ء سے لیکر آج تک killings field یہ ہے کہ قتل عام لوگوں کا ہو رہا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کیوں ہو ئے ؛ لیکن چونکہ فی الحال جو مسئلہ میرے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ یہ جو آپریشن جو فوج کا چلا - اس کے بعد کراچی میں جو صورت حال پیدا ہوئی اس کی وجوہات کیا ہیں - اور اس پر ہم کیا کر سکتے ہیں ؟ یہ سینٹ صرف اس معاملہ پر بحث کرے گی یا اس معاملہ پر اپنی معارضات مرتب کرے گی، کوئی طریقہ کار کا تعین کرے گی کہ ہم اس مسئلے کو کراچی کو کس طرح cool down کریں اور معاملوں کو کیسے حل کریں، جناب چیئرمین، بات یہ ہے----

جناب چیئرمین - آج پینل آف پریذائیڈنگ آفیسرز سے کوئی حاضر نہیں ہے could I invite Kamal Azfar to take the Chair .

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: He may take the Chair but he will give concession to me .I hope Mr. Kamal Azfar would accommodate me.

Mr. Chairman: He will , I am sure, he is your colleague from Karachi

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I will be now very careful in attacking to PPP.

Mr. Chairman: OK, please.

(اس موقعے پر کرسی صدارت جناب کمال اظفر صاحب نے سنبھالی)

(تالیاں)

جناب آفتاب احمد شیخ - اور جناب چیئرمین، میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو دو تین منٹ کا وقت کرسی کی تبدیلی میں صرف ہوا ہے۔ نہ کاٹا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - اچھا جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ - میں یہ عرض کر رہا تھا محترم چیئرمین، کہ ایک طبقہ ہے جس کا نام مہاجر ہے جس کی زیادہ آبادی سندھ کے شہری علاقوں میں ہے اس طبقے کے اپنے کچھ مسائل تھے - اور ان مسائل کی بنیاد پر انہوں نے ایک تنظیم بنائی جس کا نام ایم کیو ایم رکھا یہ ایک اتنی اہم بات ہے جو تمام - جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں - اس کے علاوہ پورے پاکستان میں اور پاکستان سے باہر- ان کو معلوم ہے کے یہ تنظیم نمائندگی کرتی ہے ان لوگوں کے مفادات کی جو migrants ہیں، جن کا نام مہاجر ہے، اسی نام سے جانی جاتی ہے بنیادی طور پر اس تنظیم کے مقاصد یہ تھے کہ مہاجروں کو ان کے حقوق دلائے جائیں - اور ان کے جو مسائل ہیں ان کو حل کیا جائے لیکن جناب چیئرمین، بات جب آگے بڑھی تو پتہ چلا کہ اس ملک میں جو سسٹم رائج ہے اس سسٹم میں ۹۸ فیصد نان پریویلج کلاس ہے اور ۲ فیصد جو ہے وہ پریویلج کلاس ہے - اور یہ مسئلہ صرف مہاجروں کی حد تک ہی نہیں ہے بلکہ دراصل یہ ۹۸فیصد کا مسئلہ ہے the denied, the rejected, people who have all the problems to face اس ملک کا سیاسی سسٹم یہ ہے جناب چیئرمین، میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ ایک equation بنی ہوئی ہے اور اس میں two year plus two years plus eleven years. سیاسی پارٹیز دو سال ایک کو دو سال ایک کو باقی گیارہ سال جہاں جانے ہیں وہاں چلا جاتا ہے- یہ اس ملک میں دو دفعہ دہرایا گیا - یہ دو لفظ اس ملک پر دہرانے گئے- اس سسٹم کو ایم - کیو - ایم جیسی چھوٹی سی تنظیم نے اس انداز سے چیلنج کیا کہ ایم- کیو - ایم نے ۱۴ اگست ۱۹۹۲ ، کو یہ طے کیا کہ اپنا دائرہ کار نہ صرف

کراچی بلکہ کراچی کے باہر پورے پاکستان میں وہ متحدہ قومی موومنٹ کے نام سے آپ کو متعارف کرائیں گے اور نہ صرف یہ کہ مہاجر طبقے کی بات کریں گے کہ جو oppressed ہیں ان کے مسائل ہیں ۔ ان کا حل چاہئے ۔ ان کو قانون کے مطابق جو سہولتیں ملنی چاہئیں وہ نہیں مل رہی ہیں ۔ لہذا یہ سب سے بڑی غلطی ایم ۔ کیو ۔ ایم نے کی کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم اس کا دائرہ کار پورے پاکستان تک پھیلا دیں گے اور اس کا نام متحدہ قومی موومنٹ رکھیں گے ۔ جناب چیئر مین! اس تنظیم کی یہی غلطی نہیں ۔ اس تنظیم کی اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں ۔ میں تھوڑا سا وقت آپ سے اور لوں گا تاکہ میں آپ سے عرض کرتا چاہوں ۔ اس تنظیم میں پیسہ نہیں چلتا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں لیڈر آف دی ہاؤس سے درخواست کروں گا کہ وہ توجہ دیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ ٹکٹ بکتے نہیں families میں کوئی monoply نہیں ہے کہ ایک خاندان میں ۵ ٹکٹ ایک خاندان میں ۶ ٹکٹ ایک خاندان میں ۸ ٹکٹ یہ سب چکر یہاں پر نہیں ہے اور نہ یہاں یہ سسٹم ہے کہ اگر چچا کو ٹکٹ نہیں ملا ایک پارٹی سے تو وہ دوسری پارٹی میں چلا گیا ۔ نہ پلاٹ کی سیاست ہے نہ قرضے کی سیاست ہے نہ کوئی ناجائز کام کرنے کی سیاست ہے ۔ ایک تنظیم ہے اور well-knitted ہے اور متحد ہے ۔ جو لیڈر ہے اس کے احکامات پر ۱۰۰ فی صد عمل ہوتا ہے ۔ کوئی کرپشن نہیں ہے اور نہ اس قسم کی کوئی بات ہے ۔ ہمارا یہی جرم تھا ۔ اسی جرم کی وجہ سے کہ ہم ایک platform پہ جمع ہیں ۔ ہمارے پاس ایک platform ہے ۔ ہم بکنے والے لوگ نہیں ہیں ۔ ہمیں کوئی خرید نہیں سکتا ۔ ہمارے ٹکٹ لینے کے لئے کوئی پیسے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ کوئی آدمی ۱۰ لاکھ' ۲۰ لاکھ' ۳۰ لاکھ روپے لگا کر الیکشن نہیں جیت سکتا ۔ ہمارے ہاں ان تمام باتوں سے پرہیز ہے ۔ یہی ہماری سب سے بڑی غلطی تھی ۔ چنانچہ ۱۹ جون ۱۹۹۲ء کو ہم پر آپریشن شروع کیا گیا ۔ معزز چیئر مین یہ آپریشن جو ۱۹ جون ۱۹۹۲ء کو شروع کیا گیا ۔ اس آپریشن میں جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ۔ میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کراچی کی صورت حال پر اگر کوئی آپ بات کرنا چاہتے ہیں ۔ اس مسئلے کا کوئی حل نکالنا چاہتے ہیں تو پہلے ان اسباب میں جائیے ۔ ان باتوں میں

جانیے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ یہ کیوں چلا رہے ہیں؟ اور اس کا سد باب کیا ہے؟ میں بالکل مختصر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس آپریشن کے دوران جو کچھ ہمارے ساتھ ظلم اور زیادتی ہوئی۔ اس میں ہمارے ۱۵ لیڈروں کے خلاف head money مقرر کی گئی۔ یہ خبر آپ کے لئے نئی ہو گی کہ کسی سیاسی پارٹی کے سربراہان فرسٹ کلاس لیڈرز پر head money مقرر کی جائے۔ وہ نوٹیفکیشن ہائی کورٹ میں چیلنج ہوا اور اس کو ایک طرف رکھا دیا گیا۔ but all the same the provincial Government in conjunction with The Army, they fixed head money for 15 of our leaders. اس کے بعد جناب، چھاپے اور گرفتاریاں۔ رات کی تاریکی میں دروازوں کو توڑنا، گھروں میں داخل ہونا اور عورتوں کی بے حرمتی کرنا۔ جناب چیئرمین! یہ تمام کا تمام سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب حکومت یہ نہیں تھی بلکہ دوسری پارٹی تھی اور یہ سلسلہ آج تک جاری تھا۔ آج اخبار میں یہ خبر ہے کہ فوج نے اب بیرکوں کا رخ کیا ہے اور اپنے آپ کو کراچی سے withdraw کیا ہے۔ جناب والا! میں مختصراً آپ سے عرض کروں گا اور کچھ واقعات ایسے ہیں کہ آپ سنیں گے جیسے مثال کے طور پر FIT کے سنٹرز میں جو Field Investigation Team کہلاتی ہے۔

Mr. Presiding Officer: I am sorry to interrupt you. As I see the Deputy Chairman in the House, I think, it is his prerogative to preside over the session.

(At this stage the Deputy Chairman occupied the Chair.)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ، جناب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ head money کی بات میں نے ابھی آپ سے عرض کی۔ اس کے بعد میں نے آپ سے یہ عرض کیا Field Investigation Teams کے سنٹر قائم کئے گئے اور لوگوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی گئی۔ ان کو torture cells میں لا کر جس قدر تشدد کیا گیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کے علاوہ ایسے ایسے واقعات ہوئے۔ میں ایک واقعہ ایک لڑکی کا بتاتا ہوں جو ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۹۴ کی شب کو ہوا۔ اس واقعہ میں دو فوجی افسر اور کچھ پولیس کے اہلکار ملوث تھے۔ انہوں نے ایک نوجوان لڑکی کے کپڑے اتروائے اور اس کے under

garment چاک کر رہے تھے اور مذاق کر رہے تھے ۔ .It is reported in the papers یہ باقاعدہ اخبارات میں آیا ہے۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے ایک شازیہ نامی لڑکی کا بھائی کسی کیس میں ملوث تھا اس پر pressure ڈالنے کے لیے اس لڑکی کو اغوا کیا گیاکہ تم اپنے بھائی کو produce کرو۔ اس طرح کے بیسیوں واقعات ہیں کہ جن میں صورتحال یہ تھی کہ جس طرح ایک فاتح army behave کرتی ہے ویسے ہی انہوں نے پوری community کے ساتھ behave کیا ۔ راتوں کی تاریکی میں چھاپے، گرفتاریاں، پورے پورے علاقے کو گھیرے میں لے لینا۔ ایک ایک گھر کی تلاشی، لوگوں کی بےعزتی کرنا، لوگوں کے ساتھ زیادتیاں کرنا، یہ سارے کا سارا کام، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اس ایوان میں کہ یہ کام پاکستان کی فوج نے clean up operation کے نام پر supervise کیا۔ جون ۱۹۹۲ء سے یہ سلسلہ چلا اور چلتے ہی چلا گیا۔ آج ان کے کہنے کے مطابق یہ قصہ اب ختم ہو رہا ہے ۔ کراچی کے عوام خصوصاً اور سندھ کے شہری علاقوں کے لوگ عموماً ان کے دل بےانتہا پکے ہوئے ہیں ۔ ان کی بہت ساری شکائتیں ہیں ۔ ان کے جذبات کے اندر اس حد تک شدت ہے کہ ابھی آپ نے واقعہ پڑھا کہ ایک لڑکے نے نوکری نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کر لی ۔ اب کراچی کے لوگوں کے لیے کوئی حقیقت نہیں ہے۔ آپ کتنے لوگوں کو ماریں گے؟ کتنے لوگوں کو ایف آئی سنٹر میں لا کر ان پر گولیاں برسائیں گے ؟ ان کو torture cells کے اندر لا کر ان کو ماریں گے، پیٹیں گے؟ جناب والا! ۴۰۰ افراد کی لاشیں سرف ایدھی سنٹر نے collect کی ہیں اور ان کو دفنایا ہے ۔ میں نے پہلے بھی یہ بات کہی تھی اور آج بھی یہ بات کہتا ہوں کہ اب تک وہ unknown لوگ جو دفن کئے جا چکے ہیں، ان کے والدین اب تک ان کے منتظر ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لڑکے لاہور، ادھر ادھر، اسلام آباد وغیرہ بھاگے ہوئے ہیں۔ لیکن fact یہ ہے کہ وہ قبر میں جا چکے ہیں ۔ اسی طریقے سے میرے پاس News Item حیدر آباد کا بھی رکھا ہوا ہے 84 unclaimed لاشیں وہ لائی گئیں لیکن اب تک کوئی claim کرنے والا نہیں ہے۔ وہ بھی حیدر آباد میں دفن کی گئیں ۔ تو یہ اس پوری community کے ساتھ برتاؤ ہوا جس کے آباؤ اجداد نے اس ملک کو بنانے میں آگے بڑھ کر حصہ لیا اور یہ کس نے کیا؟ یہ اس ادارے نے کیا ہے جس کو ہم پاکستان کی فوج کہتے ہیں اس نے کیا ہے جی۔ ۷۲ افراد کی لسٹ ان کو نظر نہیں آتی۔ جو صحیح معنوں میں ڈاکو ہیں وہ نظر نہیں آتے۔ کراچی میں آج بھی روز پندرہ، سولہ، اٹھارہ، بیس، پچیس گاڑیاں روز اٹھ رہی ہیں ۔ لوگ گاڑیوں کیلئے قتل کئے

جا رہے ہیں ۔ ابھی ایک چیئرو گاڑی کیلئے گلفن تارانی میرا ایک دوست تھا اسے قتل کیا گیا ہے۔ یہ ابھی دو دن پہلے کی بات ہے۔ ہمارے مخدوم امین فہیم کے وہ عزیز تھے ۔ جناب چیئرمین! یہ صورتحال کراچی کے اندر کہاں improve ہوئی ہے ۔ آٹھ آٹھ ' دس دس آدمی روز قتل ہو رہے ہیں۔ کیا فرق پڑا ہے اس population سے۔ ہاں میں جانتا ہوں اس کا مقصد کیا تھا۔ ایم۔ کیو۔ایم کی ایک بچہ تنظیم کو جنم دینا جس کا نام حقیقی رکھا گیا ہے اس کو دودھ پلایا گیا ہے ۔ اس کو پالا گیا۔ اس کو پوسا گیا۔ اس کو لے کر کے پہلے امریکہ میں اس کے تعلقات استوار کئے گئے تو دوبئی لانے ۔ پھر اسلام آباد لا کر رکھا۔ سنٹرل گورنمنٹ کے خرچے پر۔ فوج کے خرچے پر بلایا گیا ان کو ۔ ان سے پلان set کیا گیا۔ بات طے کی گئی ان سے اور بات طے کرنے کے بعد جناب چیئرمین' ۱۹ جون کو کراچی پر شب خون مارا گیا ہے۔ حقیقی کے دہشت گرد آرمی کی گاڑیوں میں بیٹھ کر آئے آئے---- یہ اس ادارے کا کام ہے جو سرکاری ادارہ ہے۔ ان لوگوں نے کراچی پر شب خون مارا۔ ہمارے دفاتر پر شب خون مارا اور قتل کا بازار گرم کیا۔ آج بھی کراچی میں جگہ جگہ قتل ہو رہے ہیں۔ کیوں یہ قتل ہو رہے ہیں؟ نئی نیکسیاں دروازے نکلے ہوئے ہیں۔ آپ کو بندوقوں کی نالی باقاعدہ نظر آئے گی۔ نئی نئی بندوقیں جی تھری اور اللہ جانے کون کونسی رائفلیں جس کو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ سرکاری اسلحہ ہے یہ پبلک کو مل نہیں سکتا۔ یہ تمام اسلحہ لئے ہوئے کچھ لوگ آزاد گھوم رہے ہیں۔ یہ کس طرح آزاد گھوم رہے ہیں۔جب تک آپ کی سر پرستی ان کے اوپر رہے گی تب تک کراچی میں امن بحال نہیں ہو سکتا۔ نہیں ہو سکتا' نہیں ہو سکتا۔

جناب والا ۔ کراچی کا مسئلہ یہ ہے کہ حقیقت کو تسلیم کرو۔ کراچی کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ جماعت جس کو mandate دیا گیا ہے اس کو تسلیم کرو۔ کراچی کا مسئلہ' گیارہ لاکھ ووٹ اس جماعت نے الیکشن کے اندر حاصل کئے ہیں جو پاکستان کی تیسری بڑی جماعت ہے اور عبداللہ شاہ کا بیان ابھی دو دن پہلے تھا کہ الطاف حسین دہشت گرد ہے میں اس سے بات نہیں کروں گا۔ ایک آدمی جس کے پندرہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں' کی پارٹی کے پانچ سینیٹرجس کے ستائیس ممبرز صوبائی اسمبلی ۔ جس کے دو میئرز تو مجھے بتاؤ تم میں سے کوئی ایسا لیڈر ہے نمبر تین گریڈ کی وہ پارٹی ہے۔ نمبر ا یہ دو پارٹیاں یہاں موجود ہیں اور تھرڈ ایم۔ کیو ۔ ایم ہے اور آپ کہتے ہیں کہ میں اس سے بات نہیں کروں گا۔ جناب اگر حقیقت کو ماننے کیلئے آپ تیار نہیں ہیں۔ mandate کی قدر کرنے کو تیار نہیں ہیں' کراچی کے شہری علاقوں میں ایم ۔ کیو۔ ایم ہے اور صرف ایم۔ کیو۔ایم

ہے اور اگر اس کو آپ ماننے کو تیار نہیں ہیں تو کراچی کا مسئلہ کیسے حل ہو گا؟ ایسے ہی حل ہو گا جیسے حل ہو رہا ہے ۔ محترم چیئرمین ۔ بات یہ ہے کہ الطاف حسین جس شخصیت کا نام ہے اس کی ایک انگلی پر چالیس لاکھ انسان خاموش ہوتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں ایک دو تین گنوں گا اور خاموشی ہونی چاہیے۔ یہ جتنے لوگ اس جلسے میں گئے تھے سب گواہ ہیں اس بات کے اور آپ کہتے ہیں کہ اس سے بات کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم اس کی حقیقت کو ماننے کو تیار نہیں ہیں ۔ آپ اس حقیقت کو ماننے کو تیار نہیں ہو کہ کراچی میں اور سندھ میں صرف اور صرف دو پارٹیاں ہیں ایک وہ جو اردو سپیکنگ کے طبقے کو represent کرتی ہے اور دو پارٹی وہ جس کا نام پیپلز پارٹی ہے۔ محترم چیئرمین اگر ایک آدمی بتا دیں۔ ایک اردو سپیکنگ جس کو انہوں نے اب تک ٹکٹ پر جتوایا ہے، ایک------

سید اقبال حیدر۔ این ذی خان۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں صوبائی اسمبلی کی بات کر رہا ہوں ۔ I am talking of Provincial Assembly. ۔ جس کی یہ بات کر رہے ہیں اس میں ہم بائیکاٹ پر تھے۔ جناب اقبال صاحب، آپ کو موقع ملے گا آپ جواب دیجئے گا۔ مجھے اجازت دیں میں بالکل facts کی بات کروں گا۔ میں یہ عرض کروں جناب والا، کہ ستائیس ممبر ہمارے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ غالباً ٹائم کا بھی کچھ آپ نے خیال کیا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ دیکھیئے آپ اگر کراچی کی بات کریں گے تو مجھے موقع دیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ دیکھیں، آپ کا فیصلہ ہے، میرا فیصلہ نہیں ہے، ہاؤس کا ہی فیصلہ ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ایم کیو ایم اگر relevant پارٹی ہے تو اس کی بات سنیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ درست۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اور اگر نہیں سننا چاہتے ہیں تو I will go out of the House۔ اگر بات بھی نہیں سننا چاہتے ہو تو مسئلہ کیا حل کرو گے؟ اس لئے میں آپ سے یہ عرض کر رہا تھا محترم کہ پوری مہاجر قوم کی، ستائیس صوبائی اسمبلی کے ممبران نمائندگی کرتے

ہیں۔ اور باقی جو ہیں وہ ان کے پاس ہیں ۔ تمام کے تمام دوسری زبان کے بولنے والے لوگ ہیں۔ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ آپ بات کرتے ہیں، آپ کہتے ہو آپ ۲۷ ہیں، آپ کم ہیں۔ ارے بھائی، عددی برتری اور بہتری سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہم ایک طبقے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ایک طبقہ ہے جس کی ہم نمائندگی کر رہے ہیں۔ تم یہ مینڈیٹ جب تک نہیں مانو گے، ہمیں معلوم ہے تم یہ مینڈیٹ ماننے کو تیار ہو لیکن کوئی اور کہہ رہا ہے تم سے کہ نہیں مانو یہ مینڈیٹ ۔ ہم بیس دفعہ بیٹھ چکے ہیں بات کرنے کے لئے ۔ بیس دفعہ ہمارے agreements ہو چکے ہیں ۔ کوئی اور کہتا ہے کہ تم مت مانو۔ اس کو اسی طرح چلنے دو۔ کوئی اور کہتا ہے اس بات کو۔ پیپلز پارٹی جانتی ہے کہ مہاجر سندھ میں ان کا ہمارا چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ پیپلز پارٹی کو پتہ ہے کہ ان کا ہمارا مرنے جینے میں، آنے جانے میں، شادی بیاہ سب میں ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا ہے۔ پیپلز پارٹی کو پتہ ہے اس بات کا لیکن ہمیں معلوم ہے کہ پیپلز پارٹی کی difficulties کیا ہیں؟ اور دوسری بات میں یہاں کہنے سے نہیں رکوں گا وہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی نے ایسے موقع کا فائدہ اٹھایا۔ آگے کا نہیں دیکھا کہ آگے کیا ہو گا۔ پیپلز پارٹی نے اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اور میں، پرائم منسٹر جیسے سیاستدان کا یہ statement quote کروں گا یہاں پر ۔ انہوں نے کہا National Defence College میں کہ ایم کیو ایم کے مسئلے کو حل کرنے کا طریقہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کا ووٹ بینک توڑ دیا جائے۔ بالکل irresponsible اور غیر ذمہ دارانہ بیان تھا پرائم منسٹر صاحبہ کا۔ ان کو نہیں کہنی چاہئے تھی یہ بات۔ ایک جمہوری طریقے سے، ان کی ایک پارٹی ہے، انہوں نے الیکشن میں حصہ لیا ہے، انہوں نے جیتا ہے الیکشن ۔ جیت کر باہر آئی ہیں وہ۔ وہ آج پرائم منسٹر ہیں ۔ کوئی بھی پارٹی جس کو لوگ ووٹ دینا چاہتے ہیں، آپ کہہ رہی ہیں کہ ہم اس کو اس انداز سے manipulate کریں گے کہ ایم کیو ایم کا ووٹ بینک توڑ دیں اور یہ statement ان کا اس دن آیا ہے جس دن وہ National Defence College گئی تھیں ۔ میں پڑھ کر حیران رہ گیا ۔ ہم اس بات کی مذمت کرتے ہیں ۔ ایک ذمہ دار سیاستدان کو یہ بات نہیں کہنی چاہئے تھی۔ اور اس کے علاوہ اگر آپ بات کرتے ہیں کہ کراچی کا مسئلہ حل ہونا چاہئے محترم چیئرمین، تو میں آپ کو پیپلز پارٹی کی وہ تمام حرکتیں گنواؤں گا جو انہوں نے ہمارے ساتھ روا رکھی ہیں اب تک ۔ جناب Karachi Development Authority exist کرتی ہے کراچی میں۔ کیا ضرورت پڑی ہے کہ Lyari Development Authority بن جائے۔ کیا ضرورت پڑ گئی ہے

کہ ایک اور Development Authority بنائی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں، وہ تو میں نے گزارش کی ہے آپ سے کہ ٹائم تو ہمارا۔

سید اقبال حیدر۔جناب دس سے پندرہ منٹ ہم نے فیصلہ کیا تھا، اب آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آدھا گھنٹہ کہاں ہوا ہے؟

سید اقبال حیدر۔میں یہ کہتا ہوں کہ بالکل آدھا گھنٹہ۔۔۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ابھی ہوئے ہیں صرف ۲۰ منٹ۔ صرف ۲۰ منٹ ہوئے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔نہیں آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پندرہ منٹ سے تو میں سن رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے عرض کیا صرف ۲۰ منٹ ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پلیز آپ تشریف رکھیں، میں بات کرتا ہوں ان سے، وہ خود محسوس فرما رہے ہیں، ان کا اس کو احساس ہے۔ شیخ صاحب کو احساس ہے اس چیز کا خود بھی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ دیکھئے میں عرض کروں کراچی میں داخلوں کا مسئلہ، جعلی ڈومیسائل، وہاں کے رہنے والوں کو داخلہ refused۔ ہمارے لوگوں کو، سب کو interior سندھ میں transfer۔ powers, rule amend کر دیئے گئے فوراً۔ کراچی کا سولہ گریڈ کا ملازم کبھی انٹیریر سندھ میں ٹرانسفر نہیں ہوتا تھا اب وہ transferable ہے۔ کورٹوں کے subject بدل دیئے گئے۔ ایک تو دہشت گردی کے کورٹ ہیں۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہیں۔ خود وزیراعظم کہتی تھیں، ان کو اور اس کورٹ کے جج کو بھی سب کو ہٹا کے سب اپنے اپنے رکھ لئے۔ اب آدمی سانس کیسے لے۔ اس کے علاوہ ہم پر cases پیپلزپارٹی کے دور میں بھی بنائے گئے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ پیپلزپارٹی بہت پاک اور صاف اور بڑی innocent اور بڑی معصوم اور آب کوثر میں نہائی ہوئی ہے۔ پیپلزپارٹی نے یہ سب آپریشن کلین اپ کا خوب مزہ لیا ہے، خوب مزہ لیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ مارو اور مارو ان کو، خوب مارو۔ تو جناب والا، بات یہ ہے کہ مسئلہ اس طرح حل نہیں ہوگا۔ مسئلہ اگر حل کرنا ہے تو ان کو تو احساس ہو گا جنہوں نے ۱۹ جون ۱۹۹۲ء سے

آپریشن شروع کیا تھا۔ انہیں تو معلوم ہو گیا کہ بھائی اس آپریشن میں وہ عزت سادات بھی گئی۔ جناب چیئرمین، میں آپ سے دو منٹ چاہوں گا کہ اس آپریشن کے اندر وہ سمجھے تھے کہ بھئی ہم حقیقی والوں کو لے کے جائیں گے اور فوراً قبضہ کریں گے، حیدرآباد کے دفتر، یہ دفتر، وہ دفتر فلاں کر، کرا کے مار کے قصہ ختم کر دیں گے۔ اس کے بعد جتنے الیکشن ہوئے ان کو اندازہ ہو گیا کہ ایم کیو ایم کہاں کھڑی ہے اور حقیقی کہاں ہے۔ اگر یہ احساس ان کو ہو جائے یعنی سندھ کا مسئلہ حل ہو جائے۔ ابھی بھی پیچھے سے ڈوریاں ہلا رہے ہیں۔ ابھی فرما رہے ہیں ان کو کہ یہ بات مت کرنا 10 points agree کر لیا تب بھی comply مت کرو۔ ابھی بھی ہم نے کہا ان کو اب دیکھیں ہیں-----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شیخ صاحب ٹائم کی طرف توجہ دیجئے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ابھی بھی کہا ان کو کہ دیکھئے آپ نے 10 points پہ agreement کیا ہے۔ اس کو آپ implement کریں۔ implement کرتے تو وزیراعظم لندن جا رہی ہیں۔ حالات بہتر ہوں گے۔ ابھی بھی No implementation، کیونکہ آپ کی ڈور کہیں اور سے کھینچی جا رہی ہے۔ کوئی اور کہتا ہے کہ مت کرو، مت ملو، مت ملو۔ تم گولی دیتے ہو، تم نہیں ملنا چاہتے ہو۔ کہیں اور سے ڈور کھینچ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی Thank you, very much۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین، اب چونکہ آپ مستقل فرما رہے ہیں کہ میں نہ بولوں۔ اب آخر میں، میں ایک قرارداد دے رہا ہوں ---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ دیکھئے ایک منٹ یہاں پہ اور مقرر---

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آخر میں بات سن لیں۔ میں ایک قرارداد دے رہا ہوں۔ میں قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Syed Iqbal Haider: He cannot move. It can only be moved at the conclusion of the debate if they want to.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Alright, if the Law Minister says so, I

will consult with the Law Minister on this Resolution . look into it and if we held consensus then I will move that resolution.

لیکن میں آپ سے پھر یہ بات کہتا ہوں۔ اور میں protest کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا وقت نہیں دیا کراچی میں ہزاروں آدمی مر چکے ہیں اور آپ کے پاس ٹائم کی کمی ہے۔ as usual کراچی کی بات نہیں سن رہے ہیں آپ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ Thank you, very much شیخ صاحب now I give the floor to Kamal Azfar Sahib. thank you very much Sheikh Sahib

بیرسٹر کمال اظفر۔ یہ سینئیر آفتاب شیخ صاحب کی تقریر ہم نے بڑے تحمل سے سنی۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب on point of order

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب! میری آپ سے عرض یہ ہے کہ اگر آپ وقت مقرر کرتے ہیں تو پھر اس کی پابندی سب کے لیے ہونی چاہیے۔ لیکن میں ذاتی طور پر اس کے حق میں ہوں کہ سپیکر جو بولنا چاہے اس کو زیادہ سے زیادہ ٹائم ملے ۔ میں اس بات کے حق میں ہوں کہ جو اپنے ما فی الضمیر کے مطابق زیادہ بولنا چاہتے ہیں انہیں موقع دیا جانے لیکن اصول یہ ہے کہ میں ہمیشہ آپ سے یہ غرض کرتا ہوں' بار بار عرض کرتا رہتا ہوں مگر یہاں اصول دو بن جاتے ہیں۔ ہمارے لیے ایک اصول دوسرے کے لیے دوسرا۔ توجناب کوئی ایک اصول اپنائیں بس۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ دیکھئیے' ڈاکٹر صاحب تشریف رکھئے گا ' 'no point of order تشریف رکھیئے۔ چلئیے جی کمال اظفر صاحب۔

بیرسٹر کمال اظفر۔ سینئیر آفتاب شیخ صاحب کی تقریر ہم نے سنی ہے بڑے صبر و تحمل سے' حالانکہ ہمارے ساتھ کافی ناانصافی انہوں نے کی۔

There is no doubt that the city of Karachi has problems and very serious problems which have been accumulating for a large number of years But at the outset, I would like to clarify and to answer some of the accusations and charges that have been levelled against us. To begin with, as far as, the Army operation is concerned, the Army was called in by the administration of Mian Muhammad

Nawaz Sharif, when he was the Prime Minister of the country in 1992 and when he was in alliance with the organization that the learned Senator represented. Infact, the Army is now to be withdrawn. So, the two facts, which are crucial facts in history are: that the Army was invited in by Mian Muhammad Nawaz Sharif and the Army is now going back to barracks under the administration of Prime Minister Benazir Bhutto. So this is a very crucial fact, which I think, has been ignored in all the allegations that have have been made against us.

Secondly, Sir, it is absolutely incorrect and there is absolutely no basis that somebody is pulling strings behind the back and that we are being guided by or controlled by any other forces. Infact, there is no such thing as guided democracy, as far as we are concerned. The Pakistan People's Party and the coalition with its allied parties,, is taking the decisions in the best interest of the country. And the only question that has arisen is, whether a mandate includes a licence to kill. After all, in the killings that are taking place in the city of Karachi, many policemen are being killed. Many people, who work in the law enforcing agencies have been killed. And if the allegation is that the agencies are involved in de-stablising a certain political organization, then the question arises, who is responsible for these killings including the Chairman of that organization was also killed. And the question also arises who killed Azim Tariq? And these are some very serious questions that do arise about the situation in Karachi. As far as, the question of the vote bank is concerned, we do not concede that any party has a monoply over any ethnic group. The Pakistan People's Party believes that the Muslims of Pakistan constitute one nation. We belive, that we have the right to present our agenda in every corner, in every village and in every street of the country, whether it is in Sindh or

whether it is in Baluchistan or whether it is in the Punjab, or whether it is in the NWFP. This is the philosophy of the party. And the city of Karachi has seen many passing phases. We remember the days, when the lantern were exhibited in the city of Karachi and the Council Muslim League was powerful in that city. We remember the days, when a certain retired Air Marshal led processions, and was elected from that city. And subsequently, forefeited his deposits in that very constituency. So, we do not say, and we will never concede that any party has any permanent monoply or they are right to say that they have a total control and for ever Karachi is their Jagir. We will not concede that. We will fight against it. We will present our view point, at any cost, whether it is at the cost of our lives or at the cost of any thing. We will stake every thing and we will speak for Karachi and will speak for Pakistan and we look forward to the day when Karachi, once again, is regarded as mini-Pakistan, as it was in the old days.

Sir, as far as, the over all history of the city is concerned and also here, I would say that it is not correct under any parliamentry system or under any political system, for a member of one party to call upon the resignation of the head of another party. The Pakistan People's Party also has a mandate in the elections and we can assure you, please, disabuse yourself of the idea that under any circumstances, Mohtarma Benazir Bhutto will resign or will leave the office, because she has got the mandate from the people of Pakistan and "Insha Allah", we will be there to serve for 5 years to solve the problems of the country. Everything is being tried. There was a train march. There was a long march. There are rumours that certain motions are being brought in.

تو سارے شوق آپ پورے کر لیں ۔

We will face the situation. We have faced you in the streets. We have faced you in the Parliament and we will continue to face you but please do not live under any elusion. Mohterma Benazir Bhutto is flexible and as flexible as steel. She will not go away. She is going to be there. Please learn to live with this reality because it is a thrust and a mandate from the people of Pakistan. So, some of the important issues that had to be clarified in the beginning but I want to go deeper, Sir. It is not only question that we are here to discuss the problems of the city. As someone said that every problem has a solution and we are here to find the solution to the problem of the city and I would say here that the Pakistan People's Party has a proven record for the service of the city of Karachi and in fact, it is time that that organization which says that they have the mandate should ask themselves what they have done because they had to have the mandate according to them for the last nearly 10 years, since 1987 elections to the local bodies and out of those 10 years for five years they virtually were running a state within a state and what have they done? Did they solve anything? Did they build anything ? And I tell you what the People's Party did. The Pakistan Steel Mills was built by Prime Minister Zulfiqar Ali Bhutto, where the majority of the people employed in that Steel Mills as is reflected in the union results from the city of Karachi. I don't want to use the word "Mohajir" because I am proud to be a Karachi-citizen but in Karachi everyone is living there. It is the biggest Pathan city in the world. There are more Pathans in the city of Karachi than in Peshawar and they have contributed to build in that city. What reply can we give to the buildings and the stones and the streets and the roads that have been built by the labour and the toil of our brothers that they do not have a claim to it. There are people living there. There are old inhabitants of the

city. There are the old fishing villages. There are the inhabitants of Lyari and Lyari also has the right to develop, why not? I feel that, don't look in terms of divisions. Let us look forward to a situation where the whole Sindh can be developed? Where the whole of Pakistan can be developed? So that we have an even development throughout the country because the root cause of the problems of the city of Karachi is the overall problem of Pakistan and that overall problem is first of all the growing population of the country, the unemployment in the country and as a result of that inflation and unemployment there is an influx into the city. The city of Karachi grows at the rate of 6 percent a year whereas the rest of the country grows at the rate of 3 percent a year and that is creating a huge burden on the city which it can not take for ever. It is the only large metropolis in the world which does not have a natural supply of water. Rome has the Tiba, Paris has the same, London has the thames, Newyork has the East River , Calcutta has the Hugly and Cairo has the Nile but Karachi does not have a river running through it and there is not rainfall either. So, it is the only metropolis in which the water is pumped from 70 miles from the city. So it can not keep growing for ever and the reason it is growing is the poverty in the rest of the country. If we have even economic development, nobody would like to leave his village or his home to go away to a distant place and leave his family behind. So, we should have a policy and we do have a policy. We are here, we have an agenda of change, we will not get distracted. If you think, you can distract us from an agenda that is also incorrect. The agenda should be that there should be an overall economic development of the country so that people can find employment in their own villages and in their own towns, in their own cities and they do not have to have this migration and this influx into the city of

Karachi.

Secondly, Sir, I am talking of the achievements in the period of the administration of Prime Minister Zulfiqar Ali Bhutto, the House Building Finance Corporation started the financing of flats. Before that time the House Building Finance Corporation was not allowed to finance the building of flats. We introduced that and now 60 percent of the total loans of the House Building Finance Corporation have gone into the construction of flats in the city. So, I would say Sir, that throughout the Zia period Karachi was neglected. What has Zia left us with? We left with a national debt and now the repayment of the national debt exceeds the expenditure on defence and development in the country. We are paying 13,500 crores on the repayment of the debt that he has left behind for us. He left us with power shortages, with problems of inflation that he has left behind for us. He has left us with power shortages, with problems of inflation and unemployment and I think that we have definitely got an effective programme fo. solving the problems of Karachi. Here I would submit that there are five major problems.

One is water supply.

Secondly, there is the drainage of the water.

Thirdly, there is electricity.

Fourthly, there is the problem of transport

And fifthly, of employment.

The Prime Minister has announed a package -" Karachi Package", of 121 billion and in this respect we have some very concrete suggestion which I will lay before this House.

The first of them is that as far as the water supply is concerned if the

leakage of water can even be reduced by 10 per cent, we can get forty million gallons extra per day and this is something we are doing immediately and we have a very effective and a young and a dynamic administrator who is working on this. Secondly Sir, as far as the electricity is concerned the total output of electricity in Karachi is 1700 M.Ws. whereas the requirements of the city even in the June, and at the height of the summer, is 1500 M.Ws. but there is a 33 per cent leakage in the electricity and we have a programme of now privatization of KESC. We have reconstituted the Board in which we have some very experienced people from the business world like the Head of City Bank. Shaukat Tareen is a Member of that Board, Qasim Lakha is a member of the Board. the former Governor of Sindh Fakhruddin G. Ibrahim is a member of the Board. But we have a programme for the privatization of the KESC and we are building not only the Hubco Project but also there is going to be in Manohra another project which will provide 450 extra M.Ws. of electricity. Gorden Hue who has often used pilloried in the Press. Gorden Hue is the person who turned around the energy shortage in China. He is the person who turned around the energy shortage in Manila. Manila used to have twenty four breakdowns, tweleve hour breakdowns and now there is an unnterrupted supply of electricity. The whole world applauds Prime Minister Benazir Bhutto for a policy of energy and how it is going to attract the energy investment.

On transport Sir, there is a mass transit scheme but at the same time like the mass transit scheme, there is going to be a Northern By-pass and a Sourthern By-pass and if you want to see it I will invite Senator Aftab Sheikh. He should come with me I can show him the Northern By-pass and the Sourthern By-pass which has already been started. I drove on it the other day and you can

go for a drive from Tameezuddin Khan Road to the Clifton Boating Basin Area and from there onwards to the National High Way. And that will reduce the pressure on the three thousand trucks.

Fourthly Sir, I would say that as far as the storm water drainage is concerned, for the storm water drainage we have a scheme, it is going to cost fifty eight crores. Again that is related to the influx. Because of the encroachments people have built on the storm water drains. And that scheme we have started and that will also be implemented. And when we have all these investment activities and finally, I come to employment. I was meeting the Counsel General, the Heads of Mission in Karachi day before yesterday and they all said that we want to invest but unless the law and order situation improves how can we invest and once the investment comes the employment situation can also be increased.

So I will appeal to everyone. I will appeal that please say a farewell to two things. Say farewell to the idea of any division. There is no such thing as a bloodlust division. It is morally incorrect that we should go to Assembly Houses and we should ask for the division. It is constitutionally impossible because no province can be divided without the consent of that province. And it is also politically unacceptable. We have seen the consequences. Do you want to turn it into another Serbia and Bosnia? How will it solve the issues? And then people will say why not further sub divide and keep dividing and where will it end? Let us once against raise the torch of Muslim nationhood, of Muslim unity Let us work together for better Pakistan.

And finally, I would say please abandon violence a political method. Say farewell to arms because violence is not the way to solve the problems of

the country and these are my submissions. Sir. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Kamal Azfar Sahib. On a point of order, Aftab Ahmed Sheikh Sahib.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, the Chairman who was presiding the Senate today he has fixed

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں آ رہا ہوں ۔ مجھے بات کرنے دیں۔ آپ نے پہلے ہی مجھ سے میرا قلم چھین لیا ہے ۔

I have been told by my office that it was decided by the honourbale members of the House when Chairman was presiding over that, at 1.20, we would take two Call Attention Notices which are on agenda today. So, I think first of all, first Call Attention Notice is at Sl. No. 10. It has been moved by Syed Jawad, Mr. Ibrahim Khan, Syed Ishtiaq Azhar, Ch. Anwar Bhinder Sahib, Mr. Fateh Muhammad Khan, Makhdoom Syed Hamid Raza Gilani, Syed Muzammil Shah, Mr. Manzoor Gichki, Hafiz Fazal Mohammad, Syed Ehsan Shah, and Mr. Yahya Bakhtiar.

جناب انور بھنڈر صاحب وقت کی پابندی فرماتے ہوئے پانچ منٹ میں ارشاد فرمادیں ۔

جناب امداد علی اعوان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب کیا توجہ دلاؤ نوٹسز کے بعد کراچی کی صورتحال پر بحث جاری رہے گی ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آج نہیں کیونکہ ابھی آذان بھی ہو جائیگی ۔ جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

CALL ATTENTION NOTICE RE: THE INDISCRIMINATE FIRINNG ON THE PRTICIPANTS OF THE AZMAT-E-ISLAM CONFERENCE

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! یہ توجہ دلاؤ نوٹس جو اس ہاؤس میں پیش کیا

گیا ہے یہ جناب، اس عظمت اسلام کانفرنس لاہور کے متعلق ہے جس پر indiscriminate firing کی گئی۔ اور اس کے نتیجے میں کئی لوگ زخمی ہوئے ۔ دراصل جناب والا! بات یہ نہیں ویسے تو ہر روز ہم اخباروں پڑھتے ہیں کہ کراچی میں بھی بہت سے لوگ ہر روز لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ کراچی کی حالت بہت نازک ہے۔ لیکن وہ اس issue سے متعلق نہیں ہے۔ لیکن اس کی جو background ہے ۔ اس کا ایک پس منظر ہے اس کو جناب والا، ہم نے دیکھنا ہو گا۔ نفاذ فقہ جعفریہ جس نے جناب والا، یہ تحریک یا یہ جس نے اس کا انعقاد کیا تھا وہ پیپلز پارٹی کی الحاقی جماعت تھی۔ ان کے ساتھ آج سے نہیں کافی دیر سے ان کے ساتھ الحاق چلا آتا تھا۔ اور جب بھی کبھی الیکشن آتے ہیں جب تو جہاں جہاں بھی خواہ ایک دیہات میں کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا تو شیعہ حضرات نے ان کی مدد کی۔ لیکن انہی کے دور حکومت میں ان پر اب جناب، یہ گولیاں چلائی گئیں۔ کیوں چلائی گئیں؟ کس لئے چلائی گئیں؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا انکو نہ صرف عوام کو جواب دینا ہوگا ۔ بلکہ اس جماعت کو بھی اس ہاؤس میں جواب دینا ہوگا ۔ اس کے متعلق میں جناب والا، یہ عرض کروں کہ اختلافات تو سیاسی ہوتے ہیں ہر روز ہر جگہ بہت سی مجلسیں ہو رہی ہیں۔ حکومت کے خلاف کئی اجلاس ہورہے ہیں ۔ حکومت کے خلاف کئی جلوس نکل رہے ہیں۔ حکومت کے خلاف بہت سی کارروائیاں ہورہی ہیں لیکن جناب، یہ گولیاں چلانا، اور ان لوگوں کا برسرعام مضروب ہونا، یہ بات میں سمجھتا ہوں کہ کسی لحاظ سے درست ہے نہ اخلاقی لحاظ سے درست ہے۔ اور پھر جناب ہم ہر روز یہاں کہتے ہیں کہ فرقہ واریت نہیں پھیلنی چاہیئے۔ جناب والا، فرقہ واریت بالکل نہیں پھیلنی چاہیئے ۔ اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو خواہ وہ شیعہ ہے، خواہ وہ سنی ہے، خواہ الف، ب ہے۔ کسی عقیدے سے اس کا تعلق ہے اس کو spare نہ کریں ۔ لیکن فرقہ واریت کی بنیاد پر کوئی عمل حکومت کا یا ہم میں سے کسی کا بھی نہیں ہونا چاہیئے ۔ ہم سب بھائی ہیں مسلمان ہیں۔ ہم ایک امت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا اگر ہم نے پاکستان کو آگے لے جانا ہے، اگر ہم نے اس ملک میں ترقی کرنا ہے۔ اگر ہم نے پاکستان کو اپنا صحیح مقام دلانا ہے ۔ تو ہمیں فرقہ واریت سے نکلنا ہو گا۔ ہمیں اس بات کوختم کرنا ہوگا ۔ جب تک ہم اس کو ختم نہیں کرتے پاکستان آگے نہیں چل سکے گا۔ وگرنہ ہم اسی

بات میں الجھ جائیں گے اور یہ فائرنگ جو کانفرنس پر ہوئی۔ اس قسم کی باتیں شہروں میں پھیل جائیں گی۔ یہ قصبوں میں پھیل جائیں گی' یہ دیہاتوں میں پھیل جائیں گی اور خدانخواستہ اگر یہ فسادات ان دیہاتوں میں پھیلیں تو پھر نہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت اس کو کنٹرول کر سکے گی اور نہ کوئی آنے والی حکومت اس کو کنٹرول کر سکے گی۔

اس لئے جناب' میں نہایت دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو پورے غور سے دیکھیں اور ensure کریں' جناب' ان حضرات کو ensure نہ کریں۔ جناب والا! اس کا مقصد بھی تو دیکھئے ذرا' عظمت اسلام کانفرنس ہو رہی ہے' اسلام کی خدمت ہو رہی ہے' کچھ اسلامی مسائل بیان کئے جا رہے ہیں' اسلام کو زیادہ موثر بنانے کے لئے زیادہ عملی طور پر اقدامات اٹھانے جا رہے ہیں۔ تو جناب والا' اس پر یہ فائرنگ۔ کسی لحاظ سے بھی اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ تو ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ اگر ہم نے اس فرقہ واریت کو ختم کرنا ہے تو جناب' اس کے متعلق مثبت اقدامات اٹھانے ہوں گے اور ان اقدامات کے لئے بھائی چارے کی فضا چاہئیے اور بھائی چارے کی فضا کب ہو گی؟ آج حکومت آپ کی ہے' ذمہ داری آپ کی' گو معاشرے میں ہر ایک کی ذمہ داری ہے لیکن آپ کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ اس کو popular کرنا' اس کو زیادہ موثر بنانا آپ کا کام ہے۔ اور آپ اس کو زیادہ موثر بنا سکتے ہیں۔ خدا را یہ فرقہ واریت کو نہ خود جنم دیجئیے نہ اس کو encourage کیجئیے' نہ ایسے حالات پیدا کیجئیے جن سے یہ فرقہ واریت پھیلے۔ باقی سیاسی اختلافات موجود ہیں' سیاست میں اگر کوئی ایک پارٹی کی حمایت کرتا ہے' ہر روز پارٹیاں اپنی امداد یا اپنی حمایت تبدیل کرتی رہتی ہیں لیکن جناب والا' اس بات کا بدلہ یہ دینا' یا اس بات کا indiscriminate firing میں منتج ہونا یہ کسی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ اس لئے میں اس ہاؤس سے اور خصوصاً حکومت سے مودبانہ عرض کروں گا آپ کی وساطت سے کہ وہ فضا پیدا کیجئیے اور اس قسم کے واقعات کو روکنے کے لئے پورے اقدامات کیجئیے اور اس معاملے میں عملی کارروائی اور اپنی عملی دلچسپی کا ثبوت دیجئیے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب منظور احمد گچکی صاحب' آپ بھی اختصار سے کام لیجئیے گا۔

جناب منظور احمد گچکی۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب' جناب والا! یہ مسئلہ فرقہ واریت کا یا fundamentalism کا اب تو اس قدر اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ----

(اس موقع پر اذان ظہر ہوئی)

(ظہر کی اذان کے بعد اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک یہ Call Attention Notice چل رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر پانچ منٹ محترم بول لیں گے۔ آپ کے لئے گزارش کر رہا تھا کہ پھر حافظ صاحب بھی ہیں وہ بھی پانچ منٹ بول لیں گے اور اس کے بعد وزیر صاحب اس پر اپنی آراء کا اظہار فرمائیں گے اس کے بعد اگر کوئی ٹائم ہوا تو کوئی دوسرا نوٹس لے لیں گے۔ جی جناب منظور گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ آج کا جو ایشو ہے یہ جو Call Attention Notice ہے' یہ اتنا اہم ہو گیا ہے کہ اس وقت میرے خیال میں پاکستان میں سب سے زیادہ سب سے بڑے ایشو کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔جناب چیئرمین! یہ ایک ذہن کی عکاسی کرتا ہے sectarianism اور اس طریقے کی چیزیں۔ کیونکہ وہ لوگ جن میں قوت برداشت نہ ہو' جو ڈیموکریٹک ذہن کے لوگ نہ ہوں اور جن کا اوڑھنا' بچھونا' کھانا' پینا ہی یہی ہو تو ان کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے' وہ یہی طریقے adopt کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! بدقسمتی یہ ہے کہ جب بھی اس ملک میں کوئی بھی ملٹری regime آیا اس کی کوشش یہی رہی کہ عوام کو کس طریقے سے تقسیم کیا جائے۔ اور اگر عوام تقسیم نہ ہوں تو بین الاقوامی طور پر ایسے حالات پیدا کئے جاتے ہیں کہ عوام کی توجہ اپنے مسائل کی بجائے اس طرف یعنی مذہبی منافرت کی طرف ہو جاتی ہے۔ عملی طور پر حکمران طبقہ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ عوام کی توجہ کو divert کیا جائے۔ جناب چیئرمین! لاہور اکیلا نہیں ہے' میرے خیال میں کراچی کے بہت سے ہمارے دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں' اس وقت جناب والا' حالت یہ ہے کہ نشتر پارک میں ایک طرف ایک گروہ ہے اور دوسری طرف دوسرا گروہ ہے' اور ہر روز وہاں فائرنگ ہوتی ہے۔ یعنی ایک فقہ کے لوگ یہاں ہیں اور دوسری فقہ کے لوگ وہاں' آمنے سامنے ہیں۔ اور اس وقت آپ سولجر بازار میں گھوم نہیں سکتے' آپ چل نہیں سکتے تو یہ مسئلہ وہاں پیدا ہو چکا ہے اور یہ کیا گیا ہے۔ جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انسانیت کے خلاف سب سے بڑی سازش ہے۔ یعنی کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے مذہبی نظریات کو کسی دوسرے کے اوپر تھوپ دے یا ان

کو مجبور کرے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اسے accept کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا' اس کو آپ نے بہت سنجیدگی سے اٹھانا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی سازش ہے پاکستان کو ایک fundamental state کی طرف لے جانے کی اور یہ وہ لوگ کرا رہے ہیں کہ جو ایک stable, democratic, secular پاکستان کو دیکھنا نہیں چاہتے۔ جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی حکومت جو جمہوریت پر یقین رکھتی ہو اس کی کوشش یہی ہو گی کہ اس قسم کے مسائل حل ہو جائیں اور اس قسم کے مسائل نہ رہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اپنے political interestکے لئے ' وہ مذہبی قوتوں کو لڑانا چاہتے ہیں تا کہ ملک کے اندر stability نہ ہو' تا کہ ملک کے اندر تمام positive forces کو آگے بڑھنے کا موقع نہ ملے یہ ان کا attitude ہے ' میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہم جتنا بھی condemn کریں ' وہ کم ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ اس کے بارے میں حکومت اور اپوزیشن اور تمام دوسرے لوگ مل بیٹھ کر کم از کم اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں کیونکہ ہم ایک اور افغانستان بنانے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ چونکہ ٹائم آپ نہیں دے رہے ہیں اس لئے میں یہیں پہ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بڑی نوازش جناب۔ حافظ صاحب آپ ارشاد فرمائیں پھر نماز کا ٹائم بھی ہو گا۔ مجھے اس پر request بیرسٹر مسعود کوثر صاحب کی طرف سے بھی آئی ہے ' آپ خود سپیکر رہے ہیں ' Call Attention پر رول move نہیں کرتا' نہیں' آپ میری عرض سنیں۔

Syed Masood Kausar: Sir, since you have quoted the rules, under the rules if the Chairman permits, you can speak on any subject.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ please آپ تشریف رکھیں ' وقت کی پابندی کا احساس فرمائیے گا۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفٰی والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ' اما بعد۔ جناب چیئرمین صاحب ' یہ ایک حقیقت ہے ' فرقہ واریت ہو' لسانیت ہو ' عصبیت ہو یا قومیت ہو' یہ ملک کے لئے ' ملت کے لئے 'امت کے لئے ' ایک ناسور ہے۔ ناسور ' پوری دنیا جانتی ہے کہ وہ لاعلاج مرض ہے۔ اگر اس کو فوری طور پر کاٹ نہ دیا جا ' تو یہ پورے جسم کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہ ہمارے اس ملک کے لئے ' ایک ناسور ہے ' فرقہ و

ہو، لسانیت ہو، عصبیت ہو، قومیت ہو، مذہبی جنونیت جس کی اسلام نے اجازت نہیں دی ہے ۔ اگرچہ میں ان الفاظ کی انتہائی پر زور مخالفت کرتا ہوں کہ اس کو بنیاد پرستی کہتے ہیں ۔ بنیاد پرست ہم ہیں، بنیاد پرستی پر ہمیں فخر ہے، بنیاد پرستی ہمارا آئین ہے ۔ ہمارے آئین نے یہ ضمانت دی کہ پاکستان میں کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جا سکے گا، جو اسلام کے اصول سے متصادم ہو ۔ پاکستان ایک سیکولر مملکت نہیں ہے بلکہ پاکستان ایک نظریہ کے لئے بنایا گیا تھا اور آئین نے اس کی ضمانت بھی ہمیں دی ہے ۔ البتہ یہ مذہبی جنونیت جو ہے، یہ فرقہ واریت، وہ تشدد، وہ عصبیت، یہ حقیقت ہے کہ اسلام نے ہمیں قطعاً اس کی اجازت نہیں دی ہے اور اسلام میں اس قسم کی حرکات حرام ہیں، ناجائز ہیں ۔ کسی دوسرے کا خون بہانا بغیر کسی شرعی جواز کے، یہ قتل ہے، یہ حرام ہے، یہ جرم ہے ۔ ہم اس قسم کی واردات اور اس قسم کے حادثات اور واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہیں ۔ یقیناً ہمارے ساتھ کچھ اس قسم کے لوگ تھے، پھر ہم نے اپنی جماعت سے نکال دیئے ۔ انہیں اصولوں کی بنیاد پر کہ ہم پوری دنیا کے لئے، پورے پاکستان کے لئے، امن چاہتے ہیں، اخوت چاہتے ہیں ۔ ایک ایسی فضا چاہتے ہیں، جس میں ہر قسم کے لوگ یہاں سکھ کا سانس لیں ۔ اس کے ہم انتہائی خلاف ہیں، اور یہ بھی پوری دنیا میں ایک مسلم اصول ہے کہ تین، چار چیزوں کو عوام کو فراہم کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے ۔ ایک اس کی جان کی حفاظت اور مال کی حفاظت، ناموس کی حفاظت ۔ یہ پوری دنیا میں ایک مسلم اصول ہے کہ حکومت کا کام ہی یہی ہے کہ عوام کو اپنے ملک میں بسنے ہونے لوگوں کو یہ تین بنیادی چیزیں ان کو فراہم کر دیں ۔ اگرچہ ان کے اور فرائض بھی ہیں کہ ان کو روزگار فراہم کریں، ان کو رہائش کے لئے مکان فراہم کریں، ان کے لئے زندگی کی تمام سہولیات فراہم کریں، لیکن یہ حقوق بنیادی چیزیں ہیں ۔ اگر کوئی بھی حکومت، جہاں بھی ہو، کسی بھی ملک میں ہو، یہ چیزیں اگر عوام کو فراہم نہ کرسکے تو قانونی لحاظ سے بھی، ہمارے آئین، ہمارے قانون کے لحاظ سے بھی، اور پوری دنیا کے سیاسی حوالے سے بھی، اخلاقی لحاظ سے بھی اور شرعی لحاظ سے بھی اس حکومت کو پھر ایک دن بھی رہنا نہیں چاہیئے ۔ ان کو مستعفی ہونا چاہیئے اور ان کا اخلاقی، آئینی، قانونی فرض ہے کہ وہ خود بخود مستعفی ہو جائیں ۔ جو بھی حکومت ہو، جہاں بھی حکومت ہو کیونکہ حکومت کا معنی ہی یہی ہے کہ لوگوں کو یہ چیزیں فراہم کر دیں ۔ آج ہم آئے دن دیکھتے ہیں، ہر جگہ دیکھ رہے ہیں، یہی حالات ہیں ۔ اس کے لئے ہم حکومت سے درخواست کرتے

ہیں ۔ اپیل کرتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات کو انتہائی سنجیدگی سے اٹھانے اور اس قسم کے واقعات آئندہ پیش نہ ہونے کے لئے وہ ایسے اقدامات کرے کہ اس کا سدباب ہو سکے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ اگر آپ ایک یہ حکومت میرے ہاتھ میں دے دیں گے پھر آپ دیکھیں گے کہ ایسے واقعات ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے ۔ ان کے جو بڑے ہیں آپ کی فہرست میں ہیں ۔ آپ کی معلومات میں ہیں ۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ فلاں فلاں ہیں ۔ ان کو لاؤ جیل میں ایک مہینہ رکھ لیں اور جیل کی دال جب کھائیں گے تو یہ خود بخود توبہ کر لیں گے ۔ لیکن حکومت بھی اس انداز سے نہیں چاہتی ہے کہ اس قسم کے معاملات کا سدباب ہو جائے اس لئے کہ پھر ہماری کمزوریاں ان کی نظر میں آ جائیں گی اگر وہ آپس میں آرام سے اور محبت سے ہو رہے ہیں ۔ آپس میں جب لڑتے رہیں گے ۔ الجھتے رہیں گے تو ہماری کمزوریوں سے ان کی توجہ ہٹتی جائے گی ۔ یہ حکومت کے فرائض نہیں ہیں ۔ اگر اس طرح یہ مجرمانہ غفلت کریں تو یہ حکومت ختم ہو جائے گی ۔ میں تو کہتا ہوں کہ اللہ ہماری حکومت کو بھی اور جو لوگ ہماری قیادت کرتے ہیں ان کو بھی سمجھ عطا فرمائے کہ اس قسم کے واقعات اور حرکات سے وہ باز آجائیں ۔ شکریہ ۔

Mr. Deputy Chairman: Honourable Interior Minister.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We are totally ashamed of the performance but it does not stem from law and order, as Maulana Sahib has just said. It is because of our total moral bankruptcy. When they get up over here, they express very pious sentiments but when they go out, they stand up on Friday on a pulpit, and will then throw there poison. When they go to the public meeting, they throw poison at each other. Have they not called each other "Kafir" what happened after that? What happened in Lahore in the public meeting? All these are a consequence of a public meeting. So, that youth sentiments must have been aroused otherwise these things do not happen. What did the Quaid-e-Azam said on the 14th August 1947? He did not want to make a fundamentalist state. They say that they are not fundamentalists.

Then what are they? Why are there so many sects in this country? Islam recognises only one, who believes in the Quran, and the Prophet

اس کے بعد تو اور کچھ بھی تفرقہ نہیں ہے۔ آپ پارہ ۲۰ کو پڑھیں۔

Islam was a revolution against fundamentalism and against formal clergy and formal church. What have we done today? They have divided us. They have divided us into 72 sects. Probably, even there are more today. It is their doing. When they get up over here, they will all make pious sentiments and they say

کہ جی یہ ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ پکڑ لو۔ ہم پکڑیں گے تو پھر یہی نکلیں گے جی۔ ہم تو اسلام کی خدمت کر رہے تھے۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے؟

So, the point is that they are totally, morally bankrupt. We have no values. We do not care for Islam, the way it came to us. It was supposed to reform society. Today, it is being used to break up society and that is the greatest harm that they can do. What are we doing? We are killing each other. We are killing the Muslims. What is the punishment for killing a Muslim in Islam? It is not fair what is happening to day. What happened at Thokar Niazbeg? What happened the other day, in the Pubby hills? What happened in D.I.Khan? They are all the consequences of the same chain. Where are we going? What happens when the incident happens? They only put the names of the main leaders. Where does the investigation lead to? For example, Sipha-e-Sahaba, is to be blamed, then the names of Rehman Farooq and Tariq Azim are there. If TJNP is to be blamed, the names of Sajid Naqvi and other leaders are taken. The real criminals get away, because, they themselves provide them protection. Can they deny that they are not giving training in their institutions? Are they not producing all these people with this very purpose to force their own thought on other people within society? So, I would [illegible] them that please sit with us. We called a

meeting about 10 days ago. It was not a complete meeting. I apologised on behalf of the Government, I said, we have failed in informing every one and in this month i.e. December, I intend to request all the Ulama to please come and sit with us. You guide us, you lead us. You tell us what is required, as far as this issue is concerned and we will follow that. We have no hesitation in consulting anyone. If they can sit with us and draw rules of the game, we will go with them and we will enforce them but please when they get up on the pulpit on Friday, when they go to their public meetings, they should also not be throwing poison at the public because the end result is what? Killing of poor muslim by another muslim. This is in the name of Islam. So, this is what I would beg of him to please refrain from using such language.

Mr. Deputy Chairman: Shall we adjourn the House or go to the other Call Attention Notice, I mean the second one?

Syed Iqbal Haider: No, Sir, it can not be moved.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سید اقبال حیدر صاحب اگلا اجلاس کب کرنا ہے؟

Syed Iqbal Haider: Sir, on Monday at 4.00 P.M. Sir

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب، ہم نے ابھی تک کوئی private business نہیں کیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب، اگر آپ Monday کو Private Member's Day رکھیں گے تو کراچی کی debate conclude نہیں ہو گی۔

Mr. Deputy Chairman: If we are switching it over to Monday, well, I think this is valid question by Chaudhry Anwar Bhinder.

اگر آپ لا سکیں، یہ تو consensus کی بات ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I am prepared but since last two weeks we

have done no concrete business except discussions. Sir, I don't mind, you can even have it on Sunday morning, if you wish on Sunday morning but Sunday afternoon is of the National Assembly.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, on Monday at 4.00 P.M.

Mr. Deputy Chairman: It is upto you people. So, I think it has been agreed by the House.

وہ بعد میں فیصلہ کر لیں گے کیا کرنا ہے

The House is adjourned to meet again on Monday at 4 of the clock. Thank you very much.

[The House then adjourned to meet again at 4 of the clock in the afternoon on Monday, December 5, 1994].

PCPPI—4495(97) Senate—31-10-97—180.